صبح صادق	05:01
طلوع آفتاب	06:18
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	07:08

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہونچے تو چاہیے کہ (اولاً) اہل مجلس کو سلام کرے، پھر بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے، پھر جانے لگے تو پھر سلام کرے، اور پہلا سلام بعد والے سلام سے اعلیٰ اور بالا نہیں ہے (یعنی بعد والے رخصتی سلام کا بھی وہی درجہ ہے جو پہلے سلام کا ہے، اس سے کچھ کم نہیں)۔'' (ترمذی)

روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 225, Saturday- 15 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۲۵ ❁ ہفتہ، ۱۵ راگست، ۲۰۲۶، یکم ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات: ۸

۱۴ راگست: یوم ہولناکی تقسیم' پر جذباتی ہوئے پی ایم مودی، کہا خاندان اجڑ گئے، شدید تکلیف برداشت کی

وزیراعظم نریندر مودی نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''آج ہم ان تمام لوگوں کی ہمت کو یاد کرتے ہیں جو تقسیم سے متاثر ہوئے تھے۔ یہ تاریخ کا وہ دور تھا جس نے کئی زندگیاں تباہ کردیں۔''

پی ایم مودی ہر سال 14 اگست کو 'یوم ہولناکی تقسیم' یعنی تقسیم ہندوستان کی ہولناکی کو یاد کرنے والا دن مناتے ہیں۔ اس روز 1947 میں ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم کے درد اور اس میں جان گنوانے والے لوگوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ آج انہیں یاد کرتے ہوئے پی ایم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک جذباتی پوسٹ شیئر کی ہے۔ پی ایم مودی نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''آج ہم 'تقسیم کی ہولناکی کی یاد کا دن' منا رہے ہیں۔ ہم ان تمام لوگوں کی ہمت کو یاد کرتے ہیں جو تقسیم سے متاثر ہوئے تھے۔ یہ تاریخ کا وہ دور تھا جس نے کئی زندگیاں تباہ کردیں، خاندان اجڑ گئے، لوگوں نے اپنے عزیزوں کو کھو دیا اور شدید تکلیف برداشت کی۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ان مشکلات سے ابھرتے ہوئے لوگوں نے صفر سے اپنی زندگی دوبارہ بنائی، چیلنجوں کو کامیابی میں بدلا اور ملک کی ترقی میں بڑا تعاون دیا۔ ان کے زندگی کے سفر ہمیں انسانی جذبے کی طاقت کی یاد دلاتے ہیں۔'' پی ایم مودی نے اس موقع پر دعا کی کہ یہ دن (یوم ہولناکی تقسیم) ہمارے ملک میں باہمی ہم آہنگی اور بھائی چارے کو برقرار رکھنے کے ہمارے عزم کو مزید مضبوط کرے اور ہم سب مل کر 'ترقی یافتہ ہندوستان' کی تعمیر کی سمت میں کام کریں۔ ایک دیگر پوسٹ میں پی ایم مودی نے کہا کہ ''تقسیم کی ہولناکی کی یاد کے دن ان تمام ہم وطنوں کو دل سے سلام، جنہوں نے اس بھیانک دور سے نکل کر ملک کی ترقی میں انمول تعاون دیا۔ انہوں نے اپنی ہمت اور صلاحیت سے دکھایا کہ کس طرح ناموافق حالات میں بھی عزم کو کامیابی سے ہمکنار کیا جاتا ہے۔'' آخر میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''آیئے، خیر سگالی اور اتحاد کے قومی جذبے کو مزید مضبوط کریں۔'' اس موقع پر پی ایم مودی نے 'سنسکرت سُبھاشیتم' بھی شیئر کیا۔ انہوں نے سنسکرت میں کچھ الفاظ پیش کرنے کے بعد لکھا کہ 'سنسکرت سُبھاشیتم' میں کہا گیا ہے کہ محنت، کوشش اور مردانگی سے ہی مختلف فنون، سائنس، تکنیکی مہارت، دستکاری اور اختراعات ترقی کرتی ہیں اور کامیابی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ اس لیے انسان کو قسمت کے بھروسے نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ ہمت، محنت اور مسلسل کوشش کے ساتھ اپنے مقصد کی جانب بڑھتے رہنا چاہیے کیونکہ مردانگی ہی قسمت کی خالق ہے۔ تاریخ میں 14 اگست کی تاریخ برصغیر کے لیے انتہائی اہم اور جذباتی حیثیت رکھتی ہے۔ سال 1947 میں اسی روز ہندوستان کی تقسیم کے ساتھ پاکستان ایک آزاد ملک کے طور پر وجود میں آیا، جب کہ اگلے روز 15 اگست کو ہندوستان نے برطانوی راج سے آزادی حاصل کی۔ آزادی کی یہ کامیابی جہاں طویل جدوجہد کے بعد حاصل ہوئی، وہیں اس کے ساتھ تقسیم کا ایسا المیہ بھی وابستہ تھا جس نے لاکھوں خاندانوں کی زندگی ہمیشہ کے لیے بدل دی۔ برطانوی اقتدار کے خاتمے اور نئی سرحدوں کے تعین کے بعد بڑی تعداد میں لوگوں کو اپنا گھر بار چھوڑ کر سرحد کے دوسری جانب ہجرت کرنا پڑی۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہونے والی اس بڑے پیمانے کی نقل مکانی کے دوران تشدد، فسادات اور فرقہ وارانہ کشیدگی نے ایک خوفناک انسانی بحران پیدا کیا۔ مؤرخین کے اندازوں کے مطابق تقسیم کے دوران تقریباً 1 سے 1.5 کروڑ افراد بے گھر ہوئے، جبکہ لاکھوں لوگوں کی جانیں چلی گئیں۔ 14 اگست کو پاکستان اپنا یوم آزادی مناتا ہے، جبکہ ہندوستان میں یہ دن یوم آزادی کے موقع پر کی جانے والی تقریبات کی شام کے طور پر آتا ہے۔ اس لیے یہ تاریخ آزادی کی خوشی کے ساتھ ساتھ تقسیم کے درد کی یاد بھی دلاتی ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے تقسیم ہند کے دوران متاثر ہونے والے لوگوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ان تمام ہم وطنوں کو دل کی گہرائیوں سے یاد کرتے ہیں، جنہوں نے اس ہولناک دور سے گزرنے کے باوجود اپنی زندگی دوبارہ سنواری اور ملک کی ترقی میں قیمتی کردار ادا کیا۔ وزیراعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں کہا کہ آج ملک ''یومِ یادِ تقسیم کی ہولناکی'' منا رہا ہے۔ یہ دن ان تمام لوگوں کی ہمت اور حوصلے کو یاد کرنے کا موقع ہے، جو تقسیم کے سانحے سے متاثر ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ کا یہ وہ دور تھا جس نے بے شمار زندگیاں تباہ کردیں، خاندان اجڑ گئے، لوگوں نے اپنے عزیزوں کو کھو دیا اور لاکھوں افراد کو شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ وزیراعظم نے کہا کہ ان مشکل حالات سے نکلنے کے بعد متاثرہ لوگوں نے صفر سے اپنی زندگی دوبارہ شروع کی۔ انہوں نے چیلنجز کو کامیابی میں تبدیل کیا اور ملک کی تعمیر و ترقی میں اہم رول ادا کیا۔

وزیراعظم نریندر مودی نے ہم وطنوں کے عزم و حوصلے کو کیا سلام

نئی دہلی: وزیراعظم مودی نے تقسیم کے موقع پر ملک کے نام ایک جذباتی اور گہرے پیغام میں تقسیم ہند کے دردناک دور کو یاد کیا۔ انہوں نے ان تمام ہم وطنوں کو دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کیا، جنہوں نے تقسیم کے وقت اپنے عزیزوں کو کھویا، اجڑنے کا درد برداشت کیا اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر زندگی نئے سرے سے شروع کرنے پر مجبور ہوئے۔ وزیراعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں کہا کہ آج ملک ''یومِ یادِ تقسیم کی ہولناکی'' منا رہا ہے۔ یہ دن تقسیم سے متاثر ہونے والے تمام لوگوں کی ہمت اور حوصلے کو یاد کرنے کا موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ کا وہ دور کئی زندگیوں کو تباہ کر گیا تھا، خاندان اجڑ گئے تھے، لوگوں نے اپنے عزیزوں کو کھو دیا تھا اور انہیں ناقابل بیان تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ وزیراعظم نے کہا کہ اس دردناک دور سے گزرنے کے باوجود لوگوں نے ہمت نہیں ہاری۔ انہوں نے صفر سے اپنی زندگی دوبارہ شروع کی، مشکلات کو کامیابی میں تبدیل کیا اور ملک کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کے مطابق تقسیم سے متاثر ہونے والے لوگوں کی زندگی کا سفر انسانی جذبے، عزم اور حوصلے کی طاقت کی یاد دلاتا ہے۔ مودی نے اپنے پیغام میں کہا کہ اس دن کا مقصد ماضی کے درد کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اس عزم کو مضبوط کرنا بھی ہے کہ ملک میں باہمی ہم آہنگی اور بھائی چارہ برقرار رہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ موقع ملک کے عوام کے اس عزم کو مزید مضبوط کرے گا کہ وہ مل کر ایک ''وکست بھارت'' یعنی ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کی سمت میں آگے بڑھیں گے۔ وزیراعظم کے پیغام میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ تقسیم کے سانحے کو یاد کرنے کا مقصد معاشرے میں نفرت پیدا کرنا نہیں، بلکہ تاریخ سے سبق حاصل کرنا اور باہمی اتحاد و خیر سگالی کو مضبوط بنانا ہے۔

اوم پرکاش راج بھر کے بیٹے کو جان سے مارنے کی دھمکی کا الزام، ایف آئی آر درج

یہ شکایت سبھاسپا کے ریاستی دفتر کے انچارج دھرم پرکاش چودھری نے درج کرائی تھی

لکھنؤ میں سبھاسپا کے ریاستی دفتر میں مبینہ طور پر گھسنے، گالی گلوچ کرنے، حملہ کرنے اور پستول سے دھمکی دینے کے الزام میں راشد علی کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں، کابینی وزیر اوم پرکاش راج بھر کی پارٹی، سبھاسپا کے دفتر میں مبینہ طور پر پستول نکالنے اور دھمکی دینے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ حضرت گنج پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ یہ شکایت سبھاسپا کے ریاستی دفتر کے انچارج دھرم پرکاش چودھری نے درج کرائی تھی۔ شکایت کے مطابق راشد علی نامی شخص 12 اگست کو پارٹی دفتر پہنچا۔ الزام ہے کہ دفتر میں داخل ہوتے ہی اس نے گالی گلوچ شروع کردی اور بے بنیاد الزامات لگانا شروع کردیئے۔ دفتر کے اندر موجود لوگوں نے اعتراض کیا تو صورتحال مزید بگڑ گئی۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق ایف آئی آر میں الزام لگایا گیا ہے کہ راشد علی نامی شخص نے اعتراض کرنے پر ان پر حملہ کیا۔ اس کے بعد اس نے پستول نکالا اور گولی مارنے کی دھمکی دی۔ اس واقعہ سے پارٹی دفتر کے اندر موجود افراد میں خوف کا ماحول پیدا ہوگیا۔ شکایت کے مطابق دفتر میں موجود کارکنوں نے ملزم کو پکڑنے کی کوشش کی۔ تاہم ہجوم کے جمع ہونے پر ملزم فرار ہوگیا۔ الزام ہے کہ راشد علی نے سبھاسپا کے قومی جنرل سکریٹری اور کابینی وزیر اوم پرکاش راج بھر کے بیٹے ڈاکٹر اروند راج بھر کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔

واقعہ کے بعد سبھاسپا آفس کے انچارج دھرم پرکاش چودھری نے حضرت گنج پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ شکایت کی بنیاد پر پولیس نے ملزم راشد علی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ کابینی وزیر اوم پرکاش راج بھر نے بھی سوشل میڈیا پر اس واقعہ پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ حملہ کرنے کی نیت سے پارٹی دفتر میں گھسنے والا شخص سماج وادی پارٹی کا کارکن ہے۔ تاہم اس معاملے کو لے کر صرف اوم پرکاش راج بھر کے الزام کو ہی دستیاب کیا گیا ہے۔ راشد علی کے خلاف پولیس ایف آئی آر میں بدسلوکی، حملہ اور دھمکیاں دینے کا الزام ہے۔ سبھاسپا آفس میں واقعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی سامنے آئی ہے۔ فوٹیج میں راشد علی کے نام سے ایک شخص کو پارٹی دفتر سے نکلتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔

دہلی ایئرپورٹ اور ہائی کورٹ سمیت ۶ رمقامات پر بم کی دھمکی سے افراتفری

جانچ ٹیمیں متعلقہ مقامات پر پہنچیں، یہ خبر فوراً پولیس کو دی گئی، جس کے بعد بم ناکارہ بنانے والے دستوں نے ہائی کورٹ احاطے میں تلاشی مہم شروع کردی ہے

دہلی ہائی کورٹ کو ای میل کے ذریعہ دھمکی ملی۔ یہ خبر فوراً پولیس کو دی گئی، جس کے بعد بم ناکارہ بنانے والے دستوں نے ہائی کورٹ احاطے میں تلاشی مہم شروع کردی ہے۔ دہلی میں یوم آزادی سے عین ایک روز قبل سیکورٹی سے متعلق ایک ایسی خبر سامنے آئی ہے، جس نے سیکورٹی ایجنسیوں میں ہلچل پیدا کردی ہے۔ دراصل دہلی ہائی کورٹ سمیت راجدھانی کی 6 جگہوں پر بم کی دھمکی ملی ہے، جس سے افراتفری مچ گئی ہے۔ اس دھمکی کے بعد سیکورٹی ایجنسیاں سرگرم ہوگئی ہیں جانچ ٹیمیں متعلقہ مقامات پر پہنچ چکی ہیں تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دہلی ہائی کورٹ کو ای میل کے ذریعہ دھمکی ملی۔ یہ خبر فوراً پولیس کو دی گئی، جس کے بعد بم ناکارہ بنانے والے دستوں نے ہائی کورٹ احاطے میں تلاشی مہم شروع کردی ہے۔ اس کے علاوہ جام نگر ہاؤس، جھنڈے والان کی فلیٹیڈ بلڈنگ، ایم بی ساکیت واقع ڈی ایم دفتر، آئی جی آئی ایئرپورٹ کے ٹرمینل-3 اور دہلی کینٹ کے ایس ڈی ایم دفتر کو بھی بم کی دھمکی ملنے کی خبر سامنے آئی ہے۔ ان تمام مقامات پر متعلقہ سیکورٹی ٹیمیں اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں پہنچ گئی ہیں۔ اب تک ہوئی تلاشی میں کسی بھی مقام سے مشتبہ چیز ملنے کی اطلاع نہیں ہے۔ دہلی ہائی کورٹ کو ملنے والی دھمکی آمیز ای میل کے بعد رجسٹرار جنرل دہلی پولیس کے رابطے میں ہیں۔ ہائی کورٹ احاطہ میں بم ناکارہ بنانے والے دستے تلاشی لے رہے ہیں اور سیکورٹی پروٹوکول کے تحت ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بم کی خبر محض افواہ ہوگی، لیکن پھر بھی کسی طرح کی لاپروائی نہ کرتے ہوئے سخت جانچ کا عمل جاری ہے۔ 15 اگست کے پیش نظر دہلی سمیت ملک کے کئی حصوں میں پہلے ہی سیکورٹی انتظامات سخت کردیے گئے ہیں۔ اہم مقامات پر پولیس اہلکاروں کی تعیناتی بڑھا دی گئی ہے۔ آمد و رفت کے راستوں پر اضافی جانچ بھی کی جا رہی ہے۔ عوامی مقامات اور بھیڑ والے علاقوں پر بھی سیکورٹی ایجنسیاں نظر رکھ رہی ہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی 15 اگست کو لال قلعہ کی فصیل سے ملک کو خطاب کرنے والے ہیں، اس لیے سبھی تیاریاں اور سیکورٹی انتظامات پہلے ہی سخت کردیے گئے ہیں۔

مرکزی وزیر جے پی نڈا کی طبیعت بگڑی، علاج کیلئے ایمس میں داخل

ڈاکٹروں نے جاری کیا ہیلتھ اپڈیٹ

اسپتال انتظامیہ نے بتایا کہ تمام ضروری طبی پروٹوکول پر عمل کیا جا رہا ہے۔ ان کی حالت فی الحال مستحکم بتائی جا رہی ہے، جو اطمینان بخش ہے۔ انہیں ایمس کے شعبہ امراض قلب میں خصوصی نگرانی میں رکھا گیا ہے۔ مرکزی وزیر برائے صحت و خاندانی بہبود جے پی نڈا کی طبیعت ناساز ہونے پر انہیں دہلی کے ایمس اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انہیں 13 اگست کی شام میں ہی بے چینی محسوس ہوئی تھی۔ اس بے چینی کے بعد ڈاکٹروں نے فوری طور پر ان کا معائنہ کیا، جس میں قلب سے متعلق ٹیسٹ بھی شامل تھے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مرکزی وزیر جے پی نڈا کو جب بے چینی کی شکایت ہوئی، تو فوراً احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔ بلا تاخیر ایمس کے ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم نے ان کا تفصیلی معائنہ کیا تاکہ بے چینی کا سبب پتہ چل سکے۔ اس جانچ کے عمل میں دل کی شریانوں کا انجیوگرافی ٹیسٹ بھی شامل تھا۔ یہ ٹیسٹ دل کی شریانوں کی حالت کا جائزہ لینے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسپتال انتظامیہ نے بتایا کہ تمام ضروری طبی پروٹوکول پر عمل کیا جا رہا ہے۔ ان کی حالت فی الحال مستحکم بتائی جا رہی ہے، جو اطمینان کی بات ہے۔ انہیں ایمس کے شعبہ امراض قلب میں خصوصی نگرانی میں رکھا گیا ہے۔ اعلیٰ حکام نے اسپتال پہنچ کر ان کی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ طبی ٹیم ان کی حالت پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ ان کی صحت سے متعلق کسی بھی طرح کی تشویش کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ جے پی نڈا کو بے چینی محسوس ہونے کے فوراً بعد ہی ایمس لایا گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے بغیر کسی تاخیر کے ان کی ابتدائی جانچ شروع کردی۔ دل کی شریانوں کا انجیوگرافی ٹیسٹ ایک اہم قدم تھا۔ یہ ٹیسٹ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا کہ دل سے متعلق کوئی سنگین مسئلہ نہ ہو۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مرکزی وزیر کو 24 گھنٹے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کی نگرانی میں رکھا گیا ہے۔ ان کی تمام اہم جسمانی سرگرمیوں کی باقاعدگی سے جانچ بھی کی جا رہی ہے۔

یومِ آزادی کے موقع پر پاکستان میں جشن

پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر ملک بھر میں جشن کا ماحول رہا، اسلام آباد میں نصف شب شاندار آتش بازی کی گئی جبکہ شہریوں نے قومی پرچم لہراتے ہوئے ''پاکستان زندہ باد'' کے نعرے لگائے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان جنگ نہیں بلکہ امن چاہتا ہے، تاہم ملکی خودمختاری اور آبی سلامتی کو درپیش کسی بھی خطرے کا سخت جواب دیا جائے گا۔ پاکستان کے ۸۰ رویں یوم آزادی کے موقع پر ملک بھر میں جشن کا ماحول رہا، اسلام آباد میں نصف شب شاندار آتش بازی کی گئی جبکہ شہریوں نے قومی پرچم لہراتے ہوئے ''پاکستان زندہ باد'' کے نعرے لگائے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے یوم آزادی کے موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان جنگ نہیں بلکہ امن چاہتا ہے، تاہم ملکی خودمختاری اور آبی سلامتی کو درپیش کسی بھی خطرے کا سخت جواب دیا جائے گا۔ ۱۴ راگست یوم آزادی کے موقع پر پاکستان کے دارالحکومت میں نصف شب آتش بازی کی گئی، جبکہ ملک بھر میں پرجوش ہجوم سڑکوں پر نکل آیا اور قومی پرچم لہراتے ہوئے ''پاکستان زندہ باد'' کے نعرے لگائے۔ خواتین اور بچے بھی رات گئے ہونے والی تقریبات میں شریک ہوئے، جبکہ سڑکوں اور عوامی مقامات پر سبز و سفید لباس پہنے لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوگئی۔ اسلام آباد میں اہم شاہراہوں پر لوگوں کا ہجوم دیکھا گیا اور آتش بازی سے رات کا آسمان روشن ہوگیا۔ واضح ہو کہ پاکستان ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو برطانوی نوآبادیاتی حکومت کے خاتمے اور برصغیر کی تقسیم کے بعد ایک آزاد ریاست کے طور پر وجود میں آیا۔ اس سال کی تقریبات میں اسلام آباد میں ''یادگارِ فتح'' کا افتتاح بھی شامل تھا، جسے گزشتہ سال بھارت کے ساتھ ہونے والی جنگ کے حوالے سے تعمیر کیا گیا ہے۔ پاکستانی حکام اسے ''معرکۂ حق'' سے تعبیر کرتے ہیں۔ پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف نے ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی تقریر میں کہا، ''پاکستان جنگ نہیں بلکہ امن چاہتا ہے، تاہم امن کی خواہش کو کمزوری نہیں سمجھا جانا چاہئے۔'' انہوں نے کہا، ''پاکستان کی خودمختاری کو درپیش کسی بھی خطرے کا سخت جواب دیا جائے گا۔'' ان کا حوالہ مئی ۲۰۲۵ء میں ہندوستان کے ساتھ ہونے والی چار روزہ لڑائی کی جانب تھا۔

ہماچل پردیش میں بارش کا قہر ہنوز جاری، اب تک ۱۷۷ راموات، ۱۴۰ رسڑکیں بند، ۴۶ رٹرانسفارمر بھی ٹھپ

بارش کا سب سے زیادہ اثر منڈی ضلع میں دیکھنے کو ملا جہاں ۵۲ رسڑکیں بند ہیں۔ ان میں سراج میں ۳۵، تھلاوٹ میں ۷، پدھر میں ۵، سندر نگر اور جوگندر نگر میں ۱-۱، دھرم پور میں ۱ اور سرکاغاٹ میں ۲ رسڑکیں شامل ہیں

بارش کا سب سے زیادہ اثر منڈی ضلع میں دیکھنے کو ملا جہاں 52 سڑکیں بند ہیں۔ ان میں سراج میں 35، تھلاوٹ میں 7، پدھر میں 5، سندر نگر اور جوگندر نگر میں 1-1، دھرم پور میں 1 اور سرکاغاٹ میں 2 سڑکیں شامل ہیں۔ ہماچل پردیش میں مانسون کی بارش حالات دن بہ دن بگڑتے جا رہے ہیں۔ ریاستی ایمرجنسی آپریشن سینٹر (ایس ای او سی) کے ذریعہ جمعہ کی صبح 10 بجے جاری رپورٹ کے مطابق ریاست میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 140 سڑکیں بند، 46 بجلی کے ٹرانسفارمر ٹھپ اور 244 پینے کے پانی کی اسکیمیں متاثر ہوئی ہیں۔ ایک روز قبل شام کی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ 136 سڑکیں بند، 3 ٹرانسفارمر متاثر اور 242 پینے کے پانی کی اسکیمیں متاثر ہیں۔ یعنی صبح تک سڑکوں کے بند ہونے، ٹرانسفارمر ٹھپ ہونے اور پینے کے پانی کی اسکیموں کے متاثر ہونے کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ بارش کا سب سے زیادہ اثر منڈی ضلع میں دیکھنے کو ملا ہے۔ یہاں 52 سڑکیں بند ہیں۔ ان میں سراج میں 35، تھلاوٹ میں سات، پدھر میں 5، سندر نگر اور جوگندر نگر میں 1-1، دھرم پور میں 1 اور سرکاغاٹ میں 2 سڑکیں شامل ہیں۔ ضلع میں 212 بجلی کے تقسیم کار ٹرانسفارمر بھی متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کلو میں 37 سڑکیں بند ہیں۔ بنجار میں 15، کلو میں 8، آنی میں 6 اور نرمنڈ میں 8 سڑکیں متاثر ہیں۔ ضلع میں بنجار کے 2 اور منالی کا 1 ٹرانسفارمر بھی متاثر ہے۔ چمبا ضلع میں بارش اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث مجموعی طور پر 29 سڑکیں بند ہیں۔ ان میں چمبا سب ڈویژن کی 4، ڈلہوزی کی 1، تیسا کی 8، بھرماور کی 2، سلوڑی کی 4، پانگی کی 1 اور بھٹیات کی 9 سڑکیں شامل ہیں۔ ضلع میں 6 ٹرانسفارمر اور پینے کے پانی کی 16 اسکیمیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ شملہ ضلع میں 4 سڑکیں بند ہیں۔ تھیوگ، رام پور اور سنی میں 1-1 سڑک متاثر ہے، وہیں سرمور میں 7 سڑکیں بند ہیں، جن میں ناہن کی 3، سنگڑاہ کی 3 اور راج گڑھ کی 1 سڑک شامل ہے۔ سرمور میں پینے کے پانی کی 35 اسکیمیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ اونا میں بھی 4 سڑکیں بند ہیں۔ ان میں اونا سب ڈویژن کی 2 اور گگریٹ کی 2 سڑکیں شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ مانسون کے دوران 30 جون سے 13 اگست تک ریاست میں آفات کے باعث 177 افراد کی موت درج کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 271 افراد زخمی بھی ہوئے ہیں اور 708 مویشی ہلاک ہوئے ہیں۔ مانسون سے اب تک مجموعی نقصان 95,552.23 لاکھ روپے درج کیا گیا ہے۔ ضلع سطح پر آفات کے باعث ہونے والی اموات میں چمبا 25، کلو 23، سرمور 23، کانگڑا 22 اور شملہ 22 اموات کے ساتھ سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع میں شامل ہیں۔ منڈی، سولن اور اونا میں 10-10 اموات درج کی گئی ہیں۔ مانسون کے دوران سڑک حادثات بھی جان لیوا ثابت ہوئے ہیں۔ رپورٹ میں سڑک حادثات میں 100 اموات درج کی گئی ہیں۔ ان میں چمبا میں 16، سرمور میں 16، کلو میں 14، کانگڑا میں 10 اور شملہ میں 11 اموات شامل ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

راہل گاندھی کو سپریم کورٹ سے راحت

ساورکر پر تبصرے سے متعلق مقدمہ منسوخ

سپریم کورٹ نے ساورکر پر تبصرے سے متعلق راہل گاندھی کے خلاف فوجداری شکایت اور لکھنؤ مجسٹریٹ کا سمن منسوخ کردیا۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ مقدمہ چلانے کے لیے ضروری منظوری موجود نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی کے خلاف ہندوتوا نظریہ ساز ونایک دامودر ساورکر کے بارے میں کیے گئے تبصروں سے متعلق فوجداری شکایت اور نچلی عدالت کی جانب سے جاری سمن منسوخ کردیا۔ 'دی ہندی' کی رپورٹ کے مطابق، عدالت عظمیٰ نے یہ فیصلہ مقدمہ چلانے کے لیے ضروری قانونی منظوری نہ ہونے کی بنیاد پر سنایا۔ جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس شیل ناگو پر مشتمل بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے اتر پردیش حکومت کی جانب سے داخل حلف نامہ کا حوالہ دیا، جس میں اس مقدمہ کے سلسلہ میں ضروری منظوری دیے جانے کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ جسٹس دتا نے ریاستی حکومت اور شکایت کنندہ سے کہا کہ قانونی منظوری ضروری ہے، لیکن یہاں ایسی کوئی منظوری موجود نہیں ہے، اس لیے قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے۔ عدالت نے اس بنیاد پر لکھنؤ کے رہائشی نرپیندر پانڈے کی جانب سے دائر شکایت اور لکھنؤ کے مجسٹریٹ کی جانب سے راہل گاندھی کو جاری کیے گئے سمن، دونوں کو منسوخ کردیا۔ خیال رہے کہ یہ معاملہ راہل گاندھی کے 17 نومبر 2022 کو مہاراشٹر کے اکولا ضلع میں 'بھارت جوڑو یاترا' کے دوران ایک جلسہ میں ساورکر کے بارے میں دیے گئے بیان سے متعلق تھا۔ شکایت کنندہ وکیل نرپیندر پانڈے نے الزام عائد کیا تھا کہ راہل گاندھی نے جان بوجھ کر ساورکر کی توہین کی اور ان کے خلاف ایسے تبصرے ایک منصوبہ بند سازش کا حصہ ہیں۔ شکایت میں راہل گاندھی کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعات 153 اے اور 505 کے تحت کارروائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ الزام تھا کہ ان کے تبصرے سماجی ہم آہنگی کو متاثر کرنے اور لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس معاملے میں راہل گاندھی نے نچلی عدالت کے سمن کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔

سابق ایم پی پرجول ریوانا، عصمت دری کا مجرم جیل میں موبائل کے ساتھ پایا گیا

بنگلورو: سنٹرل کرائم برانچ (سی سی بی) کی طرف سے پراپنا اگرہارا سنٹرل جیل میں اچانک چھاپہ مارا گیا ہے جس کے نتیجے میں سابق ایم پی پراجول ریوانا سے ایک موبائل فون، چارجر اور پین ڈرائیو برآمد ہوئی ہے، جو عصمت دری کے ایک معاملے میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ دستیاب معلومات کے مطابق، جیل حکام کو ریوانا کے سیل میں ایک نیلے رنگ کا ریڈ می 5 جی موبائل فون، ایک چارجر، ایک نیلی جیبی نوٹ بک اور ایک سیاہ سان ڈسک پین ڈرائیو ملا ہے۔ بعد ازاں تفتیش کے حصے کے طور پر ضبط شدہ الیکٹرانک آلات کی جانچ کی گئی۔ فراہم کردہ مواد میں کہا گیا ہے کہ موبائل فون اور پین ڈرائیو پر فحش ویڈیوز اور خواتین کی فحش تصاویر کی کلپنگز پائی گئیں۔ تاہم، مواد کی اصلیت کے بارے میں تفصیلات اور الیکٹرانک آلات ریوانا تک کیسے پہنچے اس کی تحقیقات جاری ہیں۔ بازیابی نے سوالات اٹھائے ہیں کہ سیکیورٹی چیکنگ کے باوجود موبائل فون اور اسٹوریج ڈیوائس جیل میں کیسے داخل ہوئی۔ ریوانا نے مبینہ طور پر یہ انکشاف نہیں کیا ہے کہ آلات کس نے فراہم کیے یا وہ اس کے قبضے میں کیسے آئے۔ اس واقعہ کے بعد، جیل خانہ جات اور اصلاحی خدمات کے ڈائرکٹر جنرل آلوک کمار نے جیل کے سینئر حکام کو نوٹس جاری کیا، جس میں سیکورٹی کی خرابی پر وضاحت طلب کی گئی اور بازیابی کے اردگرد کے حالات کی تحقیقات کی ہدایت کی۔

مظاہرین کے خلاف درج کیس واپس لینے کا حکم جاری

ریاستی محکمہ داخلہ نے جی آر جاری کیا، طلبہ اور مظاہرین کو بڑی راحت

مہاراشٹر حکومت نے نیٹ پیپر لیک کے خلاف احتجاج میں شامل طلبہ اور مظاہرین کے خلاف درج معاملات واپس لینے کے عمل کو منظوری دیدی ہے۔ حکومت نے اس سلسلے میں ایک سرکاری قرارداد (جی آر) جاری کیا ہے محکمہ داخلہ کے ذرائع نے اس کی اطلاع دی۔ بدھ کی شام جاری کردہ جی آر کے مطابق، ایسے مقدمات واپس لینے کی آخری تاریخ، جو پہلے ۳۱/ جولائی ۲۰۲۶ء کو مقرر کی گئی تھی اس میں، ۳۱/ مارچ ۲۰۲۷ء تک توسیع کردی گئی ہے جن میں سیاسی احتجاج سے متعلق مقدمات بھی شامل ہیں جن میں اس مدت تک چارج شیٹ داخل کی جاتی ہے۔ نیٹ پیپر لیک ہونے کے خلاف مہاراشٹر کے کئی حصوں بالخصوص ممبئی میں ہزاروں طلبہ نے احتجاج کیا تھا۔ مظاہرین اس وقت کے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کررہے تھے۔ ان مظاہروں کے دوران، جو ۱۸/ جولائی سے لگاتار ۷/ دن تک جاری رہے، ممبئی پولیس نے غیر قانونی اجتماع اور امتناعی احکامات کی خلاف ورزی کے الزام میں ۱۶/ ایف آئی آر درج کیں۔ ان معاملات میں ضابطہ فوجداری (سی آر پی سی) کی دفعہ ۱۸۹/ (۲) اور مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۷/ (۱)، ۳۷/ (۳) اور ۱۳۵/ کے تحت کارروائی کی گئی۔ ممبئی کے علاوہ ناگپور، ناندیڑ اور پونے میں بھی احتجاج کئے گئے تھے۔ قانون کے مطابق تفتیش مکمل کرنے کے بعد پولیس عدالت میں چارج شیٹ داخل کرے گی۔ اس کے بعد ہی حکومت مقدمات کی واپسی کیلئے آگے بڑھ سکتی ہے۔ چارج شیٹ کی عدم موجودگی میں پولیس کی طرف سے عدالت میں کلوزر رپورٹ جمع کروانے کے بعد واپسی کا عمل بھی شروع ہو سکتا ہے۔ ریاست کے محکمہ داخلہ نے مہاراشٹر بالخصوص ممبئی میں ان مظاہروں کے دوران درج مقدمات کی تفصیلات جمع کرنا شروع کردی ہیں۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے حال ہی میں محکمہ داخلہ کی ایڈیشنل چیف سکریٹری منیشا مہسکر کو مظاہرین کے خلاف درج مقدمات واپس لینے کی کارروائی شروع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ حکومت کے اس فیصلے سے نیٹ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ اور مظاہرین کو اہم راحت ملنے کی امید ہے۔ یاد رہے کا کروچ جنتا پارٹی نے دہلی میں اپنا احتجاج ختم کرنے کیلئے جو شرائط رکھی تھیں ان میں مظاہرین پر کیس واپس لینے کی شرط بھی تھی۔ مہاراشٹرا کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے نیٹ (NEET) پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ اور مظاہرین پر درج مقدمات واپس لینے کی کارروائی شروع کرنے کی باضابطہ ہدایت جاری کردی ہے۔ اس سے قبل بہار حکومت بھی مظاہرین کے خلاف درج تمام ایف آئی آر (FIRs) واپس لینے کا حکم جاری کرچکی ہے۔ سپریم کورٹ آف انڈیا نے بھی واضح کیا ہے کہ ریاستی حکومتیں مظاہرین کے خلاف درج مقدمات کو قانون کے مطابق منسوخ یا واپس لے سکتی ہیں۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے محکمہ داخلہ کی ایڈیشنل چیف سکریٹری منیشا مہسکر کو مظاہرین کے خلاف مقدمات واپس لینے کا عمل شروع کرنے کا حکم دیا ہے۔ چارج شیٹ کی عدم موجودگی میں پولیس کی جانب سے عدالت میں کلوزر رپورٹ جمع کروانے کے بعد مقدمات کی واپسی کا عمل باضابطہ طور پر شروع کیا جائے گا۔ سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ: اس احتجاج کے دوران ممبئی کے شیواجی پارک پولیس اسٹیشن میں سب سے زیادہ 17 ایف آئی آر درج کی گئی تھیں، جن میں 700 سے زائد طلبہ اور مظاہرین کو نامزد کیا گیا تھا۔

مہاراشٹر کے ناسک میں صبح سویرے آئے

3.4 شدت کے زلزلہ نے لوگوں کو نیند سے کردیا بیدار

بتایا جارہا ہے کہ زلزلہ صبح تقریباً 5.32 منٹ پر آیا۔ 3.4 شدت کے اس زلزلہ کو کئی لوگوں نے محسوس کیا اور گھبرا کر گھروں سے باہر نکل گئے۔ مہاراشٹر کے ناسک میں جمعہ کی صبح زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے، جس نے سوتے ہوئے لوگوں کو بیدار کردیا۔ بتایا جارہا ہے کہ ناسک میں صبح تقریباً 5.32 بجے زلزلہ آیا۔ اس کے جھٹکے تقریباً 40 سیکنڈ تک محسوس کیے گئے۔ قومی مرکز برائے زلزلہ سائنس کے مطابق ریکٹر پیمانے پر اس کی شدت 3.4 درج کی گئی اور اس کا مرکز زمین کے اندر تقریباً 3 کلومیٹر کی گہرائی میں تھا۔ اچانک محسوس کیے گئے جھٹکوں سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگ سہم گئے۔ اس زلزلہ کو کئی لوگوں نے محسوس کیا اور گھبرا کر گھروں سے باہر نکل گئے۔ راحت کی بات یہ ہے کہ اس واقعہ میں اب تک کسی بھی قسم کے جانی یا مالی نقصان کی خبر نہیں ہے۔ اس سے قبل مہاراشٹر کے پالگھر میں پیر کی شب تقریباً ایک گھنٹہ کے اندر زلزلہ کے 2 جھٹکے محسوس کیے گئے تھے۔ دونوں جھٹکوں کی شدت ریکٹر اسکیل پر تقریباً 3.4 ہی درج کی گئی تھی۔ لگاتار آ رہے زلزلوں نے لوگوں میں تشویش کی ایک لہر پیدا کر دی ہے۔ مہاراشٹر کے پالگھر میں گزشتہ پیر کی شب پہلا جھٹکا رات 10.04 بجے محسوس کیا گیا تھا، اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ بعد دوسرا جھٹکا 11 بجے آیا تھا۔ 3.4 شدت کا زلزلہ خطرناک نہیں ہوتا ہے، اس لیے کسی بھی جانی و مالی نقصان کی خبر نہیں ملی۔ زلزلہ کی شدت ریکٹر اسکیل پر 7 یا اس سے زیادہ ہوتی ہے تو اسے 'خطرناک' زمرہ میں رکھا جاتا ہے۔ 2 یا اس سے کم شدت والے زلزلہ کو 'مائیکرو زلزلہ' کہتے ہیں، جنھیں بیشتر لوگ محسوس بھی نہیں کر پاتے۔ 4.5 یا اس سے زیادہ شدت کا زلزلہ عمارتوں اور گھروں کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ناسک اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں صبح سویرے 3.4 شدت کا زلزلہ درج کیا گیا۔ زلزلے کے یہ جھٹکے اتنے واضح تھے کہ سوئے ہوئے لوگ خوف کے مارے اپنی نیند سے بیدار ہو گئے اور فوراً گھروں سے باہر نکل آئے۔ خوش قسمتی سے، اس زلزلے کی وجہ سے ابھی تک کسی بڑے جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ مہاراشٹر کے ناسک میں 14 اگست 2026ء کی صبح آنے والے 3.4 شدت کے زلزلے نے سوتے ہوئے لوگوں کو نیند سے بیدار کردیا۔ صبح سویرے آنے والے ان جھٹکوں کی وجہ سے لوگ گھبرا کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ یہ ایک کم شدت کا زلزلہ تھا، اس لیے کسی بڑے جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل 10 اگست کو مہاراشٹر کے ہی ضلع پالگھر میں بھی ایک گھنٹے کے دوران 4.3 شدت کے دو زلزلے محسوس کیے گئے تھے۔

فرضی جھولا چھاپ ڈاکٹروں کے خلاف کرائم برانچ کا کریک ڈاؤن

دیونار اور باندرہ میں کارروائی، پانچ ڈاکٹر کے خلاف کیس درج، بی ایم سی اور کرائم برانچ کا مشترکہ ایکشن انجکشن، ادویات اور دیگر اسباب ضبط

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی شہر میں فرضی اور جھولا چھاپ ڈاکٹروں کے خلاف ممبئی کرائم برانچ اور بی ایم سی نے مشترکہ کارروائی انجام دی ہے ممبئی کے دیونار اور باندرہ علاقہ میں ممبئی کرائم برانچ کی یونٹ ۶ نے کریک ڈاؤن کرتے ہوئے پایا کہ یہ بغیر کسی سرٹیفکیٹ پریکٹس کیا کرتے تھے۔ اور ان کلینکس سے انجکشن ادویات تقریبا ایک لاکھ سے زائد کا سامان بھی ضبط کیا ہے یہ ڈاکٹر بغیر سرٹیفکیٹ کے کلینک چلاتے تھے اور مریضوں کی جان کے لئے خطرہ تھے اس لئے ممبئی کرائم برانچ نے پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ہدایت پر کارروائی کی ہے اور ڈی سی پی نانوتھ ڈھولے نے یہاں کارروائی کی سربراہی کی ہے۔ دیونار اور باندرہ میں صغیر احمد عبدالمجید ہاشمی ۳۹ سالہ ڈاکٹر صغیر کلینک، اکھلیش کمار دوبے ۴۷ گائیتری کلینک، محمد عالم محمد شریف شیخ عائشہ کلینک، کیشو پرساد پٹیل کلینک اور آفتاب خان آفتاب کلینک کا لائسنس معطل کردیا گیا ہے ان ڈاکٹروں کے خلاف دیونار اور نرمل نگر پولس میں کیس درج کیا گیا ہے۔ ان بوگس اور فرضی ڈاکٹروں کا لائسنس بھی معطل کیا گیا ہے بوگس ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کے دوران پایا گیا کہ ان کے پاس کوئی بھی مستند دستاویزات نہیں تھے۔ کرائم برانچ کی جانب سے فرضی اور جھولا چھاپ ڈاکٹروں کے خلاف ملک بھر میں سخت کریک ڈاؤن جاری ہے، جس کے تحت حال ہی میں ممبئی، تھانے اور آسام سمیت کئی علاقوں سے درجنوں جعلی ڈاکٹروں کو گرفتار کر کے ان کے کلینکس سیل کردیے گئے ہیں۔ یہ کارروائیاں عوام کی صحت اور زندگیوں سے کھیلنے والے عناصر کے خاتمے کے لیے محکمہ صحت اور مقامی بلدیاتی اداروں کے اشتراک سے کی جا رہی ہیں۔ گوانڈی اور شیواجی نگر میں گرفتاریاں: ممبئی کرائم برانچ کی یونٹ 6 نے گوانڈی کے علاقے میں کامیاب چھاپہ مار کر راجیو کپل دیورنجن اور کبرناتھ یادو نامی دو فرضی ڈاکٹروں کو رنگے ہاتھوں گرفتار کیا، جو بغیر کسی میڈیکل ڈگری کے کلینک چلا رہے تھے۔

منشیات مخالف مہم کے تحت بھیونڈی پولیس کا ریل مقابلے کا اعلان

۱۷/ اگست تک ریل جمع کرانے کی مہلت، فاتحین کو لیپ ٹاپ، ٹی وی اور موبائل فون انعام میں ملے گا

بھیونڈی: منشیات کے استعمال کے خلاف بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے بھیونڈی پولیس نے 'ڈرگ فری مہاراشٹر مشن' کے تحت 'کیمپس کنیکٹ' مہم کے دوران منشیات مخالف ریل بنانے کے مقابلے کا اعلان کیا ہے۔ مقابلے میں شہریوں کو اپنی تخلیقی صلاحیت کے ذریعے منشیات کے خلاف پیغام دینے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق مقابلہ دو زمروں میں منعقد ہوگا، جس میں 18 سال سے کم اور 18 سال سے زائد عمر کے افراد حصہ لے سکیں گے۔ شرکاء کو منشیات کے استعمال کے نقصانات اور اس کے خطرناک اثرات کو اجاگر کرنے والی ریل تیار کرنا ہوگی۔ ریل کی مدت زیادہ سے زیادہ 120 سیکنڈ مقرر کی گئی ہے اور اسے مقررہ واٹس ایپ نمبر 9371855100 پر 17 اگست تک ارسال کرنا ہوگا۔ مقابلے میں اول، دوم اور سوم مقام حاصل کرنے والے شرکاء کو بالترتیب لیپ ٹاپ، ٹیلی ویژن اور موبائل فون انعام میں دیا جائے گا۔ فاتحین کو 20 اگست کو اوسوال اسکول آڈیٹوریم، بھیونڈی میں منعقد ہونے والی تقریب میں معزز شخصیات کی موجودگی میں انعامات سے نوازا جائے گا۔ پولیس کی یہ بیداری مہم 9 سے 20 اگست تک جاری رہے گی۔ ریل مقابلے کے علاوہ شہر کے مختلف اہم مقامات پر رہنمائی و بیداری کیمپ منعقد کیے جائیں گے، جبکہ اسکولوں اور کالجوں میں آگاہی ریلیاں بھی نکالی جائیں گی۔ منشیات کے عادی افراد کے علاج، نشہ ترک کرنے اور بازآبادکاری کے حوالے سے بھی پروگرام منعقد کیے جائیں گے، جن میں پونے کے مکتانگن ری ہیبلیٹیشن سینٹر کا تعاون حاصل کیا جائے گا۔ ڈی سی پی ڈاکٹر پون بنسوڈ نے کہا کہ مہم کا مقصد طلبہ اور شہریوں کو منشیات کے استعمال کے مضر اثرات سے آگاہ کرنا اور نوجوانوں کو نشہ آور اشیا سے دور رکھنے کے لیے مؤثر بیداری پیدا کرنا ہے۔ اس تعلق سے انہوں نے باقاعدہ ایک ویڈیو جاری کرکے شہریوں کو اس میں حصہ لینے کی درخواست کی ہے۔ بھیونڈی پولیس نے 'ڈرگ فری مہاراشٹر مشن' کے تحت 'کیمپس کنیکٹ' مہم کے دوران منشیات مخالف ریل بنانے کے مقابلے کا اعلان کیا ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد نوجوانوں اور عام شہریوں میں منشیات کے خطرناک اثرات کے خلاف بیداری پیدا کرنا ہے۔ ریل میں منشیات کے استعمال کے نقصانات اور اس کے تباہ کن اثرات کو اجاگر کرنا لازمی ہے۔ شہریوں کو اپنی منفرد سوچ کے ذریعے معاشرے کو ایک مضبوط پیغام دینا ہوگا۔ اس مقابلے کے ذریعے بھیونڈی پولیس ڈی سی پی ڈاکٹر پون بنسوڈ کی قیادت میں نئی نسل کو اس لت سے دور رکھنے کے لیے سوشل میڈیا کا مثبت استعمال کر رہی ہے۔ کامیاب امیدواروں کو پولیس کی جانب سے انعامات سے بھی نوازا جائے گا۔

ممبئی کی سیر کا سفر ماتم میں تبدیل

نوجوان کی لوکل ٹرین سے گر کر جاں بحق

بھیونڈی: ممبئی گھومنے کے لیے دوست کے ساتھ گھر سے نکلے بالا کمپاؤنڈ کے رہائشی 17 سالہ محمد فاضل انصاری کی کلوا ریلوے اسٹیشن کے قریب چلتی لوکل ٹرین سے گرنے کے باعث موت ہوگئی۔ نوجوان کی اچانک موت کی خبر سے اہل خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، جبکہ بالا کمپاؤنڈ علاقے میں بھی سوگ کی فضا پھیل گئی۔ اطلاعات کے مطابق محمد فاضل انصاری اپنے ایک دوست کے ساتھ کلیان سے ممبئی جانے والی لوکل ٹرین میں سفر کررہا تھا۔ اطلاع کے مطابق ٹرین کلوا اسٹیشن کے قریب پہنچی تو فاضل دروازے کے پاس کھڑا تھا۔ اسی دوران اچانک ہاتھ چھوٹ جانے سے اس کا توازن بگڑ گیا اور وہ چلتی ٹرین سے نیچے جا گرا۔ حادثے میں اس کے سر پر شدید چوٹ آئی۔ فاضل کو ٹرین سے گرتا دیکھ کر اس کا دوست بھی فوری طور پر اس کی مدد کے لیے نیچے اترا اور واقعے کی اطلاع دی گئی۔ اطلاع ملتے ہی ریلوے پولیس اور آر پی ایف کی مدد سے شدید زخمی فاضل کو گھاٹ کوپر کے راجاواڑی اسپتال پہنچایا گیا، تاہم ڈاکٹروں نے معائنے کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔ محمد فاضل اپنے والدین کا بڑا بیٹا تھا اور اس کے خاندان میں والدین کے علاوہ ایک چھوٹا بھائی ہے۔ کم عمری میں بیٹے کی المناک موت نے خاندان کو شدید صدمے سے دوچار کردیا۔ ریلوے پولیس نے لاش کا پوسٹ مارٹم کرانے کے بعد اسے اہل خانہ کے حوالے کردیا، جس کے بعد مرحوم کو پنجرا پول واقع قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ پولیس نے معاملہ درج کرکے حادثے کی مزید تحقیقات شروع کردی ہے۔ تفریح کے لیے ممبئی جانے والا ۱۷ سالہ نوجوان محمد فاضل انصاری کلوا ریلوے اسٹیشن کے قریب چلتی لوکل ٹرین سے گر کر جاں بحق ہوگیا۔ یہ المناک حادثہ اس وقت پیش آیا جب وہ اپنے دوست کے ہمراہ کلیان سے ممبئی کی طرف سفر کررہا تھا۔ اس اچانک موت کی خبر سے نوجوان کے اہل خانہ اور بھیونڈی کے بالا کمپاؤنڈ علاقے میں سوگ کا ماحول ہے۔ ۱۷ سالہ محمد فاضل انصاری، جو بھیونڈی کے بالا کمپاؤنڈ کا رہائشی تھا۔ فاضل ٹرین کے دروازے کے پاس کھڑا تھا کہ اچانک ہاتھ چھوٹ جانے اور توازن بگڑنے کی وجہ سے وہ نیچے گر گیا۔

بی جی پی اسپتال کے دروازے پر فیتہ کاٹ کر این سی پی کا علامتی افتتاح

عمارت تیار، عملہ بھی موجود، پھر عوام کے لیے اسپتال شروع کرنے میں تاخیر کیوں؟: پروین پاٹل

بھیونڈی شہر منڈئی پر میونسپل کارپوریشن کا جدید بی جی پی (بائی گل بائی پیٹیٹ) اسپتال مکمل ہونے کے باوجود گزشتہ کئی ماہ سے افتتاح کے انتظار میں بند ہے۔ اسپتال کو فوری طور پر عوام کے لیے شروع کرنے کے مطالبے کو لے کر این سی پی (اجیت پوار) کے بھیونڈی شہر صدر پروین پاٹل کی قیادت میں کارکنوں نے اسپتال کے باہر احتجاج کیا اور دروازے کا فیتہ کاٹ کر علامتی افتتاح انجام دیا۔ اس موقع پر پروین پاٹل نے کہا کہ اسپتال کی عمارت مکمل ہے، ضروری طبی آلات اور دیگر سہولیات دستیاب ہیں اور عملے کی بھرتی بھی کی جا چکی ہے، اس کے باوجود شہریوں کو علاج کی سہولت فراہم نہیں کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ منپا کا آئی جی ایم سب ڈسٹرکٹ اسپتال ریاستی حکومت کے حوالے کیے جانے کے بعد شہر میں شہری انتظامیہ کے زیر انتظام صحت کی سہولت کی ضرورت مزید بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً پانچ سال قبل پرانے بی جی پی دواخانے کو بند کرکے اسی مقام پر جدید اسپتال تعمیر کیا گیا تھا، لیکن تعمیر مکمل ہونے کے بعد بھی اسے شروع نہیں کیا جاسکا۔ منتخب کارپوریٹروں اور میئر کے عہدہ سنبھالنے کے باوجود اسپتال کا بند رہنا انتظامی غفلت کا ثبوت ہے۔ پاٹل نے سوال اٹھایا کہ جب عمارت، طبی سازوسامان اور عملہ سب کچھ موجود ہے تو اسپتال کو عوام کے لیے کھولنے میں مزید تاخیر کیوں کی جارہی ہے۔ انہوں نے میونسپل انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ رسمی کارروائی میں مزید وقت ضائع کیے بغیر اسپتال کا افتتاح کرکے فوری طور پر طبی خدمات شروع کی جائیں، تاکہ شہریوں کو مقامی سطح پر بہتر علاج کی سہولت مل سکے۔ یہ واقعہ مہاراشٹرا کے شہر بھیونڈی کا ہے، جہاں این سی پی (اجیت پوار گروپ) کے کارکنان نے انتظامیہ کی تاخیر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بی جی پی (بائی گل بائی پیٹیٹ) اسپتال کا فیتہ کاٹ کر علامتی افتتاح کیا ہے۔ منڈئی علاقے میں میونسپل کارپوریشن کا یہ جدید بی جی پی اسپتال گزشتہ کئی ماہ سے بن کر مکمل تیار کھڑا ہے۔

منشیات اسمگلر وریندر سنگھ بسوا کی دبئی سے حوالگی

این سی بی کا کامیاب آپریشن، ایکس پر امیت شاہ کی ایجنسیوں کی کارکردگی پر ستائش

بین الاقوامی منشیات کے سنڈیکیٹس کے خلاف جنگ میں ایک اہم کامیابی میں، نارکوٹکس کنٹرول بیورو (NCB) نے مطلوب مفرور وریندر سنگھ بسویا ویرو بسویا، جو پلنجی، سروجنی نگر، دہلی کے رہائشی ہیں، کی ہندوستان واپسی حوالگی کو محفوظ کرلیا ہے۔ انہیں آج علی الصبح نئی دہلی کے آئی جی آئی ہوائی اڈے پر پہنچنے پر حراست میں لے لیا گیا۔ بسویا کو این سی بی کی درخواست پر شائع ہونے والے انٹرپول ریڈ نوٹس کے مطابق جون 2026 میں متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ہندوستان میں ان کی واپسی ہندوستانی ایجنسیوں کے ذریعہ متحدہ عرب امارات کے حکام کے ساتھ مستقل تال میل کے ذریعے محفوظ کی گئی۔ X پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں، مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ "مودی حکومت بیرون ملک روپوش منشیات کے اسمگلروں کا سراغ لگا رہی ہے اور ان کے پورے ماحولیاتی نظام کو بے رحم انداز میں تباہ کر رہی ہے۔ منشیات کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی میں ایک نیا سنگ میل قائم کرتے ہوئے، NCB نے منشیات کے مفرور مجرم سنگھ کی واپسی کو یقینی بنایا۔ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر تک، ہماری ایجنسیوں نے ایک بار پھر ثابت کیا ہے کہ منشیات کے اسمگلر چاہے کہیں بھی چھپے ہوں، وہ ہندوستانی قانون کے لمبے ہاتھ سے نہیں بچ سکتے۔ یہ کیس فروری 2024 میں پونے میں شروع ہوا، جب پونے سٹی پولیس نے 500 گرام میفیڈرون ضبط کیا۔ اس کے بعد، اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر تک کا طریقہ اپناتے ہوئے، منشیات کی سمگلنگ کے پورے نیٹ ورک کی شناخت اور اسے ختم کرنے کے لیے تفتیش کو وسعت دی گئی۔ اس کے بعد کی تحقیقات اور فالو اپ آپریشنز کے نتیجے میں پونے سے تقریباً 867 کلوگرام میفیڈرون اور دہلی سے 970 کلوگرام میفیڈرون کی بازیابی ہوئی، جس سے کل ضبطی تقریباً 837,1 کلوگرام میفیڈرون تک پہنچ گئی۔ اس کے بعد کیس کو مزید تفتیش کے لیے این سی بی کے ممبئی زونل یونٹ کو منتقل کردیا گیا۔ تفتیش نے بسویا کی شناخت ایک اہم بیرون ملک آپریٹو اور مبینہ سازش کار کے طور پر کی جس نے بیرون ملک سے سنڈیکیٹ کی سرگرمیوں کو مربوط کیا اور ہندوستان سے میفیڈرون کی کھیپ کو دوسرے ممالک میں برآمد کرنے میں سہولت فراہم کی۔ تقریباً 970 کلوگرام میفیڈرون کی ایک بڑی کھیپ، جو دہلی میں برآمد ہوئی، مبینہ طور پر اس سے منسلک کوریئر چینلز کے ذریعے برآمد کی تیاریوں سے منسلک تھی۔ اس کا کردار گھریلو مینوفیکچرنگ اور اسمگلنگ کے نیٹ ورک کو بیرون ملک تقسیم کے چینلز سے جوڑنے کے لیے ایک اہم کڑی کے طور پر ابھرا۔ بسویا بین الاقوامی کوکین کی اسمگلنگ سے متعلق دہلی پولیس کے خصوصی سیل کے ایک الگ کیس میں بھی شامل ہیں۔ اکتوبر 2024 میں، دہلی پولیس کے اسپیشل سیل نے منشیات کی اسمگلنگ کے ایک بڑے کارٹل کا پردہ فاش کیا، جس کے نتیجے میں دہلی، ہاپوڑ اور غازی آباد کے گوداموں اور دیگر احاطوں کے ساتھ ساتھ انکلیشور، گجرات میں واقع ایک فیکٹری سے متعدد قبضے کیے گئے۔ مربوط کارروائیوں کے نتیجے میں 1,300 کلوگرام سے زائد کوکین، میفیڈرون اور ہائیڈروپونک ویڈ برآمد ہوئے۔ کارٹیل کی تحقیقات سے انکشاف ہوا کہ کوکین اور دیگر منشیات کی خریداری، نقل و حمل، ذخیرہ کرنے اور تقسیم کرنے میں باسویا کا مبینہ کردار تھا۔ بسویا کی واپسی این سی بی کی ان مسلسل کوششوں کا حصہ ہے جو آپریشن GLOBAL-HUNT کے تحت شروع کی گئی ہے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

مہاراشٹر: ۲/ سالوں میں 'آشرم شالاؤں' کے ۵۸۴/ طلبا کی ہوئی موت

قبائلی ترقی محکمہ کے اعداد و شمار کے مطابق سرکاری آشرم شالاؤں میں 384 طلبا کی موت ہوئی، جبکہ امداد یافتہ آشرم شالاؤں میں 200 طلبا ہلاک ہوئے ہیں۔

مہاراشٹر کے قبائلی ترقیاتی محکمہ کے زیر انتظام 'آشرم شالاؤں' (قبائلی رہائشی اسکولوں) میں پڑھنے والے طلبا کی حفاظت اور صحت پر ایک بار پھر سنگین سوالات کھڑے ہوگئے ہیں۔ محکمہ کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ 2 سالوں کے دوران ریاست کے 056,1 آشرم شالاؤں میں مجموعی طور پر 584 طلبا کی موت ہوئی ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سرکاری آشرم شالاؤں میں اموات کی تعداد امداد یافتہ آشرم شالاؤں کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ حال ہی میں گڑھ چرولی ضلع کے جپت لائی واقع ایک آشرم شالہ میں سانپ کے کاٹنے سے 3 معصوم طالبات کی دردناک موت ہوگئی تھی۔ اس واقعہ کے بعد قبائلی ترقیاتی محکمہ نے جب ہوش میں آکر پوری ریاست کی آشرم شالاؤں میں حفاظتی انتظامات کا جائزہ لینا شروع کیا تو 2 سال کے اندر 584 اموات پر مبنی یہ خوفناک اعداد و شمار سامنے آیا۔ محکمہ کے اعداد و شمار کے مطابق سرکاری آشرم شالاؤں میں 384 طلبا کی موت ہوئی، جبکہ امداد یافتہ آشرم شالاؤں میں 200 طلبا ہلاک ہوئے ہیں۔ سامنے آئی رپورٹ کے مطابق اموات کی اہم وجہ بیماری، حادثات اور سانپ کا کاٹنا ہے۔ اس رپورٹ میں جو اہم باتیں سامنے آئی ہیں، وہ اس طرح ہیں: سنگین بیماری: 273 طلبا کی جان علاج کی عدم دستیابی یا سنگین بیماریوں کے باعث گئی (182 سرکاری + 91 امداد یافتہ) حادثات: 228 طلبا کی موت مختلف حادثات میں ہوئی (155 سرکاری + 73 امداد یافتہ) پھانسی (خودکشی): 55 طلبا کی موت پھانسی لگانے سے ہوئی (25 سرکاری + 30 امداد یافتہ) سانپ کا کاٹنا: 28 طلبا کی جان زہریلے سانپوں کے کاٹنے سے گئی (22 سرکاری + 6 امداد یافتہ)، جو مجموعی اموات کا تقریباً 5 فیصد ہے۔ 88 فیصد اموات گھر پر، 11 فیصد اسکول احاطے میں ہوئیں۔ رپورٹ میں ایک اہم بات یہ بھی سامنے آئی ہے کہ مجموعی اموات میں سے تقریباً 88 فیصد اموات اس وقت ہوئیں جب طلبا چھٹیوں یا دیگر وجوہات سے اپنے گھروں پر تھے۔ تقریباً 11 فیصد اموات آشرم شالہ کے احاطے میں ہوئیں۔ سرکاری آشرم شالاؤں میں 36 اموات اسکول احاطے میں اور 348 اموات گھر پر ہوئیں۔ امداد یافتہ آشرم شالاؤں میں 30 اموات اسکول احاطے میں اور 170 اموات گھر پر ہوئیں۔ قابل ذکر ہے کہ ریاست کی 500 سرکاری آشرم شالاؤں میں 175,04,2 طلبا پڑھتے ہیں، جن پر حکومت ہر سال تقریباً 303,2 کروڑ روپے خرچ کرتی ہے۔ اسی طرح 556 امداد یافتہ آشرم شالاؤں میں 836,61,2 طلبا زیر تعلیم ہیں، جن پر سالانہ 025,2 کروڑ روپے کا بجٹ خرچ ہوتا ہے۔ اس کے باوجود بچوں کی حفاظت اور بنیادی صحت کی سہولیات کی یہ صورتحال تشویشناک ہے۔ قبائلی ترقیاتی محکمہ کے سکریٹری وجے واگھمارے نے اس معاملہ میں اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ بارش کے دنوں میں سانپ کے کاٹنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس کی روک تھام کے لیے تمام آشرم شالاؤں کا معائنہ کیا جارہا ہے اور ایک نیا معیاری عملیاتی طریقہ کار (ایس او پی) تیار کیا جارہا ہے۔ اڈیشہ کے 'کلنگا ماڈل' کی طرز پر ان اسکولوں کی گروپ ترقی کے منصوبے پر بھی غور جاری ہے۔

بنگلہ دیش کو بجلی کے 'بحران عظیم' کا سامنا! رات ۸ ؍بجے بند ہو رہے مال۔ مارکیٹ

روزنامہ 'پرتھم آلو' کی ایک رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش حکومت نے تمام روشن بل بورڈز کو شام ۷ ؍بجے تک بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام آرائشی لائٹنگ کو مکمل طور پر بند رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

پورے بنگلہ دیش میں بجلی کا بحران پیدا ہو چکا ہے۔ بجلی کی کٹوتی خوب ہو رہی ہے، اور ایسا لگ رہا ہے جیسے بجلی کٹوتی کا کوئی ضابطہ ہی نہیں ہے۔ صبح، دوپہر، رات... کب بجلی چلی جائے کچھ پتہ نہیں۔ اگر ایک گھنٹے بجلی آتی ہے تو اگلے ڈیڑھ گھنٹے تک نہیں آتی۔ مجموعی طور پر 24 گھنٹے میں کئی بار بجلی کی کٹوتی 16 گھنٹوں تک ہو جاتی ہے۔ بجلی بحران والے ان حالات پر بنگلہ دیش کے اخبار 'دی ڈیلی اسٹار' نے ایک تفصیلی رپورٹ جاری کی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بجلی کی کٹوتی کے درمیان حکومت نے نئے ضابطے نافذ کر دیے ہیں۔ ملک بھر میں دکانیں، بازار اور شاپنگ مال اب رات 8 بجے تک ہی کھلے رہیں گے۔ ایسا بجلی کی قلت کے پیش نظر کیا جا رہا ہے۔ یعنی اب بنگلہ دیش میں دکانیں صبح 11 بجے سے لے کر رات 8 بجے تک ہی کھلی رہیں گی۔ اسی طرح روزنامہ 'پرتھم آلو' کی ایک رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش حکومت نے تمام روشن بل بورڈز کو شام 7.00 بجے تک بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام آرائشی لائٹنگ کو مکمل طور پر بند رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نئے اقدامات بدھ سے نافذ ہو گئے ہیں۔ بنگلہ دیش کی بجلی، توانائی اور معدنی وسائل کی وزارت نے بدھ کی شام جاری کیے گئے ایک حکم میں ان فیصلوں کا اعلان کیا۔ حکومت نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ ملک بھر میں جاری اور آنے والے تجارتی میلوں اور ثقافتی پروگراموں کو رات 8.00 بجے تک ختم ہو جانا چاہیے۔ تاہم کھانے پینے کی دکانوں، اسپتالوں، فارمیسیز اور دیگر ضروری خدمات کو اس ہدایت سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ 11 جون کو دکانوں کو رات 9 بجے تک کھلا رکھنے کا فیصلہ نافذ کیا گیا تھا۔

تاہم، ملک کے مختلف حصوں میں موجودہ بجلی کے بحران سے نمٹنے کے لیے 12 اگست کو یہ فیصلہ کیا گیا کہ 13 اگست سے ملک بھر کے تمام شاپنگ مال اور دکانیں رات 8 بجے تک بند کرنی ہوں گی۔ حالات کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 11 اگست کو بنگلہ دیش میں بجلی کی کٹوتی 3,007 میگاواٹ تک پہنچ گئی، جو حالیہ دنوں میں سب سے زیادہ ہے۔ بنگلہ دیش میں بجلی بحران والی حالت کے لیے کئی اسباب بتائے جا رہے ہیں۔ ایران-امریکہ جنگ بھی اس میں ایک بڑی وجہ ہے۔ اس جنگ کے بعد آبنائے ہرمز تقریباً بند پڑا ہے۔ ہرمز وہ راستہ ہے جہاں سے ہو کر عرب ممالک سے قدرتی گیس بنگلہ دیش آتی ہے۔ اسی گیس سے بنگلہ دیش بجلی بناتا ہے۔ گیس کی سپلائی نہ مل پانے کی وجہ سے بنگلہ دیش میں بجلی کی شدید قلت ہو گئی تھی۔ اس بحران کے دوران مارچ میں ہندوستانی حکومت نے بنگلہ دیش کو تقریباً 5000 میٹرک ٹن ڈیزل بھیجا تھا۔ اس کے بعد بنگلہ دیش کی صورت حال میں کچھ بہتری آئی تھی۔ پڑوسی ملک میں بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 33092 میگاواٹ ہے، لیکن ایندھن کی کمی کے باعث وہ اس کی صرف نصف مقدار ہی پیدا کر پاتا ہے۔ بنگلہ دیش میں استعمال ہونے والے ایندھن کا 65 فیصد سے زیادہ حصہ درآمد کیا جاتا ہے۔ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت کا 9 فیصد حصہ بھی درآمد پر منحصر ہے۔ ایل این جی کی سپلائی تقریباً 3 ہفتوں سے متاثر ہے۔ اس سے گیس کا بحران مزید بڑھ گیا ہے۔ درآمد شدہ بجلی کی سپلائی بھی کم ہو گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بجلی کی کٹوتی بڑھ گئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش کے بجلی اور توانائی کے شعبے درآمدات پر انحصار کے باعث بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ بنگلہ دیش میں بجلی کی موجودہ زیادہ سے زیادہ طلب 500,18 میگاواٹ سے کچھ زیادہ ہے۔ لیکن پیداوار کی صلاحیت 33092 میگاواٹ ہے۔ ایسے میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ سپلائی میں کمی کیوں ہو رہی ہے؟ پاور سیکٹر سے وابستہ لوگوں نے اس کے پیچھے کچھ اہم وجوہات بتائی ہیں۔ ملک میں بجلی کی پیداوار کا ایک بڑا حصہ گیس پر مبنی ہے۔ لیکن حال ہی میں مہیش کھالی میں واقع ایل این جی ٹرمینل میں مشینی خرابی کے باعث قومی گرڈ کو گیس کی سپلائی میں بھاری کمی آئی ہے۔ چونکہ طلب کے مقابلے میں گیس کی دستیابی بہت کم ہے، اس لیے گیس پر مبنی بجلی گھر پوری صلاحیت سے بجلی پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے سب سے بڑے کوئلے سے چلنے والے بجلی گھروں میں سے ایک میں کوئلے کی سپلائی بھی متاثر ہے۔ باراپوکوریا جیسے بڑے کوئلے پر مبنی بجلی گھروں میں بھی تکنیکی خرابی پیدا ہو گئی ہے، جس کے باعث پیداوار ٹھپ ہے۔

ڈونالڈ ٹرمپ انتظامیہ غیر قانونی چینی ترسیل کے خلاف کریک ڈاؤن کرے: امریکی سینیٹر

واشنگٹن: ایک ریپبلکن سینیٹر نے امریکی محکمہ ہوم لینڈ سیکیورٹی پر زور دیا ہے کہ وہ غیر قانونی ٹرانس شپمنٹ اسکیموں کے خلاف کریک ڈاؤن کرے جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ چینی مینوفیکچررز کو سامان کی اصلیت چھپانے اور امریکی محصولات سے بچنے کی اجازت دی جائے۔ اوہائیو کے سینیٹر برنی مورینو نے یہ اپیل ہوم لینڈ سیکیورٹی کے سیکرٹری مارکوین مولن کو لکھے گئے خط میں کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس عمل سے ریاستہائے متحدہ کو ٹیرف کی آمدنی میں اربوں ڈالر کا نقصان ہوتا ہے اور گھریلو مینوفیکچرنگ ملازمتوں، خاص طور پر آٹوموبائل انڈسٹری میں خطرہ ہے۔ مورینو نے لکھا، 'غیر ملکی مینوفیکچررز کی جانب سے غیر قانونی ترسیل ایک جان بوجھ کر بنائی گئی اسکیم ہے، جو کہ عوامی جمہوریہ چین میں بہت زیادہ ہے، جہاں ان کا سامان بنایا جاتا ہے، اسے کسی تیسرے ملک کے ذریعے لانڈر کرنا، ایک نئے لیبل پر تھپڑ مارنا، اور امریکی مارکیٹ میں ڈمپ کرنا، اصل ملک پر عائد ٹیرف اور دیگر ڈیوٹیز کو چھوڑ کر۔ ان میں سے ہر ایک کھیپ امریکی قانون کو توڑنے والی اور امریکی کاروباروں سے مسابقتی فائدہ چرانے والی کمپنی کی نمائندگی کرتی ہے۔ مورینو نے تجارتی اعداد و شمار کا حوالہ دیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چین نے امریکہ کو برآمد کی جانے والی اشیا اور امریکی کسٹمز اور بارڈر پروٹیکشن کی طرف سے گزشتہ سال ملک میں پہنچنے والی اشیا کے درمیان ریکارڈ 112 بلین ڈالر کا فرق ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تضاد کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ چین نے پچھلے سال امریکہ کو بھیجی گئی ہر چیز کا ایک چوتھائی حصہ ٹیرف کے نفاذ سے بچ گیا۔ مورینو نے لکھا، امریکی معیشت کے خلاف تجارتی دھوکہ دہی کے اس مسلسل عمل سے ٹیکس دہندگان کو اربوں کی آمدنی ضائع ہو رہی ہے اور قانون کی پاسداری کرنے والے امریکی کاروباروں اور ان کی فراہم کردہ ملازمتوں کو خطرہ ہے۔' سینیٹر نے کہا کہ اس مسئلے کے اوہائیو کے لیے سنگین مضمرات ہیں۔ خط کے مطابق، آٹوموبائل انڈسٹری ریاست میں 329,400 سے زیادہ ملازمتوں کی حمایت کرتی ہے اور اس کی مجموعی ریاستی پیداوار میں 41.43 بلین ڈالر کا حصہ ڈالتی ہے۔ مورینو نے چینی آٹو پارٹس بنانے والی کمپنی چنگ ڈاؤسن سونگ کی امریکی ذیلی کمپنی ہارکو مینوفیکچرنگ گروپ کے پلانٹ مورین، اوہائیو میں جنوری 2024 کی وفاقی تلاش کی طرف اشارہ کیا۔

نیپال کے سابق وزیراعظم شیر بہادر دیوبا کی وطن واپسی

جین زی احتجاج میں زخمی ہونے کے بعد تقریباً ۶ ؍ماہ بیرون ملک رہے زیر علاج

دیوبا 25 فروری کو اپنی اہلیہ اور سابق وزیر ارزو رانا دیوبا کے ہمراہ علاج کے لیے سنگاپور گئے تھے۔ جمعرات کو وہ اکیلے نیپال واپس لوٹے۔ کھٹمنڈو کے تریبھون بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ان کا میوزیکل بینڈ اور ثقافتی پروگراموں کے ساتھ شاندار استقبال کیا گیا۔ نیپال کے سابق وزیراعظم اور نیپالی کانگریس کے صدر شیر بہادر دیوبا جمعرات کو تقریباً چھ ماہ بیرون ملک طبی علاج کے بعد کھٹمنڈو واپس پہنچ گئے۔ 80 سالہ دیوبا کو گزشتہ سال ستمبر میں جن زی احتجاج کے دوران ان کی رہائش گاہ پر حملہ کرنے والی بھیڑ نے تشدد کا نشانہ بنایا تھا، جس میں وہ اور ان کی اہلیہ ارزو رانا دیوبا زخمی ہوئے تھے۔ دیوبا 25 فروری کو اپنی اہلیہ اور سابق وزیر ارزو رانا دیوبا کے ہمراہ علاج کے لیے سنگاپور گئے تھے۔ جمعرات کو وہ اکیلے نیپال واپس لوٹے۔ کھٹمنڈو کے تریبھون بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ان کا میوزیکل بینڈ اور ثقافتی پروگراموں کے ساتھ شاندار استقبال کیا گیا۔ نیپالی کانگریس کے رہنما اور سابق وزیر داخلہ بملندر ندھی نے بتایا کہ ملک بھر سے پارٹی کارکن دیوبا کے استقبال کے لیے ہوائی اڈے پر جمع ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دیوبا اور ان کی اہلیہ گزشتہ احتجاج میں شدید زخمی ہوئے تھے اور اسی کے بعد علاج کے لیے بیرون ملک گئے تھے۔ دیوبا کی وطن واپسی کے اگلے ہی روز نیپالی کانگریس کے غیر اسٹیبلشمنٹ دھڑے کا قومی اجتماع بھی منعقد ہونے والا ہے، جس سے سابق وزیراعظم خطاب کریں گے۔ دیوبا کی واپسی ایسے وقت ہوئی ہے جب نیپالی کانگریس میں قیادت اور تنظیم نو کے معاملے پر اندرونی اختلافات جاری ہیں۔ پارٹی کی قیادت سے متعلق معاملہ سپریم کورٹ میں بھی زیر سماعت ہے۔ 17 اپریل کو عدالت نے گگن تھاپا دھڑے کو نیپالی کانگریس کا باضابطہ دھڑا تسلیم کیا تھا، تاہم اگست کے پہلے ہفتے میں سپریم کورٹ نے نظر ثانی کی درخواست منظور کرتے ہوئے معاملہ دوبارہ تین رکنی بنچ کے سامنے سماعت کے لیے بھیج دیا۔ نئی سماعت کا فیصلہ پارٹی کی باضابطہ حیثیت کا تعین کرے گا۔ کھٹمنڈو پہنچنے کے بعد جاری بیان میں شیر بہادر دیوبا نے قومی اور سیاسی اتحاد پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی واپسی اقتدار حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ قومی اتحاد کو مضبوط بنانے کے لیے ہوئی ہے۔ انہوں نے ماضی کی تقسیم اور دشمنی سے پیدا ہونے والے زخموں کو مندمل کرنے اور انتقام کے بجائے مفاہمت کا راستہ اختیار کرنے کی اپیل کی۔ دیوبا نے کہا کہ نیپالی کانگریس نے نوجوان نسل کی جانب سے مطلوبہ تبدیلی کو قبول کیا ہے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ تبدیلی کا مطلب یہ نہیں کہ گزشتہ نسلوں کی جدوجہد، قربانیوں اور خدمات کو غلط قرار دیا جائے۔ انہوں نے نوجوان نسل کو قیادت میں زیادہ مواقع دینے کی حمایت کی، ساتھ ہی کہا کہ تجربہ کار نسل کو محض عمر کی بنیاد پر مسئلے کے طور پر پیش کرنا درست نہیں۔

تائیوان نے چین اور انڈونیشیا کی مشترکہ بحری مشق کو "فوجی اشتعال انگیزی" قرار دے دیا

تائی پے: تائیوان نے جزیرے کے مشرقی سمندری علاقے میں چین اور انڈونیشیا کی مشترکہ بحری مشق کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے خطے میں فوجی دباؤ بڑھانے اور سیاسی اشتعال انگیزی کی کوشش قرار دیا ہے۔ تائیوان کے حکام کا کہنا ہے کہ چین اس طرح کی سرگرمیوں کے ذریعے تائیوان کے مشرقی سمندری علاقوں پر اپنے دائرۂ اختیار کا تاثر قائم کرنے اور موجودہ علاقائی صورتحال کو تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تائی پے نے اسے خطرناک طرزِ عمل قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے آبنائے تائیوان اور آس پاس کے خطے میں امن و استحکام متاثر ہو سکتا ہے۔ انڈونیشیا کی بحریہ نے تاہم وضاحت کی ہے کہ اس کا جنگی جہاز KRI I Gusti Ngurah Rai-332 روس سے واپسی کے دوران چین کے ساتھ معمول کی "پاسنگ ایکسرسائز" میں حصہ لے رہا تھا۔ انڈونیشی حکام کے مطابق یہ کسی جنگی کارروائی کی تیاری نہیں بلکہ بحری افواج کے درمیان معمول کی مشق تھی۔ یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب تائیوان اپنی سالانہ ہان کوانگ فوجی مشقیں کر رہا ہے اور حالیہ عرصے میں جزیرے کے اطراف چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ تائیوان کا کہنا ہے کہ وہ صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور اپنی سلامتی اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات جاری رکھے گا۔

حماس اور پاکستان میں سرگرم دہشت گرد تنظیموں کے بڑھتے روابط جنوبی ایشیا کے لیے نیا خطرہ

نئی دہلی: ایک نئی تحقیقی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ 7 اکتوبر 2023 کے اسرائیل حملے کے بعد حماس نے جنوبی ایشیا، خصوصاً پاکستان میں اپنی سرگرمیوں اور روابط کو تیزی سے وسعت دی ہے، جہاں اس کے رہنماؤں کے پاکستان میں سرگرم دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ رابطے بڑھنے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق حماس کے متعدد رہنماؤں نے پاکستان کا دورہ کیا، فلسطین کی حمایت میں عوامی اجتماعات اور کانفرنسوں سے خطاب کیا اور مقامی تنظیموں کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ روابط محض نظریاتی ہم آہنگی تک محدود نہیں رہے بلکہ ان میں عملی، معلوماتی اور تنظیمی تعاون کے امکانات بھی شامل ہیں۔ رپورٹ میں خاص طور پر لشکر طیبہ اور جیش محمد جیسی پاکستان میں سرگرم تنظیموں کے تناظر میں خبردار کیا گیا ہے کہ مغربی ایشیا اور جنوبی ایشیا کے شدت پسند نیٹ ورکس کے درمیان بڑھتی قربت عالمی انسداد دہشت گردی کی کوششوں کے لیے نئی پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہے۔ امریکی کانگریشنل ریسرچ سروس بھی پاکستان کو متعدد مسلح اور دہشت گرد تنظیموں کی سرگرمیوں کا مرکز یا ہدف قرار دے چکی ہے۔ تحقیق کے مطابق ماضی میں مختلف خطوں میں سرگرم تنظیموں کے درمیان روابط نسبتاً محدود اور غیر منظم تھے، لیکن اب ان کے درمیان نظریاتی، آپریشنل اور اطلاعاتی سطح پر زیادہ منظم تعاون ابھرنے کے اشارے مل رہے ہیں۔ رپورٹ نے خبردار کیا ہے کہ یہ رجحان جنوبی ایشیا اور مغربی ایشیا کی سلامتی کے لیے ایک اہم چیلنج بن سکتا ہے۔

سندھ میں بچوں میں ایچ آئی وی پھیلنے کا معاملہ

آزادانہ تحقیقات کی درخواست پر ہائی کورٹ نے فیصلہ محفوظ کر لیا

کراچی: سندھ ہائی کورٹ نے کراچی کے سرکاری کلثوم بائی ولیکا اسپتال سے منسلک بچوں میں ایچ آئی وی پھیلنے کے معاملے کی آزادانہ تحقیقات کے لیے دائر درخواست پر سماعت مکمل کرتے ہوئے فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔ درخواست گزار نے عدالت کو بتایا کہ اب تک تقریباً 120 بچے ایچ آئی وی مثبت پائے گئے ہیں جبکہ درخواست زیرِ سماعت رہنے کے دوران نو مریضوں اور بچوں کی موت ہو چکی ہے۔ متاثرہ خاندانوں نے الزام لگایا کہ اسپتال میں ایک ہی بستر پر کئی بچوں کا علاج کیا جاتا تھا اور سرنجیں متعدد مرتبہ استعمال کی جاتی تھیں۔ درخواست میں واقعے کی آزادانہ تحقیقات، ذمہ دار افراد کے خلاف مقدمات کے اندراج، متاثرہ بچوں کے لیے تاحیات علاج اور مناسب معاوضے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سماعت کے دوران متاثرہ بچوں کے اہل خانہ نے عدالت میں احتجاج کرتے ہوئے انصاف اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ بھی کیا۔ عدالت کو بتایا گیا کہ اسپتال کے 37 افسران اور اہلکاروں کو معطل کر کے شوکاز نوٹس جاری کیے جا چکے ہیں، جبکہ متاثرہ بچوں کے علاج اور بحالی کے لیے فنڈز مختص کرنے اور خصوصی طبی سہولیات فراہم کرنے کے اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔

گدر میں پاکستانی فضائیہ کی بمباری صریح جنگی جرم ہے: بی این ایم

کوئٹہ: بلوچ نیشنل موومنٹ کے ترجمان نے بلوچستان کے ضلع سوراب کے علاقے گدر میں پاکستانی فضائیہ کی بمباری کو صریح جنگی جرم قرار دیا ہے۔ آبادی والے علاقوں پر جیٹ طیاروں کے اس حملے میں 10 سال سے کم عمر کے معصوم بچوں سمیت 20 سے زائد عام شہری ہلاک ہو چکے ہیں، جس نے بلوچستان میں انسانی حقوق اور عام شہریوں کی حفاظت سے متعلق سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ترجمان کا کہنا ہے کہ شہری آبادی پر بمباری اور معصوم بچوں کی جانیں لینا بین الاقوامی انسانی قوانین اور جنیوا کنونشنز کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ بلوچستان میں شہریوں کے خلاف عسکری قوت کا یہ بے دریغ استعمال، گھروں کی مسماری اور جبری نقل مکانی جیسے اقدامات میں نہ صرف پاکستانی فوج ملوث ہے، بلکہ اس کی سہولت کاری کرنے والے مقامی کاسہ لیس سیاستدان اور تمام سیاسی جماعتیں بھی برابر کی شریکِ جرم ہیں۔ بی این ایم نے یورپی یونین اور عالمی تنظیموں پر زور دیا ہے کہ وہ اس انسانی بحران پر خاموش رہنے کے بجائے فوری اور مؤثر اقدامات اٹھائیں۔ خاص طور پر یورپی یونین پاکستان کا جی ایس پی پلس اسٹیٹس اور دیگر تمام تجارتی مراعات فی الفور معطل کرے، کیونکہ یہ بین الاقوامی سہولیات بنیادی انسانی حقوق کے احترام سے مشروط ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ آئی ایس پی آر کے یک طرفہ پروپیگنڈے اور جھوٹے بیانیے کو جگہ دینے کے بجائے بین الاقوامی میڈیا غیر جانبدارانہ حقائق پر مبنی رپورٹنگ کرے۔ بین الاقوامی مداخلت اور عالمی حقوق کی تنظیموں کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہی وقت کی اہم ضرورت ہیں؛ اگر عالمی برادری نے فوری ردعمل نہ دیا تو نہ صرف بلوچستان کا انسانی بحران شدید تر ہو گا بلکہ عالمی اداروں کی اپنی ساکھ بھی داؤ پر لگ جائے گی۔

امریکہ، چین یا ترکیہ؟ جانیے

کس ملک کے پاس ہے سب سے طاقتور ڈرون سسٹم

ڈرون اب جدید جنگ اور سکیورٹی حکمتِ عملی کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ امریکہ جدید ترین فوجی ڈرونز اور تکنیکی صلاحیت کے معاملے میں مضبوط پوزیشن رکھتا ہے، جبکہ چین بڑے پیمانے پر یو اے وی ٹیکنالوجی تیار کر رہا ہے۔ ترکیہ نے بائراکتار جیسے ڈرونز کے ذریعے عالمی سطح پر اپنی شناخت بنائی ہے۔ بھارت بھی مقامی ڈرون ٹیکنالوجی اور جدید یو اے وی سسٹمز کے ذریعے اپنی فوجی صلاحیت میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے۔ آج کی جنگ میں فوجی طاقت کا اندازہ صرف ٹینک، توپ اور فائٹر جیٹ سے نہیں لگایا جاتا۔ ڈرونز نے جنگ کے طریقۂ کار کو بڑی حد تک تبدیل کر دیا ہے۔ نگرانی اور خفیہ معلومات جمع کرنے سے لے کر دشمن کے ٹھکانوں پر درست حملے تک، ڈرونز کا استعمال مسلسل بڑھ رہا ہے۔ کچھ ڈرونز ہتھیاروں سے لیس ہو کر اہداف کو نشانہ بناتے ہیں، جبکہ کچھ کو دھماکا خیز مواد سے لیس کر کے براہِ راست ہدف تک پہنچایا جاتا ہے۔ امریکہ، چین، ترکیہ، اسرائیل اور ایران نے اس شعبے میں اپنی مضبوط صلاحیتیں تیار کی ہیں۔ بھارت بھی مقامی ڈرون سسٹمز پر تیزی سے کام کر رہا ہے اور طویل فاصلے تک نگرانی اور حملے کی صلاحیت بڑھانے کی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ آئیے جانتے ہیں کہ دنیا کے کن ممالک کے پاس طاقتور ڈرون سسٹمز موجود ہیں۔ ڈرون کے شعبے میں امریکہ طویل عرصے سے آگے رہا ہے۔ اس کے پاس Reaper MQ-9 اور RQ-4 Global Hawk جیسے کئی جدید ڈرونز ہیں، جنہیں نگرانی اور فوجی کارروائیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سیٹلائٹ کنکشن کی مدد سے انہیں کافی دور بیٹھے آپریٹرز بھی کنٹرول کر سکتے ہیں۔ ان ڈرونز کی خاص بات صرف حملہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ ان میں نصب کیمرے، تھرمل سینسرز اور ریڈار

دور سے ہی کسی علاقے اور وہاں موجود سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ترکیہ نے گزشتہ چند برسوں میں ڈرون ٹیکنالوجی کے شعبے میں اپنی الگ شناخت بنائی ہے۔ بائراکتار اس کی ایک نمایاں مثال ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ اسے نسبتاً کم لاگت میں تیار کیا گیا ہے، لیکن اسے نگرانی اور حملے دونوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ترکیہ کے ڈرونز صرف فضا سے تصاویر لینے تک محدود نہیں ہیں بلکہ انہیں زمین پر موجود فوجی یونٹس کے ساتھ مربوط کر کے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈرون سے کسی ہدف کی معلومات ملنے کے بعد اس کا ڈیٹا متعلقہ فوجی ٹیم تک پہنچایا جا سکتا ہے، جس سے مزید کارروائی میں مدد ملتی ہے۔

امریکہ میں پیدائش کیلئے سیاحت کرنے کے خلاف کریک ڈاؤن

مارکو روبیو نے پیدائشی سیاحت کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے چھ سو سے زائد ویزے منسوخ کر دیے۔ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ، اور دیگر ایجنسیوں نے مشترکہ طور پر برتھ ٹورازم پریونشن ٹاسک فورس تشکیل دی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے پیدائش کے لئے سیاحت کے خلاف سخت کارروائی کا اعلان کرتے ہوئے واضح کیا کہ امریکی شہریت برائے فروخت نہیں ہے۔ ایک ماہ کے اندر محکمہ خارجہ نے اس نیٹ ورک میں شامل افراد کے چھ سو سے زائد ویزے منسوخ کر دیے ہیں۔ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ، محکمہ ہوم لینڈ سیکیورٹی، اور دیگر ایجنسیوں نے مشترکہ طور پر 'برتھ ٹورازم پریونشن ٹاسک فورس' تشکیل دی ہے۔ یہ کارروائی ویزا فراڈ، جعلی دستاویزات اور پیدائشی سیاحتی نیٹ ورکس کو ختم کرنے کے لیے کی جا رہی ہے۔ روبیو کے اس بیان کے فوراً بعد سوشل میڈیا پر ٹرمپ کے گولڈ کارڈ پروگرام کے حوالے سے بحث چھڑ گئی۔ مارکو روبیو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ جعلی دستاویزات اور ویزا کوچنگ کے ذریعے غیر ملکی شہریوں کو اپنے بچوں کی شہریت حاصل کرنے میں مدد کرنے والے نیٹ ورکس منافع بخش ہیں۔ محکمہ خارجہ نے واضح کیا ہے کہ ٹاسک فورس ویزہ رکھنے والوں کی سرگرمیوں اور سفری تاریخ کی مکمل چھان بین کر رہی ہے۔ امریکی شہریت کی سالمیت کے تحفظ کے لیے اس نیٹ ورک کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے گا۔ دوسری طرف ٹرمپ انتظامیہ کے "گولڈ کارڈ" پروگرام کا حوالہ دیتے ہوئے، روبیو کے اس دعوے کا جواب دینے کے لیے کہ شہریت برائے فروخت نہیں ہے، کا جواب دینے کے لیے ایکس میں ایک "کمیونٹی نوٹ" شامل کیا گیا۔ اس نوٹ کے مطابق، غیر ملکی شہری جو 1 ملین سے 2 ملین امریکی ڈالر کے درمیان حصہ ڈالتے ہیں انہیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں رہائش اور شہریت کا راستہ دیا جاتا ہے۔ تاہم، یہ پروگرام براہ راست شہریت نہیں بیچتا، بلکہ مستقل رہائش اور شہریت کے لیے قانونی راستہ فراہم کرتا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کی تعریف کے مطابق نان امیگرنٹ ویزے پر صرف جنم دینے کے مقصد سے امریکہ جانا پیدائشی سیاحت سمجھا جاتا ہے۔ یہ کارروائی 6 اگست کو جاری کردہ ایک ایگزیکٹو آرڈر کے تحت کی جا رہی ہے۔ امریکی آئین میں 14 ویں ترمیم، جس کی 1868 میں توثیق کی گئی تھی، ریاستہائے متحدہ میں پیدا ہونے والے تمام افراد کو شہریت کے حقوق فراہم کرتی ہے۔

یورپ میں شدید گرمی کی پانچویں لہر، برطانیہ میں پارہ ریکارڈ سطح پر پہنچا

اسپین میں درجہ حرارت ۴۰ ؍ڈگری تک پہنچنے کا اندازہ۔ فرانس، اٹلی، جرمنی میں بھی شدت کی دھوپ پڑ رہی ہے۔ یورپ کی ندیوں، جھیلوں اور آبی ذخائر کی سطح آب میں نمایاں کمی آئی ہے۔ یورپ ان دنوں شدید گرمی کی پانچویں لہر کی زد میں ہے۔ درجہ حرارت ۳۵ ؍سے ۳۸ ؍ڈگری پہنچ گیا ہے جو معمول سے بہت زیادہ ہے۔ شدت کی دھوپ اور تمازت نے اہل یورپ کا حال بے حال کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق براعظم یورپ کے وسیع تر حصے موجودہ موسم گرما کے دوران جمعرات کے روز شدید گرمی کی پانچویں لہر کی زد میں ہیں اور اس دوران ۱۳ ؍کروڑ سے زائد باشندوں کو ۳۵ ؍ڈگری سینٹی گریڈ تک درجہ حرارت کا سامنا ہے۔ لندن، پیرس اور روم سے موصولہ اطلاعات کے مطابق جمعرات کے دن ۱۳۵ ؍ملین سے زائد یورپی باشندوں کو ایک بار پھر ایسی شدید گرمی کی لہر برداشت کرنا پڑ رہی ہے، جو رواں موسم گرما میں شدید گرمی کی پانچویں لہر ہے اور جس سے زیادہ تر فرانس، اٹلی، اسپین اور برطانیہ کے باشندے متاثر ہو رہے ہیں۔ خیال رہے کہ یورپ عالمی سطح پر آنے والی ماحولیاتی تبدیلیوں اور شدید ہوتے جا رہے موسمیاتی حالات سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والا اور سب سے تیز رفتاری سے گرم ہوتا جا رہا براعظم ہے۔ اس براعظم کے کئی حصے ایسے ہیں، جہاں انتہائی نوعیت کی گرمی سے بچنے یا اس کا مقابلہ کرنے کے لیے بنیادی ڈھانچے موجود ہی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بار بار آنے والی شدید گرمی کی لہروں اور دریاؤں میں پانی کی سطح غیر معمولی حد تک کم کر دینے والی خشک سالی کے نتیجے میں کئی یورپی ممالک میں حالیہ مہینوں میں لگنے والی جنگلاتی آگ کے واقعات بھی شدید تر اقتصادی اور ماحولیاتی نقصانات کی وجہ بنے ہیں۔ متعدد یورپی ممالک میں اب تک شدید گرمی کی وجہ سے ہزاروں ایسے افراد ہلاک بھی ہو چکے ہیں، جن کی موت کی دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ بڑی وجہ شدید گرمی بھی بنی۔ نیوز ایجنسی اے ایف پی نے اپنی رپورٹوں میں لکھا ہے کہ براعظم یورپ کے ہر پانچ میں سے تقریباً ۳ ؍باشندوں کو جمعرات کے دن ۳۰ ؍ڈگری سینٹی گریڈ سے زائد کے درجہ حرارت کا سامنا ہے۔ مزید یہ کہ ۱۳۵ ؍ملین سے زائد یورپی باشندوں کو ۳۵ ؍ڈگری سینٹی گریڈ تک کا درجہ حرات برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ فرانس کے دارالحکومت پیرس سمیت زیادہ تر علاقوں میں مجموعی طور پر ۵۰ ؍ملین فرانسیسی بھی ۳۵ ؍ڈگری سینٹی گریڈ تک گرمی کا مقابلہ کر رہے ہیں، جبکہ اسپین کے وسیع تر علاقے بھی بہت تیز دھوپ کی وجہ سے تپ رہے ہیں۔ اٹلی میں اتنی ہی شدید گرمی برداشت کرنے والے شہریوں کی تعداد تقریباً ۲۹ ؍ملین بنتی ہے جبکہ برطانیہ کے بہت گنجان آباد ملکی دارالحکومت لندن اور وسطی انگلینڈ میں قریب ۲۳ ؍ملین افراد کیلئے ٹمپریچر ۳۵ ؍ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر چکا ہے یا کر جائے گا۔ دی گارجین کی رپورٹ کے مطابق موسم کی پیشگوئی کرنے والے ادارے کا کہنا ہے کہ اسپین میں بھی شدت کی گرمی پڑے گی اور درجہ حرارت ۴۰ ؍ڈگری پہنچنے کا اندازہ ہے۔

ایران کا ٹرمپ پر میمز کے ذریعے طنز

کیٹرنگ ڈبے کے بعد جلد ہی انہیں کچرے کے ڈبے میں چھپایا جائے گا

نئی دہلی: میم کے کیپشن میں طنزیہ انداز میں کہا گیا کہ جلد ہی انہیں کچرے کے ڈبے میں چھپایا جائے گا۔ ایران کی جانب سے ایک اور پوسٹ میں ٹرمپ پر مزید طنز کیا گیا۔ اس میں دعویٰ کیا گیا کہ جو شخص مبینہ طور پر بنکر میں چھپنے کی باتوں کا سامنا کر رہا تھا، وہ بالآخر اپنے دفتر میں مارا گیا، جبکہ بڑے جنگی بحری جہازوں اور جدید B-2 بمبار طیاروں پر فخر کرنے والے امریکی صدر کو آخرکار ایک فوڈ ٹرک کے ذریعے فرار ہونا پڑا، ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران ایران کی سرکاری میڈیا اور سفارتی حلقوں نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو طیارہ تبدیل کرنے کے معاملے پر میمز کے ذریعے شدید طنز کا نشانہ بنایا ہے۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب اطلاعات میں بتایا گیا کہ ٹرمپ کو گزشتہ ماہ ترکیہ کے دورے سے واپسی کے دوران ممکنہ خطرے کے پیش نظر خفیہ طور پر اپنا طیارہ تبدیل کرنا پڑا تھا۔ ایران نے اس واقعے کو امریکی حکومت کے لیے شرمندگی قرار دیتے ہوئے اسے اپنی فوجی صلاحیتوں سے واشنگٹن کے خوف کی علامت کے طور پر پیش کیا۔ ایرانی سرکاری ٹی وی کے ایک پریزنٹر نے طیارہ تبدیل کرنے کے واقعے کو ٹرمپ کے لیے ایک نیا اسکینڈل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ امریکی صدر کے لیے باعث شرمندگی بن گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ سکیورٹی آپریشن انقرہ میں نیٹو سربراہی اجلاس کے بعد ٹرمپ کی امریکہ واپسی کے دوران کیا گیا تھا۔ رپورٹس کے مطابق امریکی حکام کو خدشہ تھا کہ ایرانی عناصر ٹرمپ کے صدارتی طیارے کو کندھے سے داغے جانے والے میزائل کے ذریعے نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اسی خطرے کے پیش نظر ٹرمپ کو کیمروں کے سامنے پرانے ایئرفورس ون میں سوار کرایا گیا، لیکن بعد میں انہیں انتہائی خفیہ طریقے سے ایک دوسرے طیارے میں منتقل کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق ٹرمپ کو ایک کیٹرنگ ٹرک کے ذریعے بڑے صدارتی طیارے سے نکال کر چھوٹے سرکاری جیٹ C-32A تک پہنچایا گیا۔ کیٹرنگ ٹرک عام طور پر طیاروں میں کھانے پینے کی اشیا اور دیگر ضروری سامان پہنچانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ٹرمپ کے چھوٹے طیارے سے روانہ ہونے کے بعد بڑا صدارتی طیارہ بھی انتظامیہ کے سینئر عہدیداروں، عملے اور صحافیوں کے ساتھ الگ سے روانہ ہوا۔ نیویارک ٹائمز کی ایک رپورٹ کے حوالے سے بتایا گیا کہ امریکی انٹیلی جنس حکام کو یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ایرانی آپریٹو کو انقرہ میں ٹرمپ کی موجودگی اور ان کے قیام کی جگہ کے بارے میں معلومات حاصل تھیں۔ یہاں تک کہ مبینہ طور پر انہیں اس ہوٹل کی منزل کے بارے میں بھی علم تھا جہاں امریکی صدر قیام پذیر تھے۔ اسی خدشے نے امریکی سکیورٹی حکام کو اضافی احتیاط برتنے پر مجبور کیا۔ دوسری جانب ایران نے طیارہ تبدیل کیے جانے کے معاملے پر باضابطہ طور پر کوئی واضح تبصرہ نہیں کیا، تاہم یہ واقعہ جلد ہی ایرانی سوشل میڈیا اور سرکاری پروپیگنڈا مہم کا حصہ بن گیا۔ جنوبی افریقہ میں ایرانی سفارت خانے نے ایک طنزیہ میم پوسٹ کیا، جس میں ٹرمپ کو کھانے سے بھرے ایک کیٹرنگ باکس کے اندر دکھایا گیا۔ میم کے کیپشن میں طنزیہ انداز میں کہا گیا کہ جلد ہی انہیں کچرے کے ڈبے میں چھپایا جائے گا۔ ایران کی جانب سے ایک اور پوسٹ میں ٹرمپ پر مزید طنز کیا گیا۔ اس میں دعویٰ کیا گیا کہ جو شخص مبینہ طور پر بنکر میں چھپنے کی باتوں کا سامنا کر رہا تھا، وہ بالآخر اپنے دفتر میں مارا گیا، جبکہ بڑے جنگی بحری جہازوں اور جدید B-2 بمبار طیاروں پر فخر کرنے والے امریکی صدر کو آخرکار ایک فوڈ ٹرک کے ذریعے فرار ہونا پڑا۔ رپورٹس کے مطابق 8 جولائی کو ٹرمپ اور ان کے کچھ ساتھیوں کو صدارتی طیارے سے ایک چھوٹے سرکاری جیٹ میں منتقل کیا گیا تھا اور اس کارروائی کے دوران انہیں خفیہ رکھنے کے لیے کیٹرنگ ٹرک استعمال کیا گیا۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں

اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ

کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے، جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

آزادی کی تاریخ میں مسلمانوں کا حصہ فراموش نہ کریں

میں یوم آزادی 2026 کے موقع پر اہل ملک کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ 15 اگست ہمیں صرف یہ یاد نہیں دلاتا کہ ہندوستان کو آزادی ملی تھی، بلکہ یہ دن ان بے شمار قربانیوں کی یاد بھی دلاتا ہے جن کے نتیجے میں غلامی کی زنجیریں ٹوٹیں۔ آزادی ایک دن میں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے ایک طویل جدوجہد، بے شمار قربانیاں، قید و بند کی صعوبتیں اور ہزاروں انسانوں کی جانیں شامل تھیں۔ اس جدوجہد میں ہندوستان کے ہر طبقے اور ہر مذہب کے لوگوں نے حصہ لیا۔ مسلمانوں نے بھی اس آزادی کے لیے بڑی قربانیاں دیں، بلکہ آزادی کی ابتدائی جدوجہد سے لے کر 1947ء تک ان کا کردار نہایت نمایاں رہا۔ اس لیے یوم آزادی کے موقع پر مسلمانوں کی قربانیوں کو یاد کرنا کسی ایک قوم کا حق مانگنا نہیں بلکہ ملک کی تاریخ کو مکمل طور پر بیان کرنا ہے

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

میں یوم آزادی 2026 کے موقع پر اہل ملک کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ 15 اگست ہمیں صرف یہ یاد نہیں دلاتا کہ ہندوستان کو آزادی ملی تھی، بلکہ یہ دن ان بے شمار قربانیوں کی یاد بھی دلاتا ہے جن کے نتیجے میں غلامی کی زنجیریں ٹوٹیں۔ آزادی ایک دن میں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے ایک طویل جدوجہد، بے شمار قربانیاں، قید و بند کی صعوبتیں اور ہزاروں انسانوں کی جانیں شامل تھیں۔ اس جدوجہد میں ہندوستان کے ہر طبقے اور ہر مذہب کے لوگوں نے حصہ لیا۔ مسلمانوں نے بھی اس آزادی کے لیے بڑی قربانیاں دیں، بلکہ آزادی کی ابتدائی جدوجہد سے لے کر 1947ء تک ان کا کردار نہایت نمایاں رہا۔ اس لیے یوم آزادی کے موقع پر مسلمانوں کی قربانیوں کو یاد کرنا کسی ایک قوم کا حق مانگنا نہیں بلکہ ملک کی تاریخ کو مکمل طور پر بیان کرنا ہے۔ آزادی کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ مسلمانوں کی جدوجہد سے وابستہ ہے۔ 1857ء کی بغاوت سے بہت پہلے بھی انگریز اقتدار کے خلاف مزاحمت شروع ہو چکی تھی۔ ٹیپو سلطان نے انگریزوں کے خلاف جنگ کرتے ہوئے جان دے دی۔ سراج الدولہ نے پلاسی کی جنگ میں شکست کے بعد بھی ہندوستانی تاریخ میں مزاحمت کی علامت کی حیثیت حاصل کی۔ سید احمد شہید کی تحریک نے بھی انگریز اقتدار اور اس کے حامی نظام کے خلاف مزاحمت کی ایک طویل روایت قائم کی۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں بہادر شاہ ظفر کو علامتی قیادت حاصل ہوئی۔ مولانا فضل حق خیرآبادی نے بھی انگریز اقتدار کے خلاف مزاحمت میں نمایاں کردار ادا کیا اور بعد میں جزائر انڈمان بھیجے گئے۔ بیگم حضرت محل نے اودھ میں انگریزوں کے خلاف مزاحمت کی۔ یہ سب نام اس تاریخ کا حصہ ہیں جسے کسی ایک مذہب یا طبقے کی تاریخ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

بعد کے دور میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر، حسرت موہانی، خان عبدالغفار خان اور بے شمار دوسرے مسلمان رہنماؤں نے آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا۔ کسی نے قلم کے ذریعے، کسی نے سیاست کے میدان میں، کسی نے صحافت کے ذریعے اور کسی نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے اس جدوجہد کو آگے بڑھایا۔ ان ناموں میں اشفاق اللہ خاں کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ وہ کاکوری سازش کیس میں گرفتار ہوئے اور 19 دسمبر 1927ء کو انھیں پھانسی دے دی گئی۔ ان کی قربانی اس بات کی علامت ہے کہ آزادی کی جدوجہد میں مسلمان نوجوان بھی اپنی جان قربان کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے۔ اشفاق اللہ خاں کی داستان کسی ایک قوم کی داستان نہیں۔ وہ ہندوستان کی آزادی کی تاریخ کا حصہ ہیں۔ ان کی قربانی کو یاد کرنا ہندوستانی تاریخ کے ایک روشن باب کو یاد کرنا ہے۔ آزادی کی جدوجہد میں علماء کے کردار کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ 1857ء کے بعد متعدد علماء کو گرفتار کیا گیا، پھانسیاں دی گئیں، کالا پانی بھیجا گیا اور طویل قید کی سزائیں دی گئیں۔ ان میں مولانا فضل حق خیرآبادی اور دوسرے بہت سے علماء شامل تھے۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن نے ریشمی رومال تحریک کے ذریعے انگریز حکومت کے خلاف جدوجہد کی۔ انہیں گرفتار کر کے مالٹا بھیج دیا گیا جہاں انہوں نے سخت حالات کا سامنا کیا۔ ان کے ساتھ مولانا حسین احمد مدنی اور دوسرے علماء بھی قید رہے۔ ان قربانیوں

کو یاد کرنا اس لیے ضروری ہے کہ نئی نسل کو معلوم ہو کہ آزادی صرف سیاسی رہنماؤں کی تقریروں سے حاصل نہیں ہوئی تھی؛ اس کے لیے لوگوں نے اپنے گھر، کاروبار، تعلیم، آرام اور بالآخر اپنی جانیں تک قربان کی تھیں۔ آزادی کی جدوجہد کے ایک اہم مرحلے میں تحریک خلافت اور ترک موالات نے بھی ہندوستان کی سیاست کو متاثر کیا۔ مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد اور دوسرے رہنماؤں نے اس دور میں برطانوی حکومت کے خلاف عوامی بیداری پیدا کی۔

مولانا محمد علی جوہر کی زندگی اس عزم کی مثال تھی کہ غلامی کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ وہ برطانوی اقتدار کے خلاف مسلسل جدوجہد کرتے رہے اور اسی جدوجہد کے دوران ان کی صحت بھی متاثر ہوئی۔ ان کا انتقال لندن میں ہوا اور ان کی وصیت کے مطابق انہیں بیت المقدس میں دفن کیا گیا۔ یہ بھی ہماری تاریخ کا حصہ ہے کہ آزادی کی جدوجہد میں مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے کانگریس اور دوسرے قومی پلیٹ فارموں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ ان کا مقصد ایک آزاد ہندوستان تھا جس میں تمام مذاہب اور طبقات کے لوگ برابر کے شہری ہوں۔ یہ بات خاص طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کی قربانیوں کو یاد کرنا کسی دوسرے طبقے کی قربانیوں کو کم کرنا نہیں ہے۔ ہندوستان کی آزادی ایک مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ تھی۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی اور دیگر طبقات کے لوگوں نے اپنے اپنے انداز میں اس جدوجہد میں حصہ لیا۔ اگر آج ہم صرف ایک طبقے کے مجاہدین کو یاد کریں اور دوسرے کو بھول جائیں تو ہم تاریخ کو مکمل طور پر بیان نہیں کر رہے۔ اسی طرح اگر مسلمان صرف اپنے ہیروز کو یاد کریں اور دوسرے ہندوستانیوں کی قربانیوں کو نظرانداز کریں تو یہ بھی درست رویہ نہیں ہوگا۔ ہمیں ایک ایسی تاریخ چاہیے جس میں سب کی قربانیاں محفوظ ہوں۔ آزادی کے 79ویں سال میں داخل ہوتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ حکومتیں آزادی کی تاریخ کو کسی سیاسی یا مذہبی چشمے سے نہ دیکھیں۔ قومی تقریبات میں تمام طبقات کے مجاہدین آزادی کو یکساں طور پر یاد کیا جانا چاہیے۔ سرکاری نصاب، عجائب گھروں، یادگاروں، ڈاکیومنٹری فلموں اور قومی تقریبات میں ایسے مجاہدین آزادی کو بھی مناسب جگہ ملنی چاہیے جن کا تعلق مسلم معاشرے سے تھا۔

البتہ صرف حکومت کو مورد الزام ٹھہرانا بھی کافی نہیں۔ مسلم معاشرے کی اپنی ذمہ داری بھی کم نہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری نئی نسل اپنے اسلاف کی قربانیوں سے واقف ہو تو ہمیں خود بھی اس تاریخ کو محفوظ کرنا ہوگا۔ مسلم تنظیموں، تعلیمی اداروں، مدارس، جامعات، دانشوروں اور اہل قلم کو چاہیے کہ مسلم مجاہدین آزادی کے بارے میں مستند مواد جمع کریں۔ صرف اردو میں مضامین لکھنے سے بات آگے نہیں بڑھے گی۔ اس مواد کو ہندی، انگریزی اور ملک کی دوسری علاقائی زبانوں میں بھی منتقل کرنا ہوگا تاکہ غیر مسلم ہندوستانی بھی اس تاریخ سے واقف ہو سکیں۔ اس سلسلے میں مختصر کتابیں، بچوں کے لیے کہانیاں، تصویری کتابیں، ڈاکیومنٹری فلمیں، پوڈکاسٹ اور تاریخی سیریل تیار کیے جا سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا اور یوٹیوب جیسے ذرائع کو بھی مثبت اور تعمیری انداز میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہاں ایک بات اور بہت اہم ہے۔ مسلم مجاہدین آزادی کے کردار کو اجاگر کرنے کے لیے ایسی روایات یا واقعات بیان کرنے سے گریز کرنا چاہیے جن کے تاریخی ماخذ مضبوط نہ ہوں۔ جذباتی تقریر وقتی جوش پیدا کر سکتی ہے، لیکن مستند تاریخ نسلوں تک اثر چھوڑتی ہے۔ ہمیں اپنے اسلاف پر فخر ضرور ہونا چاہیے، لیکن اس فخر کی بنیاد مستند تاریخی حقائق ہونے چاہئیں۔ اگر کسی واقعے کے بارے میں اختلاف ہو تو اسے تحقیق کے ساتھ پیش کیا جائے۔ اس طرح ہماری بات زیادہ مؤثر بھی ہوگی اور مخالفین کے لیے اسے رد کرنا بھی مشکل ہوگا۔ 15 اگست ہمیں ماضی کی قربانیوں کو یاد کرنے کے ساتھ مستقبل کی ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے جس آزادی کے لیے قربانیاں دیں، اس کی حفاظت آج ہماری ذمہ داری ہے۔ آزادی اس وقت محفوظ رہتی ہے جب قانون سب کے لیے برابر ہو، اقلیتیں خود کو محفوظ سمجھیں، اکثریت اپنی طاقت کا استعمال انصاف کے ساتھ کرے، اختلاف رائے کو دشمنی نہ سمجھا جائے اور ہر شہری کو اپنے مذہب اور ثقافت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہو۔

آج اگر ہم کسی شہری کو اس کے مذہب کی وجہ سے خوف زدہ کرتے ہیں، کسی کے کھانے پر اعتراض کرتے ہیں، کسی کے لباس پر طنزیہ جملے کستے ہیں یا کسی کے مذہبی شعائر کو نشانہ بناتے ہیں تو ہمیں خود سے سوال کرنا چاہیے کہ کیا ہم آزادی کے اصل مفہوم کو سمجھ پائے ہیں؟ یوم آزادی کے موقع پر ترنگا لہرانا، قومی ترانہ پڑھنا، تقریریں کرنا اور مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کرنا یقیناً ضروری ہے، لیکن اس دن کا اصل پیغام اس سے کہیں بڑا ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ آزادی بڑی قربانیوں کے بعد حاصل ہوئی ہے۔ اس کی حفاظت بھی بڑی ذمہ داری کے ساتھ کرنا ہوگی۔ ہمیں ایسی آزادی چاہیے جس میں ہندوستان کا ہر شہری اپنے مذہب، زبان، ثقافت اور شناخت کے ساتھ عزت اور اطمینان سے زندگی گزار سکے۔ ہندوستان کی آزادی کسی ایک قوم، مذہب یا طبقے کی میراث نہیں۔ یہ سب کی مشترکہ جدوجہد کا ثمر ہے۔ اس لیے اس کی تاریخ بھی مشترکہ ہونی چاہیے۔

ہندوستان کی تحریکِ آزادی میں مسلمانوں کی قربانیاں اور کردار بے مثال اور ناقابلِ فراموش ہیں، جس کی شروعات انگریزی اقتدار کے خلاف پہلی منظم آواز اٹھانے سے لے کر ملک کی آزادی تک پھیلی ہوئی ہے۔ مسلمانوں نے جان، مال اور قلم ہر محاذ پر وطن کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔ انگریزوں کے خلاف سب سے پہلی مسلح مزاحمت شیرِ میسور ٹیپو سلطان اور نواب سراج الدولہ نے کی، جنہوں نے غلامی کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے کا نعرہ عمل میں بدل کر دکھایا۔ اس پہلی منظم جنگِ آزادی کی قیادت آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر نے کی، جہاں علمائے کرام اور مسلم مجاہدین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن اور ان کے ساتھیوں نے انگریزوں کے خلاف ملک سے باہر (افغانستان اور ترکی) مل کر ایک بڑی خفیہ مسلح تحریک چلائی۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

آزادی کا اسلامی تصور

آج پھر ایک مرتبہ 15 / اگست کو پورا ملک آزادی کی خوشیاں منانے جا رہا ہے۔ لیکن آج ملک جس دوراہے پر کھڑا ہوا ہے اسے دیکھتے ہوئے یہ محسوس ہوتا ہے کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد ملک آزاد نہیں ہوا بلکہ آر ایس ایس کے نظریہ کی بھیانک غلامی میں چلا گیا ہے۔ حقیقی آزادی کی لڑائی تو اب لڑنا ہے اور اس ملک کو آر ایس ایس مکت ملک بنانا ہے اور اس کے لئے سب کو مل کر طویل جدوجہد اور منصوبہ بند طریقے سے کوشش کرنا پڑے گی لیکن یہ اتنا آسان نہیں ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ملک کے کونے کونے میں نوجوان اس جدوجہد کے لیے اپنے آپ کو تیار کر رہے ہیں۔ اس کے بلمقابل اسلام ہمیں آزادی کا کیا تصور دیتا ہے اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کی شرکت کے بغیر آزادی کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کی تحریک آزادی کو ہی لے لیجئے ہندوستان کی تحریک آزادی میں مسلمانوں کا کردار انتہائی شاندار، گراں قدر اور فیصلہ کن رہا ہے۔ چونکہ انگریزوں نے برصغیر کا اقتدار مسلم حکمرانوں سے چھینا تھا، اس لیے غلامی کا احساس اور اس کے خلاف مزاحمت کی ابتدا بھی سب سے پہلے مسلمانوں نے کی۔ شاہ ولی اللہ دہلوی کی فکر سے لے کر 1857ء کی جنگِ آزادی، ریشمی رومال تحریک، تحریکِ خلافت اور عدم تعاون کی تحریک تک، مسلمانوں نے ہر محاذ پر بے مثال قربانیاں دیں۔ آزادی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے جو انسان کو جینے کا حق، خود مختاری اور عزتِ نفس عطا کرتی ہے۔ یہ محض قید سے چھوٹنے کا نام نہیں، بلکہ اپنے فیصلوں، خیالات اور عمل میں خود مختار ہونے کا نام ہے۔ اسلام میں انسان کی آزادی اور غلامی سے نجات کو بہت زیادہ فضیلت دی گئی ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مشہور حدیثِ مبارکہ ہے: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ (جو شخص کسی مؤمن غلام کو آزاد کرے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے بدلے اس کے اپنے ہر عضو کو آگ (جہنم) سے آزاد کر دے گا۔ (بخاری) قرآنِ کریم میں آزادی، ظلم سے نجات، اور ضمیر کی خود مختاری کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدائشی طور پر آزاد اور مکرم بنایا ہے۔ قرآن زبردستی مسلط کرنے کے بجائے انسان کو حق و باطل کا شعور دے کر فیصلہ کرنے کی آزادی دیتا ہے۔ مذہبی اور عقیدے کی آزادی: لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ بے شک ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے: فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ۔ پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظلم اور غلامی سے نجات کی آزادی: وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون کے لوگوں سے نجات دی جو تمہیں برا عذاب دیتے تھے۔ فکر اور انتخاب کی آزادی: إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا بے شک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، اب خواہ وہ شکر گزار بنے یا ناشکرا۔ اسلام میں حقیقی آزادی کا تصور یہ ہے کہ وہ بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر ایک اللہ کی غلامی میں دینا چاہتا ہے اور وہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا غلام نہیں رہے گا اور اس کی آزادی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع رہے گی۔ اسلام میں آزادی کا تصور عقیدہ، فکر اور عمل کی وہ فطری خود مختاری ہے جو انسان کو بندوں کی غلامی سے نکال کر صرف اللہ رب العزت کی بندگی میں دیتی ہے۔ مغرب کے برعکس، جہاں آزادی کا مطلب تمام اخلاقی اور قانونی پابندیوں سے بالاتر ہونا (مادر پدر آزاد ہونا) ہے، اسلام میں آزادی حدودِ الٰہی کے دائرے کے اندر رہ کر اپنی زندگی گزارنے کا نام ہے۔ اسلام انسان کو پیدائشی طور پر آزاد تسلیم کرتا ہے اور اس کی عزت و کرامت کو یقینی بناتا ہے۔ اسلام انسان کو مخلوق کی غلامی، نفسانی خواہشات اور وہم و خرافات کے اندھیروں سے نجات دلا کر صرف ایک خدا کے سامنے جھکنا سکھاتا ہے، جو کہ اصل آزادی ہے۔ قرآنِ کریم کا واضح اعلان ہے کہ "دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ہر انسان اپنا عقیدہ چننے میں مکمل آزاد ہے۔ اسلام انسان کو کائنات پر غور و فکر کرنے اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جس سے ذہنی اور فکری غلامی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۱۵/اگست ۔ ۲۰۲۶

غدار کون ہے!

غداری کا الزام جب لگایا جاتا ہے تو اس کے پسِ پردہ حقائق اور سرکاری نظم و نسق کی کارکردگی پر توجہ مرکوز ہو جاتی ہے۔ ہندوستان کی آزادی سے قبل انگریزوں کے خلاف آواز اُٹھانے اور اپنے حقوق کے لئے لڑنے والوں پر غداری کا الزام عائد کیا جاتا تھا۔ آزادی کے 70 سال بعد بھی یہی قانون ہندوستانی شہریوں کا تعاقب کر رہا ہے۔ دہلی پولیس نے جواہر لعل نہرو یونیورسٹی طلباء یونین کے سابق صدر کنہیا کمار اور دیگر کے خلاف 2016 میں درج کئے گئے غداری کے مقدمہ میں چارج شیٹ داخل کی ہے۔ اس چارج شیٹ میں کنہیا کمار کے علاوہ دیگر کئی افراد پر غداری کا الزام عائد کیا گیا۔ یہ واقعہ 3 سال پرانا ہے۔ یونیورسٹی کے طلباء کا ایک گروپ پارلیمنٹ پر حملہ کیس میں مجرم قرار دیئے گئے سزا یافتہ افضل گرو کو پھانسی دینے کے خلاف احتجاج کر رہا تھا۔ 2001 میں پارلیمنٹ پر حملہ کیس میں جب ہندوستان کی اعلیٰ عدالت نے افضل گرو کو خاطی قرار دے کر پھانسی کی سزا دی اور اس پر عمل کیا گیا تو چند طلباء نے اس فیصلہ کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اس گروپ میں پولیس نے جن دیگر طلباء کے نام شامل کئے ہیں ان میں جے این یو کے ہی سابق لیڈر عمر خالد اور انیربن بھٹ چاریہ، شہلا رشید کا نام بھی شامل ہے۔ 9 فبروری 2016 کی شب جے این یو میں کیا ہوا یہ سب جانتے ہیں مگر دہشت گردی کا لیبل لگائے گئے اور پارلیمنٹ پر حملے کیلئے خاطی قرار دیئے گئے افضل گرو کی پھانسی کے خلاف احتجاج کرنے والوں نے اس ملک کے حکمرانوں کو چراغ پا کر دیا جو دہشت گردی اور کشمیر کے مسئلہ کو لیکر ہی اپنی سیاسی دکان چلا رہے ہیں۔ جب کوئی شہری ناحق ظلم و زیادتیوں کے خلاف آواز اُٹھاتا ہے تو وہ اپنی سرزمین کے خلاف غداری نہیں کرتا بلکہ اس نظم و نسق کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے جس کی پالیسیوں سے عوام کی آزادی اور اس کا سکھ چین چھین لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن حکمراں طبقہ کو اپنے خلاف آواز سُننا اور اُنگلیاں اُٹھتی دیکھنا پسند نہیں ہوتا تو وہ ان احتجاجیوں کو غدار قرار دے کر اپنا انتقام سرزمین مملکت کے خلاف غداری کے الزام کی شکل میں لیتا ہے، اور یہ ماقبل آزادی سے بھی ہوتا آ رہا ہے۔ انگریزوں نے یہ پالیسی اختیار کر لی تھی۔ اب اس پالیسی پر موجودہ حکمراں طاقتیں عمل پیراں ہیں۔ ہندوستان کا موجودہ نظم و نسق اپنے ہی شہریوں کو غدار قرار دیتا ہے تو یوں سمجھ لیجئے کہ اس ملک پر کوئی ایسی طاقت حکومت کر رہی ہے جو انگریزوں کے تلوے چاٹ کر قوی ہوتی ہے۔ غداری کا قانون اُنہی انگریزوں نے 1870 میں تھامس میکولے کے تحت برطانوی راج میں نافذ کیا تھا۔ اس قانون کی رو سے کسی بھی اس شخص کو غدار قرار دیا جائے گا جو اپنی زبان اور اپنے قلم سے یا اپنی مہم کے ذریعہ آواز اٹھاتا ہے، حکومت کے خلاف عوام کو اُکسانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس قانون کا ماضی میں کم استعمال ہوتا تھا لیکن حالیہ برسوں میں جو حکومت آئی ہے غداری قانون کو تیزی سے بلکہ پورے استقدامی اثر کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے یوگا گرو کو تنقید کا نشانہ بنانے والے ایک فیس بک پوسٹ کو لائیک کرنے والوں کے خلاف بھی مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کیا تھا۔ کرکٹ ٹیم کی جیت پر جشن منانے والوں کے خلاف، کارٹون بنانے والوں، یونیورسٹی کے امتحان میں اشتعال انگیز سوال پوچھنے والوں اور سینما ہال میں قومی ترانہ بجنے پر کھڑے نہ ہونے پر بھی غدار قرار دیا جانے لگا۔ انگریزوں کے اس قانون کو ہندوستان کی آزادی کے 70 سال بعد بھی تیزی سے استعمال کیا جا رہا ہے تو یہ بدبختی کی بات ہے جس کی شدید مذمت کی جانی چاہیئے۔ جے این یو کا طلباء گروپ موجودہ حکومت کی نظر میں اس لئے غدار قرار پایا ہے کیونکہ اس گروپ نے مرکز کی موجودہ حکمراں طاقت کی پالیسیوں اور کارکردگی پر سوال اُٹھا کر اس کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ وزیر اعظم نریندر مودی، ان کی حکومت اور حکمراں پارٹی بی جے پی اقتدار پر آنے کے بعد اپنے خلاف کوئی لفظ سُننا پسند نہیں کر رہی ہے۔ 3 سال پرانے واقعہ کو تازہ کرتے ہوئے اس حکومت نے طلباء گروپ کو غداری کے چارج شیٹ کے ساتھ عدالتی کٹہرے میں کھڑا کیا ہے تو اُمید کی جاتی ہے کہ اس ملک کا عدلیہ ہندوستانیوں کے ساتھ انصاف کرے گا اور اس ملک کا کون غدار ہے یہ آشکار ہونا چاہیئے۔

ایک نوجوان جس نے برسوں پڑھائی کی، والدین کی امیدوں کو سینے میں سجایا، امتحانات دیے، مقابلہ کیا اور پھر بھی روزگار کے دروازے پر مسلسل انتظار کرتا رہا، اس سے صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ وطن سے محبت کرو۔ وطن سے محبت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ریاست اس نوجوان کو تعلیم، ہنر، تحقیق اور باعزت روزگار کے حقیقی مواقع فراہم کرے۔ خالی نعروں سے مستقبل نہیں بنتا۔ مستقبل منصوبہ بندی، شفافیت، محنت، علم، تحقیق اور انصاف سے بنتا ہے۔ کسان بھی اس ملک کی آزادی کا اتنا ہی حقدار ہے جتنا شہر میں بیٹھا ہوا کوئی طاقتور شہری۔ جس کسان کے ہاتھ مٹی سے آلودہ ہیں، انہی ہاتھوں سے ملک کے لیے خوراک پیدا ہوتی ہے۔ مزدور کی محنت کے بغیر شہر کی بلند عمارتیں، سڑکیں، صنعتیں اور بازار ادھورے ہیں۔ لیکن اگر وہی کسان اپنی محنت کی قیمت کے لیے پریشان ہو، وہی مزدور اپنے بچوں کے مستقبل کے لیے فکرمند ہو، تو ہمیں جشن کے شور میں ان کی خاموش فریاد بھی سننی چاہیے۔ آزادی کا مطلب صرف سیاسی آزادی نہیں؛ معاشی عزت اور بنیادی سہولتوں تک منصفانہ رسائی بھی آزادی کے وسیع تصور کا حصہ ہے۔

آزادی کا اصل حسن تب ہے جب ایک عام انسان اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ سوچے کہ یہ ملک میرا بھی ہے۔!

خیال اثر (مالیگاؤں)

15 اگست محض کیلنڈر پر درج ایک تاریخ نہیں، محض سرکاری تعطیل نہیں، محض پرچم کشائی، قومی ترانے، تقریروں اور جشن کا نام نہیں۔ 15 اگست دراصل ایک قوم کے اجتماعی حافظے، اس کے تاریخی شعور، اس کے جمہوری ضمیر اور اس کے آئینی عہد کی تجدید کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جب ہمیں صرف یہ یاد نہیں کرنا چاہیے کہ ہندوستان نے 1947 میں برطانوی غلامی کی زنجیریں توڑیں، بلکہ یہ بھی سوچنا چاہیے کہ آزادی کے بعد ہم نے اس آزادی کو کس حد تک عام انسان کی زندگی، اس کے وقار، اس کے حقوق، اس کے خواب اور اس کے مستقبل کا حصہ بنایا ہے۔ آزادی صرف سرحدوں سے غیر ملکی اقتدار کے خاتمے کا نام نہیں؛ آزادی اس وقت مکمل ہوتی ہے جب ایک عام شہری اپنے ہی وطن میں خوف سے آزاد ہو، جب اس کی زبان پر پہرے نہ ہوں، جب اس کے مذہب کی وجہ سے اسے کمتر نہ سمجھا جائے، جب اس کی غربت اس کے حقوق نہ چھین سکے، جب اس کی تنقید اسے غدار نہ بنا دے، جب اس کا سوال جرم نہ بن جائے اور جب ریاست کا طاقتور ترین ادارہ بھی آئین کے سامنے اسی طرح جواب دہ ہو جس طرح ایک معمولی شہری قانون کے سامنے جواب دہ ہے۔

1947 میں آزادی کا سورج بے شمار قربانیوں، جدوجہد، قید و بند، ہجرت، جدائی اور ناقابلِ بیان انسانی المیوں کے بعد طلوع ہوا تھا۔ ہمارے بزرگوں نے ایک ایسے ہندوستان کا خواب دیکھا تھا جہاں انسان کی قدر اس کے مذہب، ذات، زبان، لباس، علاقے یا معاشی حیثیت سے نہیں بلکہ اس کی انسانیت اور شہریت سے ہو۔ انہوں نے ایسا وطن چاہا تھا جہاں ریاست کسی مخصوص طبقے کی جاگیر نہ ہو، جہاں اقتدار عوام کی امانت ہو، جہاں قانون طاقتور کے ہاتھ کی لاٹھی نہیں بلکہ کمزور کے لیے ڈھال ہو، جہاں عدالت انصاف کا مرکز ہو، جہاں پارلیمنٹ عوام کی آواز ہو، جہاں صحافت اقتدار کی ترجمان بننے کے بجائے عوام کی آنکھ اور کان ہو، اور جہاں اختلاف کو دشمنی نہیں بلکہ جمہوریت کی صحت کی علامت سمجھا جائے۔ یہی وہ خواب تھا جسے ہمارے آئین نے الفاظ، دفعات اور اصولوں کی صورت میں ایک اجتماعی عہد بنا دیا۔ ہندوستان کے آئین کی تمہید میں انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت کا جو پیغام درج ہے، وہ صرف کتاب کے ابتدائی صفحے پر لکھے ہوئے خوبصورت الفاظ نہیں ہیں۔ یہ دراصل اس ملک کے ہر شہری سے کیا گیا وعدہ ہیں۔ یہ وعدہ ہے کہ ریاست شہری کے ساتھ اس کی شناخت کی بنیاد پر امتیاز نہیں کرے گی؛ یہ وعدہ ہے کہ آزادیٔ فکر، آزادیٔ اظہار اور انسانی وقار کو اہمیت حاصل ہوگی؛ یہ وعدہ ہے کہ قانون کی نظر میں ہر شہری برابر ہوگا؛ یہ وعدہ ہے کہ اکثریت کی طاقت اقلیت کے حقوق کو روندنے کا لائسنس نہیں بنے گی۔ مگر 15 اگست ہمیں ہر سال ایک بے حد تلخ سوال کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے: کیا آئین کے یہ وعدے صرف تقریروں، سرکاری اشتہارات اور رسمی تقریبات تک محدود ہیں یا ملک کے آخری صف میں کھڑے انسان کی زندگی میں بھی ان کی روشنی پہنچ رہی ہے؟ اگر کسی اقلیت کے دل میں اپنے ہی وطن کے اندر بے نام خوف موجود ہو تو ہمیں رک کر سوچنا ہوگا۔ اگر کسی غریب ماں کے لیے اپنے بچے کی تعلیم ایک خواب اور علاج ایک ناقابلِ برداشت بوجھ بن جائے تو ہمیں سوال کرنا ہوگا۔ اگر ایک نوجوان برسوں تعلیم حاصل کرنے، امتحانات دینے اور محنت کرنے کے باوجود روزگار کے لیے دربدر کی خاک چھانتا رہے تو ہمیں سوال کرنا ہوگا۔ اگر کسان اپنی فصل، مزدور اپنی محنت اور چھوٹا کاروباری اپنے مستقبل کے بارے میں مسلسل غیر یقینی کا شکار ہو تو ہمیں سوال کرنا ہوگا۔ اگر کوئی صحافی اقتدار سے سوال کرنے سے پہلے اپنے مستقبل کے بارے میں خوفزدہ ہو، اگر کوئی طالب علم پالیسیوں پر اختلاف کرتے ہوئے اپنے الفاظ تولنے پر مجبور ہو، اگر کوئی شہری اپنے جائز حق کے لیے آواز بلند کرنے سے پہلے یہ سوچے کہ کہیں اس کی آواز اسے کسی مشکل میں نہ ڈال دے، تو پھر آزادی کے جشن کے ساتھ ساتھ ہمیں آزادی کے امتحان کا بھی سامنا کرنا ہوگا۔ موجودہ سیاسی منظرنامے میں نریندر مودی کی قیادت والی حکومت سمیت ہر حکومت سے یہ سوال پوچھنا جمہوری حق ہے کہ اقتدار کا اصل مالک کون ہے؟ حکومتیں عوام کے ووٹ سے بنتی ہیں، اس لیے حکومتیں عوام کے سامنے جواب دہ بھی رہتی ہیں۔ پارلیمنٹ میں اکثریت کسی حکومت کو طاقت ضرور دیتی ہے، لیکن اسے آئین سے بالاتر نہیں بناتی۔ انتخابی کامیابی کسی بھی سیاسی جماعت کو یہ حق نہیں دیتی کہ وہ عوامی سوالات کو توہین سمجھے یا اختلاف کو دشمنی قرار دے۔ حکومت مضبوط ہو تو اسے سوالوں سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے؛ مضبوط حکومت کی اصل پہچان یہ ہے کہ وہ سخت ترین سوال سننے، تنقید برداشت کرنے، غلطی تسلیم کرنے اور آئینی حدود میں اصلاح کرنے کا حوصلہ رکھتی ہو۔ اقتدار کسی خاندان کی ذاتی جاگیر نہیں، کسی جماعت کی مستقل ملکیت نہیں، کسی رہنما کی شخصی میراث نہیں اور کسی حکمران کے لیے دائمی تخت نہیں۔ اقتدار عوام کی امانت ہے۔ آج جو حکومت میں ہے، کل وہ حزبِ اختلاف میں ہو سکتا ہے؛ آج جو حزبِ اختلاف میں ہے، کل اقتدار میں آ سکتا ہے۔ لیکن آئین، عوام اور ملک کسی ایک حکومت کے آنے جانے سے تبدیل نہیں ہوتے۔ اسی لیے جمہوریت کا حسن یہ ہے کہ اقتدار میں بیٹھنے والے سے بھی سوال کیا جا سکے اور سوال کرنے والے کو دشمن نہ سمجھا جائے۔

یہ بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حکومت پر تنقید حکومت دشمنی نہیں، ریاست سے نفرت نہیں اور وطن سے غداری نہیں۔ ایک شہری اگر کسی قانون، پالیسی، فیصلے یا حکومتی اقدام سے اختلاف کرتا ہے تو دلیل، آئین اور قانون کے دائرے میں اختلاف کرنا اس کے جمہوری حق کا حصہ ہے۔ وطن سے محبت کا مطلب یہ نہیں کہ حکومت کے ہر فیصلے پر خاموشی اختیار کر لی جائے۔ حکومت اور ملک ایک چیز نہیں ہوتے۔ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں، جماعتیں آتی جاتی رہتی ہیں، وزرائے اعظم تبدیل ہوتے رہتے ہیں، مگر ملک، آئین اور عوام باقی رہتے ہیں۔ اس لیے ایک محبِ وطن شہری کبھی کبھی حکومت سے سخت سوال اس لیے کرتا ہے کہ وہ اپنے ملک کو کمزور نہیں بلکہ مضبوط دیکھنا چاہتا ہے۔ جمہوریت کی روح صرف ووٹ ڈالنے کے دن زندہ نہیں رہتی؛ جمہوریت ہر اس لمحے زندہ رہتی ہے جب ایک شہری سوال کرتا ہے، جب ایک صحافی تحقیق کرتا ہے، جب ایک طالب علم دلیل دیتا ہے، جب ایک دانشور اختلاف کرتا ہے، جب ایک عدالت طاقتور کے سامنے قانون کی پاسداری کرتی ہے، جب پارلیمنٹ میں حکومت سے جواب مانگا جاتا ہے اور جب ایک عام انسان اپنے حق کے لیے پُرامن اور قانونی طریقے سے آواز بلند کرتا ہے۔ اختلاف جمہوریت کا دشمن نہیں، جمہوریت کی سانس ہے۔ جس نظام میں صرف تعریف کی اجازت ہو اور سوال کو جرم سمجھا جائے، وہاں جمہوریت کا جسم تو باقی رہ سکتا ہے مگر اس کی روح کمزور پڑ جاتی ہے۔

15 اگست ہمیں اپنے جشن سے زیادہ اپنے کردار کا حساب لینے کے لیے بلاتا ہے۔ یہ دن ہم سے پوچھتا ہے کہ ہم نے آزادی کو کتنا سمجھا؟ ہم نے آئین کو کتنا پڑھا؟ ہم نے اپنے حقوق کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو کتنا نبھایا؟ ہم نے اپنے سے مختلف مذہب رکھنے والے انسان کو کتنا احترام دیا؟ ہم نے اپنے مخالف سیاسی نظریے رکھنے والے شخص کو کتنا برداشت کیا؟ ہم نے کمزور کے لیے کتنی آواز اٹھائی؟ ہم نے ظلم کو دیکھ کر کتنی بار خاموشی توڑی؟ ہم نے اپنے بچوں کو صرف کامیاب ہونے کا سبق دیا یا اچھا انسان بننے کا بھی؟ ہم نے انہیں صرف پرچم لہرانا سکھایا یا یہ بھی بتایا کہ پرچم کے نیچے کھڑے ہر انسان کی عزت برابر ہے؟

ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ آئینی ترامیم اور قانون سازی کا مقصد کیا ہے۔ آئین میں ترمیم ایک باقاعدہ آئینی عمل ہے اور بدلتے وقت کے ساتھ آئینی اصلاحات کی ضرورت بھی پیش آ سکتی ہے، لیکن ہر ترمیم اور ہر قانون کا بنیادی پیمانہ یہی ہونا چاہیے کہ اس سے شہری آزادی، مساوات، انصاف، اداروں کی خودمختاری اور جمہوری توازن مضبوط ہوتا ہے یا کمزور۔ اگر کبھی کوئی قانونی تبدیلی بنیادی حقوق، ادارہ جاتی توازن یا شہری آزادیوں کے بارے میں سنگین سوالات پیدا کرے تو عوام، دانشوروں، وکلا، صحافیوں اور جمہوری اداروں کا فرض ہے کہ وہ سنجیدگی سے بحث کریں۔ آئین کو مقدس لفظ کہہ دینا کافی نہیں؛ آئین کی روح کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ آئین کی اصل طاقت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب ریاست اور شہری آمنے سامنے ہوں۔ طاقتور شخص کے لیے قانون کا راستہ آسان اور کمزور کے لیے دشوار ہو تو مساوات کا دعویٰ کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ اگر دولت مند اپنے لیے بہترین وکیل خرید سکتا ہو لیکن غریب اپنے حق کے لیے قانونی مدد کے انتظار میں برسوں گزار دے تو انصاف کا تصور ادھورا رہ جاتا ہے۔ اگر طاقتور کی آواز فوراً سنی جائے اور کمزور کی فریاد فائلوں کے نیچے دب جائے تو جمہوریت کا مقصد شکست کھاتا ہے۔ اگر کسی شہری کو اس کی شناخت کی وجہ سے شک کی نگاہ سے دیکھا جائے تو آئینی مساوات کا وعدہ زخمی ہوتا ہے۔ ہندوستان کی اصل خوبصورتی اس کے تنوع میں ہے۔ یہ ملک صرف ایک زبان، ایک لباس، ایک تہذیب یا ایک مذہبی شناخت کا نام نہیں۔ یہاں مختلف مذاہب، زبانیں، ثقافتیں، روایات اور تہذیبی رنگ صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ موجود رہے ہیں۔ ہندوستان کی روح کسی ایک رنگ میں نہیں، بلکہ بے شمار رنگوں کے اس خوبصورت امتزاج میں ہے جسے ترنگا اپنے تین رنگوں اور اشوک چکر کے ساتھ علامتی طور پر اپنے اندر سمیٹتا ہے۔ مسلمان اپنے مذہب کے ساتھ ہندوستانی ہے، ہندو اپنی مذہبی شناخت کے ساتھ ہندوستانی ہے، سکھ، عیسائی، بدھ، جین، پارسی اور دیگر تمام شہری اپنی اپنی شناخت کے ساتھ اسی ملک کے برابر کے شہری ہیں۔ کسی شہری کو اپنی شناخت ثابت کرنے کے لیے مسلسل صفائی پیش کرنا پڑے، تو یہ صرف اس شہری کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ ہمیں ایسا ہندوستان چاہیے جہاں کسی مسلمان کو اپنے لباس، نام یا مذہبی شناخت کی وجہ سے خوف محسوس نہ ہو؛ ایسا ہندوستان جہاں ہندو کو اپنے مسلم پڑوسی سے نفرت کرنا نہ سکھایا جائے؛ ایسا ہندوستان جہاں سکھ کو اپنی حب الوطنی ثابت کرنے کے لیے بار بار امتحان نہ دینا پڑے؛ ایسا ہندوستان جہاں عیسائی اپنی عبادت گاہ کی حفاظت کے بارے میں خوفزدہ نہ ہو؛ ایسا ہندوستان جہاں دلت کو انسانی وقار کے لیے ہر روز جنگ نہ لڑنی پڑے؛ ایسا ہندوستان جہاں قبائلی، پسماندہ، کمزور اور محروم طبقے اپنے حقوق کے لیے دروازے کھٹکھٹاتے نہ رہیں؛ اور ایسا ہندوستان جہاں کسی شہری کو صرف اس لیے کمتر نہ سمجھا جائے کہ وہ غریب ہے۔ نفرت کبھی کسی قوم کی معیشت نہیں بناتی۔ نفرت سے نہ روزگار پیدا ہوتا ہے، نہ کسان کو فصل کی مناسب قیمت ملتی ہے، نہ مزدور کی اجرت بڑھتی ہے، نہ اسکول بہتر ہوتے ہیں، نہ اسپتال مضبوط ہوتے ہیں، نہ سڑکیں خود بخود بن جاتی ہیں، نہ نوجوانوں کے ہاتھ میں تقرری نامے آتے ہیں۔ نفرت صرف دلوں میں دیواریں کھڑی کرتی ہے۔ جو سیاست انسان کو انسان سے لڑاتی ہے، وہ کچھ دیر کے لیے تالیاں ضرور حاصل کر سکتی ہے، مگر قوم کے مستقبل کو مضبوط نہیں کر سکتی۔ ملک کی تعمیر اینٹوں، سیمنٹ اور شاہراہوں سے ہوتی ہے، مگر قوم کی تعمیر اعتماد، انصاف، تعلیم، روزگار، امن اور باہمی احترام سے ہوتی ہے۔ آج ہندوستان کو مذہبی اشتعال کے شور سے زیادہ روزگار کی آواز چاہیے۔ اسے الزام تراشی سے زیادہ تعلیم کی گفتگو چاہیے۔ اسے نفرت کے نعروں سے زیادہ اسپتالوں، اسکولوں، یونیورسٹیوں، تحقیق گاہوں اور روزگار کے مواقع کی ضرورت ہے۔ اسے ایسے نوجوان چاہییں جو سوال کر سکیں، تحقیق کر سکیں، نئی چیزیں ایجاد کر سکیں اور دنیا کے سامنے ہندوستان کا نام روشن کر سکیں۔ نوجوانوں کو صرف انتخابی جلسوں کی بھیڑ یا جذباتی نعروں کے لیے استعمال کرنا ان کے مستقبل کے ساتھ ناانصافی ہے۔ نوجوان کسی سیاسی جماعت کا محض ووٹ بینک نہیں؛ وہ اس ملک کا مستقبل ہیں۔ ایک نوجوان جس نے برسوں پڑھائی کی، والدین کی امیدوں کو سینے میں سجایا، امتحانات دیے، مقابلہ کیا اور پھر بھی روزگار کے دروازے پر مسلسل انتظار کرتا رہا، اس سے صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ وطن سے محبت کرو۔ وطن سے محبت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ریاست اس نوجوان کو تعلیم، ہنر، تحقیق اور باعزت روزگار کے حقیقی مواقع فراہم کرے۔ خالی نعروں سے مستقبل نہیں بنتا۔ مستقبل منصوبہ بندی، شفافیت، محنت، علم، تحقیق اور انصاف سے بنتا ہے۔ کسان بھی اس ملک کی آزادی کا اتنا ہی حقدار ہے جتنا شہر میں بیٹھا ہوا کوئی طاقتور شہری۔ جس کسان کے ہاتھ مٹی سے آلودہ ہیں، انہی ہاتھوں سے ملک کے لیے خوراک پیدا ہوتی ہے۔ مزدور کی محنت کے بغیر شہر کی بلند عمارتیں، سڑکیں، صنعتیں اور بازار ادھورے ہیں۔ لیکن اگر وہی کسان اپنی محنت کی قیمت کے لیے پریشان ہو، وہی مزدور اپنے بچوں کے مستقبل کے لیے فکرمند ہو، تو ہمیں جشن کے شور میں ان کی خاموش فریاد بھی سننی چاہیے۔ آزادی کا مطلب صرف سیاسی آزادی نہیں؛ معاشی عزت اور بنیادی سہولتوں تک منصفانہ رسائی بھی آزادی کے وسیع تصور کا حصہ ہے۔ ذرا اس ماں کے بارے میں سوچیے جو اپنے بیمار بچے کو دیکھ کر بے بس ہو جاتی ہے کیونکہ علاج کا خرچ اس کی استطاعت سے باہر ہے۔ ذرا اس باپ کے بارے میں سوچیے جو اپنے بچے کی فیس کیلئے پریشان ہے۔ ذرا اس نوجوان کے بارے میں سوچیے جو ڈگری ہاتھ میں لیے نوکری کی تلاش میں شہر شہر بھٹک رہا ہے۔ ذرا اس مزدور کے بارے میں سوچیے جو دن بھر محنت کے بعد بھی اپنے گھر کے بنیادی اخراجات پورے کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔ ذرا اس کسان کے بارے میں سوچیے جس کے لیے موسم، بازار اور قرض تینوں مسلسل امتحان بنے ہوئے ہیں۔ پھر خود سے پوچھیے: کیا صرف ترنگا لہرا دینے سے ہماری ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے؟

نہیں! 15 اگست ہمیں اپنے جشن سے زیادہ اپنے کردار کا حساب لینے کے لیے بلاتا ہے۔ یہ دن ہم سے پوچھتا ہے کہ ہم نے آزادی کو کتنا سمجھا؟ ہم نے آئین کو کتنا پڑھا؟ ہم نے اپنے حقوق کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو کتنا نبھایا؟ ہم نے اپنے سے مختلف مذہب رکھنے والے انسان کو کتنا احترام دیا؟ ہم نے اپنے مخالف سیاسی نظریے رکھنے والے شخص کو کتنا برداشت کیا؟ ہم نے کمزور کے لیے کتنی آواز اٹھائی؟ ہم نے ظلم کو دیکھ کر کتنی بار خاموشی توڑی؟ ہم نے اپنے بچوں کو صرف کامیاب ہونے کا سبق دیا یا اچھا انسان بننے کا بھی؟ ہم نے انہیں صرف پرچم لہرانا سکھایا یا یہ بھی بتایا کہ پرچم کے نیچے کھڑے ہر انسان کی عزت برابر ہے؟ آج ہمیں اپنے بچوں کو 15 اگست کی تاریخ ضرور پڑھانی چاہیے، لیکن اس سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ انہیں 15 اگست کا مفہوم سمجھایا جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ وطن سے محبت کسی دوسرے شہری سے نفرت کا نام نہیں۔ انہیں بتایا جائے کہ مذہب سے محبت کسی دوسرے مذہب کی توہین کا حق نہیں دیتی۔ انہیں بتایا جائے کہ حکومت کا احترام اور حکومت سے سوال کرنا ایک دوسرے کی ضد نہیں۔ انہیں بتایا جائے کہ آئین کسی ایک طبقے کی ملکیت نہیں بلکہ ہر شہری کا مشترکہ تحفظ ہے۔ انہیں بتایا جائے کہ اختلاف کرنے والا دشمن نہیں ہوتا۔ انہیں بتایا جائے کہ جمہوریت میں سوال پوچھنا جرم نہیں، بلکہ ذمہ دار شہریت کی علامت ہے۔ ہمیں ایسا معاشرہ نہیں چاہیے جہاں ہر طرف خاموشی ہو اور اسے امن کا نام دے دیا جائے۔ ہمیں ایسا معاشرہ چاہیے جہاں اختلاف ہو مگر دشمنی نہ ہو، بحث ہو مگر نفرت نہ ہو، احتجاج ہو مگر تشدد نہ ہو، سوال ہو مگر جھوٹ نہ ہو، حکومت ہو مگر احتساب بھی ہو، اقتدار ہو مگر جواب دہی بھی ہو۔ جمہوریت کا حسن یہی ہے کہ اقتدار اور عوام کے درمیان ایک زندہ مکالمہ موجود رہے۔ صحافت کسی بھی جمہوریت کی آنکھ ہے۔ اگر آنکھ صرف وہی دیکھے جو اسے دکھایا جائے تو وہ آنکھ نہیں رہتی، محض آئینہ بن جاتی ہے۔ آزاد صحافت کا کام حکومت کی تعریف کرنا نہیں، بلکہ حکومت سے سوال کرنا، عوام کے مسائل سامنے لانا، طاقت کے مراکز پر نظر رکھنا اور معاشرے کے کمزور طبقات کی آواز بننا بھی ہے۔ اسی طرح عدلیہ کا وقار اس میں ہے کہ انصاف طاقتور اور کمزور دونوں کے لیے یکساں ہو۔ پارلیمنٹ کی عزت اسی وقت قائم رہتی ہے جب وہاں عوامی مسائل پر سنجیدہ بحث ہو، سوالات ہوں، اختلاف ہو اور قانون سازی شفاف طریقے سے ہو۔ اداروں کی مضبوطی دراصل ملک کی مضبوطی ہے۔ اگر ادارے کمزور ہوں تو سب سے پہلے طاقتور نہیں، کمزور متاثر ہوتا ہے۔ طاقتور کے پاس وسائل ہوتے ہیں، تعلقات ہوتے ہیں، قانونی مدد ہوتی ہے، سیاسی اثر و رسوخ ہوتا ہے؛ مگر ایک عام شہری کے پاس اکثر صرف اس کی آواز ہوتی ہے۔ اس آواز کو بھی خوف میں تبدیل کر دیا جائے تو وہ شہری اپنی ہی ریاست کے سامنے بے بس ہو جاتا ہے۔ اسی لیے آئین اور اداروں کی آزادی کا سب سے بڑا فائدہ ہمیشہ عام شہری کو پہنچتا ہے۔ 15 اگست ہمیں یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ آزادی ہمیشہ کے لیے حاصل کر کے رکھ دینے والی چیز نہیں۔ آزادی ایک ذمہ داری ہے جس کی حفاظت ہر نسل کو کرنی پڑتی ہے۔ ایک نسل نے سیاسی غلامی سے نجات دلائی، دوسری نسل نے آئین کی بنیاد مضبوط کی، اور آج کی نسل کے سامنے چیلنج یہ ہے کہ وہ جمہوری آزادیوں، سماجی ہم آہنگی، آئینی مساوات اور انسانی وقار کو محفوظ رکھے۔ اگر ہم غفلت برتیں گے تو آزادی کے دشمن ہمیشہ کسی نہ کسی شکل میں واپس آ سکتے ہیں؛ کبھی نفرت کی صورت میں، کبھی تعصب کی صورت میں، کبھی سیاسی انتقام کی صورت میں، کبھی جھوٹی معلومات کی صورت میں، کبھی اداروں کو کمزور کرنے کی کوشش کی صورت میں اور کبھی اس خطرناک خیال کی صورت میں کہ ایک اکثریت کو دوسروں سے زیادہ حقوق حاصل ہیں۔ فاشزم، آمریت اور مطلق العنانیت صرف وردی پہن کر نہیں آتے۔ کبھی وہ نفرت کے نعروں میں آتے ہیں، کبھی اختلاف کو غداری قرار دینے کے رجحان میں، کبھی شخصیت پرستی میں، کبھی اداروں کی کمزوری میں، کبھی میڈیا کی آزادی کے سکڑنے میں اور کبھی اس سوچ میں کہ اقتدار پر سوال کرنا ملک دشمنی ہے۔ اسی لیے آزادی کی حفاظت صرف سرحدوں پر کھڑے سپاہی کی ذمہ داری نہیں؛ یہ ہر شہری کی اخلاقی اور جمہوری ذمہ داری بھی ہے۔

اور یہاں ایک بنیادی فرق ہمیشہ یاد رکھنا ہوگا: حکومت پر تنقید ریاست سے دشمنی نہیں۔ ریاست عوام، آئین، اداروں اور سرزمین کا مجموعہ ہے؛ حکومت اس ریاست کا ایک وقتی انتظامی و سیاسی ڈھانچہ ہے۔ حکومتیں عوام کے فیصلے سے بنتی اور بدلتی ہیں۔ اس لیے حکومت کے کسی فیصلے سے اختلاف کرنا وطن سے محبت کے منافی نہیں۔ بلکہ کبھی کبھی وطن سے سچی محبت کا تقاضا یہی ہوتا ہے کہ آدمی طاقتور کے سامنے سچ بولنے کا حوصلہ پیدا کرے۔ ہمیں ایسا ہندوستان چاہیے جہاں کسی شخص کو یہ خوف نہ ہو کہ اس کا سوال اس کے خلاف استعمال ہوگا۔ ایسا ہندوستان جہاں اختلافِ رائے کو برداشت کیا جائے۔ ایسا ہندوستان جہاں قانون سب کے لیے یکساں ہو۔ ایسا ہندوستان جہاں پولیس عوام کے تحفظ کی علامت ہو، خوف کی نہیں۔ ایسا ہندوستان جہاں عدالت میں غریب کی آواز بھی اتنی ہی اہم ہو جتنی طاقتور کی۔ ایسا ہندوستان جہاں پارلیمنٹ عوامی مسائل کا مرکز ہو۔ ایسا ہندوستان جہاں میڈیا سوال کرنے سے نہ گھبرائے۔ ایسا ہندوستان جہاں یونیورسٹیاں آزادانہ علمی بحث کا مرکز ہوں۔ ایسا ہندوستان جہاں نوجوان کا مستقبل اس کی محنت، قابلیت اور صلاحیت سے طے ہو، نہ کہ سفارش، تعلقات یا تعصب سے۔ آزادی کا اصل حسن تب ہے جب ایک عام انسان اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ سوچے کہ یہ ملک میرا بھی ہے۔ جب ایک بچہ اسکول جاتے ہوئے محسوس کرے کہ اس کے خواب کی کوئی مذہبی حد نہیں۔ جب ایک طالب علم یونیورسٹی میں سوال کرتے ہوئے خوفزدہ نہ ہو۔ جب ایک عورت اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھا سکے۔ جب ایک مزدور اپنی محنت کا مناسب صلہ مانگ سکے۔ جب ایک کسان اپنی فصل کی قیمت کے لیے انصاف کی امید رکھ سکے۔ جب ایک غریب مریض اسپتال کے دروازے پر صرف اس لیے واپس نہ لوٹے کہ اس کے پاس پیسے کم ہیں۔ جب ایک اقلیت اپنے وطن کو اپنا گھر سمجھتے ہوئے خود کو برابر کا شہری محسوس کرے۔ یہی آزادی کا حقیقی چہرہ ہے۔ سوچیے، اگر ایک شہری بھوک سے مجبور ہے تو اس کے لیے آزادی کیسا جشن ہے؟ اگر ایک نوجوان کے پاس ڈگری ہے مگر روزگار نہیں، تو اس کے لیے آزادی کا نعرہ کتنا کافی ہے؟ اگر ایک غریب علاج کے لیے پریشان ہے، تو صرف قومی ترانے کی گونج اس کے درد کا علاج کیسے بن سکتی ہے؟ اگر کوئی شہری اپنے جائز سوال کے اظہار سے خوفزدہ ہے، تو صرف پرچم لہرانا اس خوف کو کیسے ختم کرے گا؟ اگر کسی اقلیت کو اپنے مستقبل کے بارے میں غیر یقینی محسوس ہوتی ہے، تو صرف تقریر میں سیکولر اور جمہوری الفاظ دہرا دینا کافی کیسے ہو سکتا ہے؟ یہی وہ سوال ہیں جن سے 15 اگست ہمیں بھاگنے نہیں دیتا۔ ہمیں جشن بھی منانا ہے، لیکن جشن کے ساتھ خود احتسابی بھی کرنی ہے۔ ہمیں شہداء کو خراجِ عقیدت بھی پیش کرنا ہے، مگر ان کے خوابوں کو سمجھنا بھی ہے۔ ہمیں ترنگا بھی لہرانا ہے، مگر اس کے نیچے کھڑے ہر شہری کے مساوی وقار کی حفاظت بھی کرنی ہے۔ ہمیں قومی ترانے بھی گانے ہیں، مگر قومی زندگی میں انصاف کی دھن بھی پیدا کرنی ہے۔ ہمیں آزادی کے نعرے بھی لگانے ہیں، مگر اس آزادی کے معنی کو اپنی عملی زندگی میں اتارنا بھی ہے۔

15 اگست ہمیں یہ عہد کرنے کا موقع دیتا ہے کہ ہم نفرت کے بجائے انسانیت کو چنیں گے، تعصب کے بجائے انصاف کو، خاموشی کے بجائے آئینی آواز کو، شخصیت پرستی کے بجائے اداروں کو، جھوٹ کے بجائے سچ کو، تقسیم کے بجائے اتحاد کو اور خوف کے بجائے آزادی کو ترجیح دیں گے۔ یہ ملک کسی ایک فرد کا نہیں۔ یہ کسی ایک جماعت کا نہیں۔ یہ کسی ایک نظریے کا نہیں۔ یہ کسی ایک مذہب کا نہیں۔ یہ ان کروڑوں انسانوں کا مشترکہ وطن ہے جو مختلف زبانوں، مذاہب، ثقافتوں اور روایات کے باوجود ایک ہی ترنگے کے نیچے اپنے مستقبل کے خواب دیکھتے ہیں۔ اقتدار آئے گا اور جائے گا، حکومتیں بنیں گی اور ختم ہوں گی، سیاسی نعرے وقت کے ساتھ بدلیں گے، مگر ہندوستان کا آئین، اس کی جمہوری روح اور اس کے شہریوں کی مساوات کا عہد قائم رہنا چاہیے۔

غزل

میں تم پہ جاں نثار کیا، کچھ نہیں کیا
اس دل کو بے کرار کیا، کچھ نہیں کیا
ہر کام کاج چھوڑ کر ہم نے تمام عمر
تیرا ہی انتظار کیا، کچھ نہیں کیا
دل نے کہا کے چھوڑ دے اب اسکی جستجو
پھر بھی تمہیں سے پیار کیا کچھ نہیں کیا
ہر اشک کو نگینہ میزگان بنا کے یوں
دریائے غم کو پار کیا، کچھ نہیں کیا
تقدیر کے صحیفہء مبہم پہ عمر بھر
نقش رخ نگار کیا، کچھ نہیں کیا
سوز نہاں کو زینت داماں میں ڈال کر
خود کو ہی داغدار کیا کچھ نہیں کیا
تسلیم شوق، رسم وفا، ضبط آرزو
سب کچھ تجھی پہ وار کیا کچھ نہیں کیا
شاہد رہ وفا میں لٹا دی متاع جاں
کیا، کیا، نہ خاکسار کیا، کچھ نہیں کیا

شاهد جمال

آزادی کی حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے

مولانا ڈاکٹر سید شاہ سمیع اللہ حسینی

سینئر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ و مشیرِ قانونی کل ہند جمعیۃ المشائخ کا پیغام

مولانا ڈاکٹر سید شاہ سمیع اللہ محمد محمد آلحسینی، سجادہ نشین بارگاہ حضرت سید شاہ ملک محمد محمد آلحسینیؒ، شاہ راج پیٹ، کاملِ فقہ جامعہ نظامیہ، مشیرِ قانونی کل ہند جمعیۃ المشائخ و سینئر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے یومِ آزادی کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا کہ 15 اگست ہندوستان کی تاریخ کا محض ایک دن نہیں بلکہ آزادی، قربانی، اتحاد اور قومی عزم کی علامت ہے۔ 15 اگست 1947 کو حاصل ہونے والی آزادی کسی ایک طبقے، مذہب یا علاقے کی جدوجہد کا نتیجہ نہیں بلکہ ہندوستان کے مختلف مذاہب، قوموں اور طبقات کی مشترکہ جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کا ثمر ہے۔ آج ہمیں جشن کے ساتھ یہ بھی سوچنا چاہیے کہ ہمارے بزرگوں نے آزادی کے لیے کیا کچھ قربان کیا اور ہم اس آزادی کا حق کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ آزادی کی جدوجہد میں مسلمانوں کا کردار: ہندوستان کی آزادی کی تاریخ مسلمانوں کی قربانیوں کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ علماء، دانشوروں، صحافیوں، سیاسی رہنماؤں، سپاہیوں، خواتین اور عام مسلمانوں نے مختلف ادوار میں برطانوی اقتدار کے خلاف جدوجہد کی۔ 1857 کی جنگِ آزادی میں بہادر شاہ ظفر اور مولانا فضلِ حق خیرآبادی جیسے رہنماؤں نے غیر ملکی اقتدار کے خلاف آواز بلند کی، جبکہ اس دور میں ہندو مسلم اتحاد بھی آزادی کی جدوجہد کی ایک نمایاں طاقت تھا۔ آزادی کی اس عظیم جدوجہد میں سلطان ٹیپو شہید، سید احمد شہید، بہادر شاہ ظفر، مولانا فضلِ حق خیرآبادی، مولانا محمود حسن دیوبندی، مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا حسرت موہانی، اشفاق اللہ خان، ڈاکٹر مختار احمد انصاری، خان عبدالغفار خان، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، عبدالحمید شہید، رفیع احمد قدوائی، حکیم ناصر حسین، بی اماں، ڈاکٹر ذاکر حسین، مولانا ابوالکلام آزاد، محمد علی جناح اور یوسف مہرالی سمیت بے شمار مسلم مجاہدین نے اپنے اپنے انداز میں نمایاں کردار ادا کیا۔ کسی نے میدانِ جنگ میں مقابلہ کیا، کسی نے قلم اور صحافت کے ذریعے بیداری پیدا کی، کسی نے جیلیں اور جلاوطنی برداشت کی اور کسی نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ ان معروف شخصیات کے علاوہ ہزاروں گمنام مسلمانوں نے بھی آزادی کی خاطر بے مثال قربانیاں دیں، جن کا ذکر ہماری قومی تاریخ کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔ صحافت اور خواتین کا کردار: آزادی کی تحریک میں اردو صحافت اور علماء نے بھی فکری بیداری پیدا کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے اخبار الہلال کے ذریعے عوام میں سیاسی شعور اور آزادی کا جذبہ پیدا کیا۔ ان کی جدوجہد ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ قوموں کی آزادی صرف میدانِ جنگ میں نہیں بلکہ قلم، تعلیم اور فکری بیداری کے ذریعے بھی مضبوط ہوتی ہے۔ مسلم خواتین نے بھی آزادی کی جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا۔ بی اماں نے اپنے بیٹوں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی حوصلہ افزائی کی اور خود بھی تحریکِ آزادی کے ماحول میں سرگرم کردار ادا کیا۔ ان کے علاوہ بے شمار خواتین نے اپنے خاندانوں کے ساتھ قربانیاں دے کر قومی جدوجہد کو تقویت دی۔ آزادی کا اصل مقصد: آزادی کا مقصد صرف غیر ملکی اقتدار کا خاتمہ نہیں تھا بلکہ ایک ایسا ہندوستان قائم کرنا تھا جہاں ہر شہری عزت، انصاف اور مساوات کے ساتھ زندگی گزار سکے، جہاں تعلیم کے مواقع عام ہوں، قانون سب کے لیے برابر ہو اور مختلف مذاہب و طبقات کے لوگ امن اور بھائی چارے کے ساتھ رہیں۔ اسی مقصد کے لیے آئین کو ملک کی رہنمائی کا بنیادی ذریعہ بنایا گیا۔ آزادی کے حقیقی ثمرات اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم انصاف، مساوات، بھائی چارے اور قانون کی بالادستی کو مضبوط کریں۔ آج کی نسل کی ذمہ داری: ہمارے بزرگوں نے بیرونی غلامی کے خلاف جدوجہد کی؛ آج ہماری نسل کو جہالت، غربت، بے روزگاری، بدعنوانی، سماجی ناانصافی اور نفرت جیسے مسائل کا مقابلہ کرنا ہے۔ موجودہ دور کی جدوجہد تعلیم، کردار، محنت، اتحاد اور قومی خدمت کی جدوجہد ہے۔ نوجوان ملک کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں۔ انہیں جدید تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی اور ہنر کے میدان میں آگے بڑھنا چاہیے اور جدید ذرائع کو علم، تحقیق اور ترقی کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ مسلم نوجوانوں کے لیے خاص طور پر ضروری ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی تاریخ سے واقف ہوں، تعلیم میں آگے بڑھیں اور اپنے علم و کردار سے ملک و ملت دونوں کا نام روشن کریں۔ اتحاد ہی ہماری طاقت ہے: ہندوستان مختلف مذاہب، زبانوں، ثقافتوں اور روایات کا حسین گلدستہ ہے۔ یہی تنوع ہماری طاقت ہے۔ آزادی کی تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ اتحاد میں ہی طاقت ہے۔ آج بھی ملک کی ترقی، امن اور سلامتی کے لیے بھائی چارہ اور قومی یکجہتی ناگزیر ہیں۔ ہمارے مذہب، زبان اور خیالات مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن وطن سب کا مشترکہ ہے اور اس کی ترقی و سلامتی کی ذمہ داری بھی سب کی مشترکہ ہے۔ آزادی ایک امانت ہے۔ آزادی صرف ایک حق نہیں بلکہ ایک عظیم امانت بھی ہے، جس کی حفاظت ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ قانون کی پابندی، اپنے فرائض کی ایمانداری سے ادائیگی، تعلیم کا فروغ، کمزوروں کی مدد، خواتین اور بچوں کا احترام، سرکاری املاک کی حفاظت اور نفرت سے اجتناب ہی اس امانت کی حقیقی حفاظت ہے۔ ہمیں اپنے بزرگوں نے ایک آزاد ہندوستان دیا ہے؛ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آنے والی نسلوں کو ایک مضبوط، تعلیم یافتہ، ترقی یافتہ، پُرامن، متحد اور انصاف پسند ہندوستان دیں۔ آیئے اس یومِ آزادی پر ہم عہد کریں کہ ہم وطن سے محبت کریں گے، قانون کا احترام کریں گے، تعلیم کو فروغ دیں گے، نفرت کے بجائے محبت اور انتشار کے بجائے اتحاد کو اختیار کریں گے اور اپنے عمل سے ملک کی ترقی میں حصہ لیں گے۔ یہی ہمارے آزادی کے مجاہدین کے لیے حقیقی خراجِ عقیدت ہوگا۔ آزادی صرف ایک جشن نہیں، ایک ذمہ داری ہے؛ آزادی صرف ایک حق نہیں، ایک امانت ہے؛ اور وطن سے محبت صرف الفاظ نہیں، کردار کا نام ہے۔ یومِ آزادی 2026 کے موقع پر اہلِ ملک کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ 15 اگست ہمیں صرف یہ یاد نہیں دلاتا کہ ہندوستان کو آزادی ملی تھی، بلکہ یہ دن ان بے شمار قربانیوں کی یاد بھی دلاتا ہے جن کے نتیجے میں غلامی کی زنجیریں ٹوٹیں۔ آزادی ایک دن میں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے ایک طویل جدوجہد، بے شمار قربانیاں، قید و بند کی صعوبتیں اور ہزاروں انسانوں کی جانیں شامل تھیں۔ اس جدوجہد میں ہندوستان کے ہر طبقے اور ہر مذہب کے لوگوں نے حصہ لیا۔ مسلمانوں نے بھی اس آزادی کے لیے بڑی قربانیاں دیں، بلکہ آزادی کی ابتدائی جدوجہد سے لے کر 1947ء تک ان کا کردار نہایت نمایاں رہا۔ اس لیے یومِ آزادی کے موقع پر مسلمانوں کی قربانیوں کو یاد کرنا کسی ایک قوم کا حق مانگنا نہیں بلکہ ملک کی تاریخ کو مکمل طور پر بیان کرنا ہے۔ آزادی کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ مسلمانوں کی جدوجہد سے وابستہ ہے۔ 1857ء کی بغاوت سے بہت پہلے بھی انگریز اقتدار کے خلاف مزاحمت شروع ہو چکی تھی۔ ٹیپو سلطان نے انگریزوں کے خلاف جنگ کرتے ہوئے جان دے دی۔ سراج الدولہ نے پلاسی کی جنگ میں شکست کے بعد بھی ہندوستانی تاریخ میں مزاحمت کی علامت کی حیثیت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وطنِ عزیز ہندوستان کو ہمیشہ امن، سلامتی، خوشحالی اور ترقی عطا فرمائے، تمام شہریوں میں محبت، بھائی چارہ اور اتحاد قائم رکھے، اور ہمیں اپنے ملک کی ترقی و سربلندی کے لیے اخلاص، دیانت اور وفاداری کے ساتھ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

راہل گاندھی کا مودی حکومت اور آر ایس ایس پر شدید حملہ

امت شاہ پر بھی اٹھایا سوال، بی جے پی برہم، کانگریس لیڈر نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی پارلیمنٹ میں مبینہ طور پر 20 دن تک عدم موجودگی پر بھی سوال اٹھائی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی اور امت شاہ پر بھی کئی براہ راست حملے کیے گئے۔ کانگریس لیڈر نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی پارلیمنٹ میں مبینہ طور پر 20 دن تک عدم موجودگی پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے حکومت کی کارکردگی اور اس کے کام کرنے کے طریقہ کار پر تنقید کرتے ہوئے اپوزیشن کے کردار کو اہم قرار دیا۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے جمعرات کو نئی دہلی کے ماولنکر ہال میں منعقدہ "رچناتمک کانگریس کنونشن" سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی حکومت، وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ راہل گاندھی نے الزام عائد کیا کہ سرمایہ داروں نے آر ایس ایس کو اپنے مفادات کے لیے استعمال کیا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ آر ایس ایس کے لوگوں کو ہندوستان کی کوئی سمجھ نہیں ہے اور ان سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کانگریس کارکنوں سے کہا کہ انہیں نظریاتی طور پر مضبوط رہتے ہوئے اپنے خیالات کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور امت شاہ پر بھی کئی براہ راست حملے کیے گئے۔ کانگریس لیڈر نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی پارلیمنٹ میں مبینہ طور پر 20 دن تک عدم موجودگی پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے حکومت کی کارکردگی اور اس کے کام کرنے کے طریقہ کار پر تنقید کرتے ہوئے اپوزیشن کے کردار کو اہم قرار دیا۔ راہل گاندھی کے ان بیانات کے بعد بی جے پی نے ان کے خلاف سخت محاذ کھول دیا۔ پارٹی کے متعدد لیڈروں نے ان کے بیان اور انداز کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے شدید تنقید کی۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے تو راہل گاندھی کی ذہنی حالت پر ہی سوال اٹھا دیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر راہل گاندھی کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں پوچھا کہ کیا لوگوں کو لگتا ہے کہ راہل گاندھی کی ذہنی حالت درست ہے؟ انہوں نے رانچی کے کانکے علاقے کا بھی حوالہ دیا۔ بی جے پی لیڈر اسمرتی ایرانی نے بھی راہل گاندھی کا نام لیے بغیر ایک طنزیہ پوسٹ کے ذریعے انہیں نشانہ بنایا۔ انہوں نے لکھا کہ جو بلندیوں تک نہیں پہنچ پاتے، وہ ناشائستہ رویہ اختیار کرتے ہیں، جبکہ جو دلیلوں سے ہار جاتے ہیں، وہ شائستگی اور وقار کی تمام حدیں پار کر دیتے ہیں۔ راجیہ سبھا کے رکن اور بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ونود تاوڑے نے راہل گاندھی کے تبصروں کو توہین آمیز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے قائد حزب اختلاف کی جانب سے کسی خود مختار ملک کی سربراہ اور ہندوستان کے وزیر اعظم کے بارے میں نامناسب تبصرے انتہائی افسوسناک ہیں۔ ان کے مطابق خارجہ پالیسی اور بین الاقوامی تعلقات کے معاملے میں اس طرح کا رویہ بھارتی سیاست کو شرمسار کرنے والا ہے۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنت بسوا سرما نے بھی راہل گاندھی پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس کی خاندانی قیادت نے ایک بار پھر شائستگی کی تمام حدیں پار کردی ہیں۔ سرما کے مطابق ایک دوست ملک کی خاتون سربراہ کے بارے میں قابل اعتراض تبصرہ کیا گیا، جو نہ صرف سیاسی بدتمیزی ہے بلکہ بھارت کے خارجہ تعلقات کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی ہے۔ مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے کہا کہ راہل گاندھی میں مایوسی اور بے چینی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری طور پر منتخب وزیر اعظم کے خلاف جس طرح کی زبان استعمال کی جارہی ہے، وہ سیاسی شائستگی کے اصولوں کے منافی ہے۔ جوشی کے مطابق اختلاف رائے کے باوجود وزیر اعظم یا اپوزیشن لیڈر سمیت تمام سیاسی رہنماؤں کے لیے بنیادی احترام اور مہذب زبان برقرار رہنی چاہیے۔ دریں اثنا، شرومنی اکالی دل کے سربراہ سکھبیر سنگھ بادل پر ہوئے حملے پر بھی پرہلاد جوشی نے ردعمل دیا۔ انہوں نے واقعے کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے سکھبیر بادل پر حملے کی سخت مذمت کرتے ہوئے ان کی جلد صحت یابی کی خواہش ظاہر کی۔

بھارتی فوج میں غیر شادی شدہ مردوں کیلئے ۷۰؍آسامیوں پر بھرتی

۲۰؍اگست تک درخواست کا موقع، ایس ایس بی انٹرویو،

نئی دہلی: درخواست دینے والے امیدوار کے پاس کسی تسلیم شدہ ادارے یا یونیورسٹی سے گریجویشن کی ڈگری یا اس کے مساوی تسلیم شدہ تعلیمی قابلیت ہونا ضروری ہے۔ امیدوار کی عمر کم از کم 19 سال اور زیادہ سے زیادہ 25 سال ہونی چاہیے۔ عمر کا تعین یکم جنوری 2027 کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ بھارتی فوج میں شامل ہونے کے خواہش مند نوجوانوں کے لیے ایک اہم موقع سامنے آیا ہے۔ بھارتی فوج نے این سی سی اسپیشل انٹری اسکیم-125 ویں کورس کے تحت شارٹ سروس کمیشن (نان ٹیکنیکل) کے لیے غیر شادی شدہ مرد امیدواروں سے 70 آسامیوں پر درخواستیں طلب کی ہیں۔ ان میں بھارتی فوج کے جنگ میں ہلاک ہونے والے اہلکاروں کے زیر کفالت افراد بھی شامل ہیں۔ بھارتی فوج کی جانب سے جاری 70 آسامیوں میں 63 جنرل زمرے کے لیے ہیں، جبکہ 7 آسامیاں بھارتی فوج کے جنگ میں ہلاک ہونے والے اہلکاروں کے بچوں کے لیے مختص کی گئی ہیں۔ آن لائن درخواست کا عمل 20 جولائی کو دوپہر 3 بجے شروع ہوا تھا، جبکہ درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ 20 اگست 2026، دوپہر 3 بجے مقرر کی گئی ہے۔ امیدواروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ مقررہ آخری تاریخ اور وقت سے قبل بھارتی فوج کی سرکاری ویب سائٹ پر جا کر اپنا رجسٹریشن اور درخواست کا عمل مکمل کرلیں۔ درخواست دینے والے امیدوار کے پاس کسی تسلیم شدہ ادارے یا یونیورسٹی سے گریجویشن کی ڈگری یا اس کے مساوی تسلیم شدہ تعلیمی قابلیت ہونا ضروری ہے۔ امیدوار کی عمر کم از کم 19 سال اور زیادہ سے زیادہ 25 سال ہونی چاہیے۔ عمر کا تعین یکم جنوری 2027 کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موزوں امیدواروں کا انتخاب درخواستوں کی شارٹ لسٹنگ، سروس سلیکشن بورڈ (SSB) انٹرویو، طبی معائنے اور میرٹ لسٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ منتخب امیدواروں کی تربیت اپریل 2027 سے شروع ہوگی اور اس کی مدت 49 ہفتے ہوگی۔ تربیت کے دوران امیدواروں کو 100,56 روپے ماہانہ اسٹائپنڈ دیا جائے گا۔ تربیت کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد منتخب امیدواروں کو لیفٹیننٹ کے عہدے پر تقرری دی جائے گی۔ ان کی سالانہ لاگت برائے کمپنی (CTC) تقریباً 17 سے 18 لاکھ روپے کے درمیان ہوگی۔ اس کے علاوہ انہیں مختلف مراعات اور الاؤنسز بھی فراہم کیے جائیں گے۔ بھارتی فوج نے امیدواروں کو بھرتی، تعلیمی قابلیت، عمر، انتخاب کے طریقہ کار اور دیگر شرائط سے متعلق مزید معلومات کے لیے اپنی سرکاری ویب سائٹ پر جاری تفصیلی نوٹیفکیشن کا مطالعہ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

سماجوادی حکومتوں میں برہمنوں کی سب سے زیادہ توہین ہوئی: ڈاکٹر دنیش شرما

اپوزیشن اپنے وجود کو بچانے کی آخری کوشش کررہی ہے، ترنگا یاترا ملک کی یکجہتی کا پیغام دیتی ہے

ایودھیا/لکھنؤ: راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ اور اتر پردیش کے سابق نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر دنیش شرما نے سماجوادی پارٹی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ سماجوادی پارٹی کی حکومتوں کے دور میں برہمن سماج کو سب سے زیادہ ہراساں کیا گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ برہمن سماج کی توہین کرنا سماجوادیوں کی پرانی عادت رہی ہے۔ ڈاکٹر شرما نے کہا کہ برہمن سماج کو معاشرے میں دیوتا کے مانند مقام حاصل ہے اور یہ طبقہ سماج کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حیرت کی بات ہے کہ جو لوگ کبھی بھگوان رام کو نہیں مانتے تھے، وہ آج رام کی فکر کررہے ہیں۔ جب وہ بھگوان رام کو بچانے کی بات کرتے ہیں تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل وہ اپنے سیاسی وجود کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر دنیش شرما نے کہا کہ رام نگری ایودھیا میں ترنگا یاترا کا شاندار منظر دیکھنے کو ملا۔ یہاں منعقدہ 'راشٹر رکشا یگیہ' کو سنتوں کا آشیرواد حاصل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس ترنگا یاترا میں ملک کے نوجوانوں نے 'بھارت ماتا کی جے' کے نعروں کے ساتھ ہاتھوں میں ترنگا تھام کر شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ ترنگا یاترا ملک کی یکجہتی اور اتحاد کا مضبوط پیغام دیتی ہے۔ یاترا میں لوگوں کی بڑی تعداد میں شرکت نے قومی جذبے اور حب الوطنی کو نمایاں کیا۔ راجیہ سبھا رکن نے کہا کہ رام مندر کی تعمیر کی مخالفت کرنے والے اور شری رام کے وجود پر سوال اٹھانے والے لوگ آج رام نگری میں رام مندر کی تکمیل دیکھ کر حیران ہیں۔ ڈاکٹر شرما نے کہا کہ ایودھیا میں صرف رام مندر تعمیر نہیں ہوا بلکہ ایک جدید ایودھیا بھی وجود میں آئی ہے۔ شہر کی پوری تصویر بدل چکی ہے اور یہی تبدیلی اپوزیشن کو پسند نہیں آرہی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن چاہتی ہے کہ رام مندر میں بھکتوں کی تعداد کم ہوجائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت رام مندر معاملے میں کسی بھی قصوروار کو نہیں چھوڑے گی۔ ڈاکٹر شرما نے سماجوادی پارٹی اور کانگریس پر سادھو سنتوں کی توہین کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ انہیں سمجھنا چاہیے کہ ملک سادھو سنتوں کے آشیرواد کے ساتھ 'وکست بھارت' کی جانب آگے بڑھ رہا ہے۔ ڈاکٹر دنیش شرما نے ایودھیا کے گاندھی پارک، سول لائنز میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے منعقدہ ترنگا یاترا میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس کے بعد انہوں نے شری رام للا اور شری ہنومان گڑھی کے درشن کیے اور پارٹی کارکنوں کے ساتھ تنظیمی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے امبیڈکر نگر میں اتر پردیش بی جے پی اقلیتی مورچہ کی جانب سے منعقدہ مسلم خواتین کی ترنگا یاترا کا افتتاح بھی کیا۔ اس موقع پر بی جے پی صدر کملیش شریواستو، میئر گریش پتی ترپاٹھی، اراکین اسمبلی وید پرکاش گپتا، رام چندر یادو، ابھے سنگھ اور چندر بھانو پاسوان سمیت سابق میئر رشی اپادھیائے، سابق صدر اکشے مشرا، جنرل سکریٹری پرمانند مشرا، میٹروپولیٹن نائب صدر ہر بھجن گوڑ، سینئر بی جے پی لیڈر شکتی سنگھ، دھرمندر سنگھ ٹلّو، امن گپتا اور دیگر لیڈرز و کارکنان موجود رہے۔

چمولی ٹنل حادثے میں ۷؍مزدوروں کی موت، دو لاپتہ، ریسکیو آپریشن جاری

اسٹیٹ ڈیزاسٹر رسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف)، پولیس اور ضلع انتظامیہ کی ٹیموں نے بڑے پیمانے پر ریسکیو آپریشن شروع کردیا۔

اتراکھنڈ کے چمولی ضلع میں جمعرات کو ایک زیر تعمیر سرنگ میں اچانک پانی اور ملبہ داخل ہونے سے بڑا حادثہ پیش آیا۔ پیپل کوٹی علاقے میں ٹہری ہائیڈرو ڈیولپمنٹ کارپوریشن (ٹی ایچ ڈی سی) کے منصوبے کی سائٹ پر پیش آنے والے اس حادثے میں سرنگ کے اندر کام کر رہے 22 مزدور پھنس گئے۔ ریسکیو ٹیموں نے 20 مزدوروں کو باہر نکال لیا ہے، جن میں سے 7 کی موت ہوچکی ہے جبکہ دیگر زخمی ہیں۔ دو مزدوروں کی تلاش اب بھی جاری ہے۔ حادثے کے فوراً بعد نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، اسٹیٹ ڈیزاسٹر رسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف)، پولیس اور ضلع انتظامیہ کی ٹیموں نے بڑے پیمانے پر ریسکیو آپریشن شروع کردیا۔ امدادی اہلکار سرنگ کے اندر موجود ملبہ اور پانی نکالنے کے ساتھ لاپتہ مزدوروں تک پہنچنے کی کوشش کررہے ہیں۔ حکام کے مطابق حادثہ 13 اگست کو پیپل کوٹی علاقے میں واقع ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کی زیر تعمیر سرنگ میں پیش آیا۔ اچانک بڑی مقدار میں پانی اور ملبہ سرنگ میں داخل ہوگیا، جس کے باعث وہاں کام کر رہے مزدور پھنس گئے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی امدادی ٹیمیں موقع پر پہنچیں اور مزدوروں کو باہر نکالنے کا کام شروع کیا۔ حادثے میں زخمی ہونے والے مزدوروں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا۔ زخمیوں میں چھتیس گڑھ کے کونڈا گاؤں کے رہائشی سنیل دیوان اور پین سنگھ، جھارکھنڈ کے ہابیل گڑیا، نستار بھنگرا، ونود ساونا، دینا بیگرا اور کھیلا رام بسرا، پنجاب کے چھبا سنگھ، ہماچل پردیش کے تلک راج، جبکہ بہار کے چندن کمار، اودھیش، نندلال اور روہت پانڈے سمیت دیگر مزدور شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق گووند نامی مزدور کو ابتدائی علاج کے بعد اسپتال سے ڈسچارج کردیا گیا ہے، جبکہ روہت پانڈے کو بہتر علاج کے لیے سری نگر ریفر کیا گیا ہے۔ دیگر زخمی مزدوروں کا گوپیشور ضلع اسپتال میں علاج جاری ہے۔ یہ تمام مزدور سرنگ کی تعمیر کے کام میں مصروف تھے کہ اچانک پانی داخل ہونے سے حادثہ پیش آیا۔ حکام نے بتایا کہ سرنگ میں مجموعی طور پر 22 مزدور پھنسے تھے۔ ان میں سے 20 کو باہر نکالا جاچکا ہے، تاہم 7 مزدوروں کی جان نہیں بچائی جاسکی۔ باقی زخمی مزدوروں کا علاج جاری ہے جب کہ دو افراد کے بارے میں ابھی تک کوئی حتمی اطلاع نہیں مل سکی ہے۔ ریسکیو ٹیمیں ان دونوں مزدوروں کی تلاش میں مسلسل مصروف ہیں۔ حادثے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی بھی چمولی کے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔ وہ جائے حادثہ پر پہنچ کر امدادی کارروائیوں اور حالات کا جائزہ لیں گے۔ انتظامیہ کی جانب سے ریسکیو آپریشن کو تیز کرنے کے لیے تمام دستیاب وسائل استعمال کیے جارہے ہیں۔

یوم آزادی کے موقع پر لال قلعے سے وزیر اعظم مودی کریں گے مرکزی تقریب کی قیادت

فصیل پر پہلی بار گونجے گا 'وندے ماترم'

نئی دہلی: 15 اگست کو لال قلعے پر خصوصی تقریب۔ 'وندے ماترم' کے 150 سال اور 2047 تک 'وکست بھارت' کے ہدف پر خصوصی زور رہے گا۔ 15 اگست کو تقریب گاہ تک پہنچنے کے لیے دہلی میں میٹرو خدمات صبح 4 بجے سے شروع ہوں گی۔ تمام مدعو افراد کے لیے میٹرو سروس مفت ہوگی۔ اس مقصد کے لیے ای-دعوت نامے کے ساتھ میٹرو کا کیو آر کوڈ بھی فراہم کیا جارہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی 15 اگست کو دہلی کے لال قلعے سے ملک کے 80 ویں یوم آزادی کی مرکزی تقریب کی قیادت کریں گے۔ اس سال کی تقریب میں قومی نغمے 'وندے ماترم' کی 150 سالہ وراثت کو یاد کرنے کے ساتھ 2047 تک ہندوستان کو 'وکست بھارت' بنانے کے سفر میں نوجوانوں کی توانائی، امنگوں اور کردار کو اجاگر کیا جائے گا۔ لال قلعے پر ہونے والی تقریب میں پہلی مرتبہ 'وندے ماترم' کی خصوصی پیشکش بھی کی جائے گی۔ لال قلعے پہنچنے پر وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ اور دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ وزیر اعظم کا استقبال کریں گے۔ اس کے بعد وزیر اعظم کو جنرل آفیسر کمانڈنگ، دہلی ایریا لیفٹیننٹ جنرل راجیش سیٹھی سے ملوایا جائے گا۔ جی او سی وزیر اعظم کو 'سلیوٹنگ بیس' تک لے جائیں گے، جہاں انٹر سروسز اور دہلی پولیس کے مشترکہ گارڈ کی جانب سے انہیں 'جنرل سلیوٹ' دیا جائے گا۔ اس کے بعد وزیر اعظم گارڈ آف آنر کا معائنہ کریں گے۔ گارڈ آف آنر میں فوج، بحریہ، فضائیہ اور دہلی پولیس سے ایک ایک افسر اور 24،24 جوان شامل ہوں گے۔ اس سال یوم آزادی کی تقریب میں ہندوستانی فوج کو کوآرڈینیٹنگ سروس کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ گارڈ آف آنر کے معائنے کے بعد وزیر اعظم لال قلعے کی فصیل کی جانب جائیں گے، جہاں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ، چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل این ایس راجا سبرامنی، فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ، بحریہ کے سربراہ ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن اور بری فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ ان کا استقبال کریں گے۔ اس کے بعد دہلی ایریا کے جی او سی وزیر اعظم کو قومی پرچم لہرانے کے لیے فصیل پر بنے اسٹیج تک لے جائیں گے۔ کیپٹن سونیا سنگھ چوہان وزیر اعظم کی پرچم کشائی میں معاونت کریں گی۔ پرچم کشائی کے موقع پر 1721 فیلڈ بیٹری (سیریمونیل) کے گنرز کی جانب سے 21 توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ پرچم کشائی کے بعد قومی پرچم کو قومی سلامی دی جائے گی۔ فوج کا بینڈ 'وندے ماترم' کی دھن پیش کرے گا اور لال قلعے میں موجود تمام افراد قومی نغمہ گائیں گے۔ اس کے بعد قومی ترانہ پیش کیا جائے گا۔ اس سال یوم آزادی کی تقریبات میں 'وندے ماترم' کی 150 ویں سالگرہ کو خصوصی اہمیت دی جارہی ہے۔ تقریب کے اختتام پر این سی سی کیڈٹس اور 'مائی بھارت' کے رضاکار بھی 'وندے ماترم' پیش کریں گے۔

اردو-سندھی اکادمی، دھلی کے زیرِ اہتمام

'ہر گھر ترنگا' کے تحت پرچم کشائی اور ثقافتی تقریب

نئی دہلی: ثقافتی تقریب کے اختتام پر دہلی گھرانے کے معروف قوال ارشد عدنان قطبی اور ان کے گروپ نے صوفیانہ قوالیوں کی محفل سجائی۔ انھوں نے اپنی پیشکش کا آغاز "دل دیا ہے جاں بھی دیں گے، اے وطن تیرے لیے" سے کیا بعد ازاں حب الوطنی کے موضوع پر مختلف کلام اپنے منفرد اور پُرسوز انداز میں پیش کیے۔ قوالوں کی دل سوز آواز اور صوفیانہ رنگ نے محفل کو یادگار بنا دیا۔ یوم آزادی کے موقع پر اردو و سندھی اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام اردو اکادمی کے احاطے میں "ہر گھر ترنگا" مہم کے تحت "پرچم کشائی اور ثقافتی تقریب" کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کا آغاز اردو و سندھی اکادمی کے سکریٹریز لیکھ راج اور رمیش ایس لعل کے ہاتھوں قومی پرچم ترنگا کی پرچم کشائی سے ہوا۔ قومی گیت اور قومی ترانے کے موقع پر حاضرین نے جوش و خروش کے ساتھ اپنی حب الوطنی کا اظہار کیا۔ پروگرام کے آغاز میں دونوں اکادمیوں کے سکریٹریز نے تمام فنکاروں کا گلدستے پیش کرکے پرتپاک استقبال کیا۔ تقریب کی نظامت کی ذمہ داری اطہر سعید نے بخوبی انجام دی۔ اپنے استقبالیہ کلمات میں لیکھ راج، ایڈیشنل سکریٹری، محکمۂ فن والسنہ، حکومتِ دہلی نے مجاہدینِ آزادی اور شہیدانِ وطن کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آزادی حاصل کیے ہوئے کئی دہائیاں گزر چکی ہیں، لیکن آج بھی ہم نے اپنے دلوں میں ان عظیم سپوتوں کی یادوں کو زندہ رکھا ہے۔ ہمیں ان کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور ملک میں امن، اتحاد اور بھائی چارے کی فضا برقرار رکھنے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ انھوں نے کہا کہ اردو اور سندھی اکادمیوں کا مشترکہ طور پر یہ جشن منانا قومی یکجہتی کی خوبصورت مثال ہے۔ ثقافتی پروگرام کا آغاز دہلی کی معروف گلوکارہ وروشی نے حب الوطنی سے سرشار نغموں سے کیا۔ انھوں نے "جہاں ڈال ڈال پر سونے کی چڑیا کرتی ہے بسیرا" سمیت متعدد نغمے پیش کیے، جن سے تقریب کا ماحول حب الوطنی کے جذبے سے معمور ہوگیا۔ موسیقی کے بعد رقص و سرود کا سلسلہ شروع ہوا، جس میں بھاؤ ناراج گروپ نے حب الوطنی کے جذبے سے سرشار مختلف قومی موضوعات پر مبنی رقص پیش کیے۔ گروپ نے اپنی پُرجوش پیشکش کا آغاز معروف قومی گیت "وندے ماترم" کی دھن پر اجتماعی رقص سے کیا، جس نے تقریب کے ماحول کو مزید جوش و جذبے سے بھر دیا۔ بعد ازاں گروپ کے فنکاروں نے ہندوستان کے مختلف خطوں کے متنوع روایتی رقص پیش کرتے ہوئے ملک کی رنگارنگ تہذیبی اور ثقافتی روایت کی خوبصورت عکاسی کی جس سے حاضرین محظوظ بھی ہوئے اور حب الوطنی کے جذبات سے بھی سرشار ہوئے۔

بھارت اور ملائیشیا نے سوبانگ

ایئر بیس پر دو طرفہ مشق اُڑ ار اشکتی 2026 کا آغاز کیا

سیلنگور: ہندوستانی فضائیہ (آئی اے ایف) اور رائل ملائیشین ایئر فورس (آر ایم اے ایف) نے ملائیشیا کے سبانگ ایئر بیس پر دو طرفہ مشق اُڑ ارا شکتی 2026 کا آغاز کیا ہے۔ ایکس پر ہندوستانی فضائیہ کی ایک پوسٹ کے مطابق، دونوں ممالک کے فضائی جنگجو مشترکہ فیلڈ ٹریننگ اور سبجیکٹ میٹر ایکسپرٹ کے تبادلے میں مصروف ہیں۔ ہندوستانی فضائیہ اور رائل ملائیشین ایئر فورس دو طرفہ مشق اڑارا شکتی 2026 کا انعقاد سوبانگ ایئر بیس، ملائیشیا پر کررہے ہیں۔ دونوں ممالک کے فضائی جنگجو مشترکہ فیلڈ ٹریننگ اور سبجیکٹ میٹر ایکسپرٹ کے تبادلے میں مصروف ہیں، جس میں آپریٹنگ ایکسچینج کی بہترین مشقوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اڑارا شکتی مشق دونوں اطراف کے اہلکاروں کو ایک دوسرے کے طریقہ کار، طریقوں اور فضائی کارروائیوں کے طریقوں سے زیادہ واقفیت حاصل کرتے ہوئے ایک ساتھ تربیت کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

شملہ میں تبتی برادری کی 24 گھنٹے کی بھوک ہڑتال ختم

لوبگار نگزن کو خراج عقیدت

شملہ: شملہ میں تبتی برادری کے ارکان نے 24 گھنٹے کی بھوک ہڑتال مکمل کرتے ہوئے تبتی آزادی کے کارکن لوبگار نگزن کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور تبت کی زبان، ثقافت اور شناخت کے تحفظ کا مطالبہ دہرایا۔ تقریباً 50 تبتی افراد نے اس احتجاج میں شرکت کی۔ لوبگار نگزن نے 2 جولائی کو نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر کے باہر خودسوزی کی تھی۔ انہوں نے اپنے آخری پیغام میں تبت میں چین کی پالیسیوں اور نئے نسلی اتحاد قانون پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان اقدامات سے تبتی ثقافت اور شناخت کو خطرہ لاحق ہے۔ بھوک ہڑتال میں شامل افراد نے کہا کہ لوبگار نگزن کی قربانی نے دنیا بھر کے تبتیوں کو اپنی ثقافتی اور سیاسی شناخت کے تحفظ کے لیے متحد کیا ہے۔ مظاہرین نے عالمی برادری سے تبت کی صورتحال پر توجہ دینے اور تبتی عوام کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کے تحفظ کے لیے آواز اٹھانے کی اپیل بھی کی۔

ترنگا مہم کو عوامی تحریک بنانے کی اپیل

آتم نربھر اور وکست بھارت کیلئے حب الوطنی ضروری ہے: جے پی نڈا

نئی دہلی: مرکزی وزیر جے پی نڈا نے ملک بھر میں جاری عوامی شرکت کی مہم کے طور پر ترنگا یاترا اور ترنگا مہم پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ 9 اگست کو شروع ہونے والی ترنگا یاترا اور ترنگا مہم 15 اگست تک جاری رہے گی۔ اس کے تحت ترنگا یاترا و ں کو ملک کے شہروں سے دیہاتوں تک پہنچایا جارہا ہے اور لوگ اس میں جوش و خروش کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ نڈا نے کہا کہ جب ملک نے آزادی کے 75 سال مکمل کیے تو وزیر اعظم نریندر مودی نے 2022 میں مطالبہ کیا تھا کہ ترنگا مہم صرف ایک سرکاری پروگرام نہیں بلکہ ایک عوامی تحریک بننی چاہیے۔ اس کے بعد ملک بھر کے کروڑوں گھروں پر ترنگا لہرایا گیا اور لوگوں نے اس مہم میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ مرکزی وزیر نے بتایا کہ انہوں نے بھی آج اپنی رہائش گاہ پر اپنے اہل خانہ کے ساتھ ترنگا لہرایا۔ اسے اپنے لیے خوش قسمتی کا موقع قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ترنگا ملک کے اتحاد، فخر اور قومی جذبے کی علامت ہے۔ نڈا نے کہا کہ ہندوستان کو ایک آتم نربھر اور وکست بھارت ملک بنانے کے لیے ہم وطنوں میں حب الوطنی کا احساس ضروری ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ترنگا مہم میں شامل ہوں اور ملک کی ترقی کے عزم کو مضبوط کریں۔ ان کے مطابق، ہندوستان کو آتم نربھر اور وکست بھارت بنانے کا ہدف حب الوطنی اور اجتماعی کوششوں کے جذبے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور دیگر اعلیٰ قائدین نے ملک کے عوام سے ہر گھر ترنگا مہم کو ایک عظیم عوامی تحریک (جن آندولن) بنانے کی پرزور اپیل کی ہے۔ اگست 2026 میں منعقد ہونے والی یہ ملک گیر مہم نہ صرف حب الوطنی کے جذبے کو تازہ کرنے کا ذریعہ ہے، بلکہ اس سال یہ قومی گیت وندے ماترم کی 150 ویں سالگرہ کے لیے وقف کی گئی ہے۔ اس سال دنیا بھر میں ہندوستانی سفارت خانوں کو جوڑنے کے لیے ایک نئی پہل سوریہ پتھ ترنگا شروع کی گئی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (X) پر عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ترنگا ہماری آن، بان اور شان کا مظہر ہے۔ انہوں نے شہریوں سے کہا کہ وہ اسے محض ایک سرکاری پروگرام نہ سمجھیں بلکہ ہر من ترنگا کے جذبے کے تحت ایک تہوار کی طرح منائیں اور وکست بھارت (ترقی یافتہ ہندوستان) کی تعمیر کا عزم دہرائیں۔ بی جے پی کے قومی صدر اور مرکزی وزیر جے پی نڈا نے ملک بھر میں جاری عوامی شرکت کی مہم کو سراہتے ہوئے کہا کہ 9 اگست سے شروع ہونے والی یہ ترنگا یاترا 15 اگست تک پورے جوش و خروش سے جاری رہے گی تاکہ آتم نربھر بھارت کے خواب کو تقویت ملے۔

این سی ای آر ٹی میں 1,596 اور سی بی ایس ای میں 933 آسامیاں خالی

پارلیمانی کمیٹی نے اٹھائے سوال، کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق، این سی ای آر ٹی میں منظور شدہ اسامیوں میں سے نصف سے زیادہ خالی ہیں،

کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق، این سی ای آر ٹی میں منظور شدہ اسامیوں میں سے نصف سے زیادہ خالی ہیں، جبکہ سی بی ایس ای میں تقریباً 44 فیصد عہدے خالی ہیں۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ وزارت تعلیم اور سی بی ایس ای ان خالی اسامیوں کو فوری طور پر پُر کرنے کے لیے بھرتی کا عمل مکمل کریں۔ پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق این سی ای آر ٹی میں منظور شدہ آسامیوں میں سے نصف سے زیادہ خالی ہیں جبکہ سی بی ایس ای میں تقریباً 44 فیصد پوسٹیں خالی ہیں۔ این سی ای آر ٹی اور سی بی ایس ای میں بڑی تعداد میں خالی آسامیوں پر پارلیمانی کمیٹی نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق این سی ای آر ٹی میں منظور شدہ آسامیوں میں سے نصف سے زیادہ خالی ہیں، جبکہ سی بی ایس ای میں تقریباً 44 فیصد عہدے خالی ہیں۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ وزارت تعلیم اور سی بی ایس ای ان آسامیوں کو فوری طور پر پُر کرنے کے لیے بھرتی کا عمل مکمل کریں۔ یہ معلومات پارلیمانی کمیٹی کی دسویں رپورٹ (2026-27) میں سامنے آئی ہے، جسے لوک سبھا میں پیش کیا گیا تھا۔ رپورٹ میں بجٹ اور ملک میں سستی اور معیاری تعلیم سے متعلق پالیسی کے پہلوؤں کے ساتھ ساتھ سی بی ایس ای کے کام کاج کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کمیٹی کے مطابق اکتوبر 2025 تک این سی ای آر ٹی میں کل 844,2 آسامیاں منظور کی گئی تھیں۔ ان میں سے صرف 1248 آسامیاں پُر ہوئیں، جبکہ 1596 خالی رہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ این سی ای آر ٹی کے منظور شدہ عملے کے آدھے سے زیادہ عہدے خالی تھے۔ اسامیوں میں 145 تعلیمی اسامیاں، 131 اسکول ٹیچر کے پوسٹیں، 916 وزارتی اسامیاں اور 404 دیگر معاون پوسٹیں شامل ہیں۔ کمیٹی نے این سی ای آر ٹی میں اتنی بڑی تعداد میں پوسٹیں خالی ہونے پر وزارت تعلیم سے فوری طور پر دھیان دینے پر زور دیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ این سی ای آر ٹی ملک میں تعلیم کو نئے طریقے سے فروغ دینے اور قومی سطح پر نصاب کی تشکیل کے لیے ایک اہم ادارہ ہے، اس لیے یہاں عملے کی کمی کو سنجیدگی سے لیا جانا چاہئے۔ این سی ای آر ٹی کا کردار این ای پی 2020 کے نفاذ سے بھی منسلک ہے۔ وزارت تعلیم نے کمیٹی کو مطلع کیا کہ این سی ای آر ٹی نے نیشنل کریکولم فریم ورک فار فاؤنڈیشن اسٹیج اور نیشنل کریکولم فریم ورک فار اسکول ایجوکیشن تیار کیا ہے۔ ان فریم ورک پر مبنی نصاب اور نصابی کتابیں تیار کرنے کا کام شروع کیا گیا ہے۔ ایسے میں کمیٹی نے این سی ای آر ٹی میں خالی اسامیوں کو بھرنے کے لیے ٹھوس کوششوں کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ پارلیمانی کمیٹی نے سی بی ایس ای میں عملے کی کمی پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سی بی ایس ای میں کل 117,2 آسامیاں منظور ہیں جن میں سے 933 خالی ہیں۔ یہ کل منظور شدہ پوسٹوں کا تقریباً 44 فیصد ہے۔ سی بی ایس ای میں عملے کی سب سے اہم کمی گروپ سی کے معاون عملے میں ہے۔ اس زمرے میں 595 آسامیاں خالی ہیں۔ رپورٹ میں سی بی ایس ای کے بڑھتے ہوئے دائرہ کار پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ 1992-93 میں سی بی ایس ای سے 3787 اسکول منسلک تھے، جبکہ 2024-25 میں یہ تعداد بڑھ کر 31234 ہوگئی۔ بڑھتے ہوئے اسکول نیٹ ورک کو منظم کرنے کے لیے سی بی ایس ای کے پاس اب 25 علاقائی دفاتر اور پانچ ذیلی علاقائی دفاتر ہیں۔ طلباء کی تعداد میں بھی مسلسل اضافہ ہوا ہے۔

ہندوستان دنیا کی بیشتر حصوں میں مضبوط خیر سگالی کی حکمرانی جاری

سری لنکا میں سب سے زیادہ 79 فیصدی لوگ بھارت کے تئیں موافق نظریہ رکھتے ہیں: سروے

نئی دہلی۔ 14/ اگست۔ پی ای ڈبلیو ریسرچ سنٹر کے اسپرنگ 2026 کے عالمی رویوں کے سروے کے مطابق، ہندوستان دنیا کے بیشتر حصوں میں مضبوط خیر سگالی کی حکمرانی جاری رکھے ہوئے ہے، جس میں 36 ممالک کے 45 فیصد بالغ افراد ملک کے بارے میں موافق نظریہ رکھتے ہیں۔ سب سے مضبوط جذبات ہمسایہ ملک سری لنکا سے آتے ہیں، جہاں سروے میں شامل 79 فیصد لوگ بھارت کو موافق نظر آتے ہیں۔ 8 فروری سے 13 مئی 2026 تک کرائے گئے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کی بین الاقوامی شبیہ بڑے پیمانے پر مثبت رہتی ہے، جس میں سازگار خیالات عالمی سطح پر چار فیصد پوائنٹس سے ناگوار نظر آتے ہیں۔ پی ای ڈبلیو نے تشخیص کے لیے 36 ممالک میں بالغوں کا سروے کیا۔ جمعرات کو جاری کردہ سروے کے مطابق، سروے میں شامل ممالک میں سری لنکا ہندوستان کا سب سے مضبوط حامی ہے، 79 فیصد نے ہندوستان کے حق میں رائے کا اظہار کیا۔ یہ دریافت دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان عوام سے عوام، ثقافتی، اقتصادی اور تزویراتی تعلقات کی گہرائی کو اجاگر کرتی ہے۔ غیر معمولی طور پر اعلیٰ درجہ بندی سری لنکا کو ہندوستان کے تئیں مثبت جذبات کے لیے سروے کیے گئے ممالک میں سرفہرست رکھتی ہے، جس سے بحر ہند کے خطے میں ہندوستان کے کردار کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو تقویت ملتی ہے۔ ہندوستان کی سازگار شبیہ اس کے قریبی پڑوس سے بھی آگے پھیلی ہوئی ہے۔ کینیا اور برطانیہ میں تقریباً سات میں سے دس بالغ افراد ہندوستان کو مثبت انداز میں دیکھتے ہیں، جب کہ جرمنی، اسرائیل، اٹلی، سویڈن، جاپان اور تھائی لینڈ سمیت ممالک کی اکثریت بھی موافق رائے کا اظہار کرتی ہے۔ نتائج اقتصادی، سفارتی اور اسٹریٹجک شعبوں میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی موجودگی اور اہمیت کے وسیع بین الاقوامی اعتراف کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ سروے میں شامل 36 ممالک میں، 45 فیصد کے اوسط نے بھارت کے بارے میں مثبت رائے کا اظہار کیا، جبکہ 41 فیصد نے ناگوار رائے کا اظہار کیا۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ تمام خطوں میں تاثرات میں فرق کے باوجود، ہندوستان عالمی عوامی جذبات میں تھوڑا سا مجموعی برتری برقرار رکھتا ہے۔ یورپ ہندوستان کے لیے خاص طور پر ایک مثبت خطہ کے طور پر ابھرتا ہے، جس میں متعدد ممالک میں منفی خیالات سے زیادہ سازگار خیالات ہیں۔ لاطینی امریکہ کے کچھ حصوں میں، اس دوران، رائے کو کم واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جواب دہندگان کے اہم حصص اپنے خیالات کا اظہار نہ کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ سروے میں اس کے پڑوسیوں کے درمیان ہندوستان کے بارے میں تاثرات میں بھی نمایاں فرق کا پتہ چلتا ہے۔ جب کہ سری لنکا نے زبردست 79 فیصد سازگار درجہ بندی ریکارڈ کی ہے، پاکستان میں جذبات ڈرامائی طور پر مختلف ہیں، جہاں صرف 7 فیصد جواب دہندگان بھارت کو موافق نظر آتے ہیں۔ ترکی نے بھی ہندوستان کے لیے نسبتاً کم سازگار درجہ بندی 15 فیصد ریکارڈ کی ہے، جب کہ مغربی کنارے اور مشرقی یروشلم میں رائے اسی طرح منفی ہے، صرف 18 فیصد نے موافق رائے کا اظہار کیا۔ ہندوستان عالمی سطح پر ایک مضبوط، مثبت امیج اور بہترین سفارتی تعلقات (خیر سگالی) برقرار رکھے ہوئے ہے۔ عالمی سروے اور بین الاقوامی رپورٹس کے مطابق دنیا کے بیشتر حصے ہندوستان کو ایک ابھرتی ہوئی معاشی طاقت، قابل بھروسہ شراکت دار اور جمہوری ملک کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ دنیا کی تیزی سے بڑھتی ہوئی بڑی معیشتوں میں شامل ہونا۔ ترقی پذیر ممالک کی آواز بن کر ابھرنا۔ امریکہ، یورپ اور آسٹریلیا کے ساتھ دفاعی اور تجارتی شراکت داری مضبوط ہو رہی ہے۔ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب جیسے ممالک کے ساتھ تاریخی اور اقتصادی تعلقات نئی بلندیوں پر ہیں۔ ترقیاتی منصوبوں اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کے ذریعے خیر سگالی میں اضافہ ہوا ہے۔

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کینیڈا کا دورہ کریں گی

افتتاحی اقتصادی اور مالی مذاکرات میں حصہ لیں گی

ٹورنٹو/نئی دہلی: بھارتی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن رواں ماہ کے آخر میں کینیڈا کا دوروزہ دورہ کرنے والی ہیں اور وہ کینیڈین ہم منصب کے ساتھ دونوں ممالک کے درمیان افتتاحی اقتصادی اور مالیاتی ڈائیلاگ میں شرکت کریں گی۔ سیتارمن 26 اگست کو کینیڈا کے مالیاتی دارالحکومت ٹورنٹو پہنچیں گی اور ملک کے کارپوریٹ لیڈروں کے ساتھ ایک میٹنگ میں شرکت کریں گی جس کی میزبانی کینیڈا-انڈیا بزنس کونسل اور کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری کررہے ہیں۔ وہ انڈو کینیڈین چیمبرز آف کامرس اور کمیونٹی ایسوسی ایشنز کے نمائندوں سے بھی ملاقات کریں گی۔ 27 اگست کو، وہ کینیڈا کے وزیر خزانہ اور نیشنل ریونیو فرانکوئیس فلپ کمپینگ کے ساتھ ایک دوطرفہ میٹنگ کریں گی، کیونکہ وہ مشترکہ طور پر سیکٹرل ڈائیلاگ کا آغاز کریں گے، جو ان متعدد عمودی حصوں میں سے ایک ہے جو قانون کے نفاذ اور سیکیورٹی سمیت فعال کیے گئے ہیں۔ اوٹاوا میں ہندوستان کے ہائی کمشنر دنیش پٹنائک نے کہا کہ یہ دورہ تعلقات کو مزید تقویت دینے کے لیے بہت اچھا ہوگا، جس کی تجدید مارچ 2025 میں وزیر اعظم مارک کارنی کے چارج سنبھالنے کے بعد ہوئی ہے۔ پٹنائک نے نشاندہی کی کہ کام کرنے کے لیے ایک ٹھوس بنیاد موجود ہے، کینیڈین سرمایہ کاروں کے طور پر، بنیادی طور پر پنشن فنڈز نے ہندوستان میں 100 بلین کینیڈین ڈالر سے زیادہ رکھے ہیں۔ امکان ہے کہ ان کے ہندوستانی سرمایہ کاروں کی طرف سے اس جذبات کا بدلہ لیا جائے گا، کیونکہ ہندوستان اگلے ماہ ٹورنٹو میں کارنی کی میزبانی میں کینیڈا کی سرمایہ کاری سمٹ میں شرکت کرے گا۔ دونوں ایف ایمز کینیڈین کلب ٹورنٹو کے زیر اہتمام ایک مباحثے میں حصہ لیں گے، جس کا موضوع ہے، کینیڈا اور ہندوستان: مشترکہ اقتصادی مفادات کو آگے بڑھانا۔ انڈو کینیڈین چیمبرز آف کامرس اور کمیونٹی ایسوسی ایشنز کے صدر اور سی ای او وکٹر تھامس کے زیر انتظام، اس بحث میں سرمایہ کاری کو گہرا کرنے، تجارت کو مضبوط کرنے اور کلیدی شعبوں میں نئی شراکتیں قائم کرنے کے مواقع پر غور کیا جائے گا اور اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ سب سے زیادہ مواقع کہاں ہیں، کاروبار اور سرمایہ کاروں کو زیادہ اعتماد دینے کے لیے کیا ضرورت ہے، اور کس طرح معاشی تعاون وسیع تر تعلقات کو دوبارہ زندہ کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ کینیڈا کے مالیاتی دارالحکومت ٹورنٹو میں وہ کینیڈا-انڈیا بزنس کونسل (C-IBC) اور کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (CII) کے زیر اہتمام کارپوریٹ رہنماؤں اور سرمایہ کاروں سے ملاقاتیں کریں گی۔ اس دورے کا بنیادی مقصد بھارت اور کینیڈا کے درمیان تجارتی تعلقات، سرمایہ کاری اور مالیاتی تعاون کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

بھارت 2050 تک "خلائی پاور ہاؤس" بن جائے گا

آسٹریلیا کے سابق وزیر اعظم سکاٹ موریسن نے ایسی پیش گوئی کیوں کی؟

سڈنی: آسٹریلیا کے سابق وزیر اعظم سکاٹ موریسن نے ہندوستان کے خلائی عزائم کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ملک اگلے دو سے تین دہائیوں میں ایک خلائی پاور ہاؤس" بن سکتا ہے کیونکہ اس کی خلائی معیشت ترقی کرتی ہے۔ ہند بحیرہ روم ڈائیلاگ میں آن لائن بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا جغرافیہ، صنعتی طاقت اور بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی کی بنیاد اسے خلائی شعبے میں بہت بڑا کردار ادا کرنے کی صلاحیت فراہم کرتی ہے۔ موریسن نے کہا کہ میرے خیال میں بھارت اگلے 20 سے 30 سالوں میں ایک خلائی پاور ہاؤس بن جائے گا کیونکہ اس کی خلائی معیشت پختہ ہوتی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کے جمہوری ادارے بین الاقوامی سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں ایک اہم عنصر ہوں گے۔ ان کے مطابق، طویل مدتی مواقع کی تلاش میں سرمایہ کاروں کو بڑی مقدار میں سرمایہ لگانے سے پہلے ملکی اداروں پر اعتماد کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا، ہندوستان اپنی جمہوریت اور اپنے اداروں کو سنجیدگی سے لیتا ہے اور ضروری ہے، کیونکہ یہ آپ کی سرمایہ کاری کی پچ کا ایک بڑا حصہ ہے کہ لوگ ہندوستان میں سرمایہ کو کیوں خطرے میں ڈالیں گے۔ موریسن نے کہا کہ ہندوستان فائدہ اٹھا سکتا ہے کیونکہ بین الاقوامی کمپنیاں چین کے ساتھ اپنے کاروبار کی نمائش کا ازسرنو جائزہ لیتے ہیں۔ وہ توقع کرتا ہے کہ ملک کچھ ایسے سرمائے کے لیے مقابلہ کرے گا جو چین سے باہر جا سکتا ہے اور اس کا خیال ہے کہ ملک کے پاس بین الاقوامی سرمایہ کاروں کے لیے ایک مضبوط کیس ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ چین سے سرمایہ نکالا گیا ہے۔ یہ کہاں جائے گا؟ ہندوستان ان ممالک میں سے ایک ہوگا جو یہ پچ بنا رہے ہیں، اور مجھے لگتا ہے کہ یہ اچھا بنا سکتا ہے۔ ان کے تبصرے ایسے وقت میں آئے ہیں جب ہندوستان روایتی سیٹلائٹ لانچوں سے آگے بڑھ کر اپنے خلائی پروگرام کو ترقی دے رہا ہے اور انسانی خلائی پرواز، نجی شعبے کی خلائی سرگرمی اور جدید خلائی ٹیکنالوجی میں صلاحیتیں بنا رہا ہے۔ ملک نجی کمپنیوں کو خلائی شعبے میں بڑا کردار ادا کرنے کی ترغیب دے رہا ہے، جس سے سیٹلائٹ مینوفیکچرنگ اور لانچ سروسز سے لے کر کمیونیکیشنز اور اسپیس بیسڈ ایپلی کیشنز تک کے شعبوں میں مواقع پیدا کیے جا رہے ہیں۔ ہندوستان کے خلائی پروگرام نے انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن کی قیادت میں مشنوں کے ذریعے بین الاقوامی شناخت حاصل کی ہے، بشمول چندریان قمری مشن اور کامیاب مریخ مدار مشن۔ گگنیان پروگرام اب ملک کی اہم ترجیحات میں سے ایک ہے کیونکہ ملک اپنے پہلے انسانی خلائی مشن کی تیاری کر رہا ہے۔

ہند-کینیا نے ٹیکنالوجی اور پارلیمانی تعلقات پر تبادلہ خیال کیا

میٹنگ کے دوران، نائب صدر نے ہندوستان اور کینیا کے درمیان قریبی پارلیمانی تعلقات پر روشنی ڈالی

نئی دہلی: نائب صدر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن نے جمعرات کو کینیا کی قومی اسمبلی کے اسپیکر موسی ایم ویتانگولا کے ساتھ ملاقات کی، جو ایک پارلیمانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ میٹنگ کے دوران، نائب صدر نے ہندوستان اور کینیا کے درمیان قریبی پارلیمانی تعلقات پر روشنی ڈالی اور ٹکنالوجی کے حل اور ڈیجیٹل ٹکنالوجی میں اپنے تجربے کو بانٹنے کے لئے ہندوستان کی تیاری کا اظہار کیا۔ انہوں نے کینیا کے پارلیمانی دوستی گروپ میں ہندوستانی نژاد رکن پارلیمنٹ کی موجودگی کو نوٹ کیا اور کینیا کی قومی اسمبلی کے احاطے میں مہاتما گاندھی کا مجسمہ نصب کرنے کی تجویز کو سراہتے ہوئے یاد کیا۔ نائب صدر جمہوریہ نے یاد دلایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے 2016 میں کینیا کا دورہ کیا تھا، اس کے بعد 2023 میں صدر روٹو نے ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔ کینیا کے ساتھ ہندوستان کی ترقیاتی شراکت داری کا ذکر کرتے ہوئے نائب صدر نے نوٹ کیا کہ گرانٹ ان ایڈ کی شکل میں کئی پروجیکٹوں پر عمل درآمد کیا گیا ہے، جس میں نیروبی یونیورسٹی کی مہاتما گاندھی گریجویٹ لائبریری کی تجدید کاری اور کینیا نیوی بیس، مٹونگوے میں سی ٹی اسکین انفراسٹرکچر شامل ہیں۔ انہوں نے ایبولا وائرس پھیلنے کے دوران ہندوستان کی مدد کو بھی یاد کیا، جب ہندوستان نے 5.4 ٹن طبی سامان کی پہلی قسط فراہم کی تھی۔ نائب صدر نے کینیا میں صلاحیت سازی کے لیے ہندوستان کی مسلسل حمایت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہند تقریباً 400 اسکالرشپس پیش کرتی ہے جس میں مختلف سرکاری وزارتوں کے تربیتی کورس بھی شامل ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کینیا کے 20 سفارت کار ہندوستان میں صلاحیتوں کی ترقی سے گزر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ طویل مدتی کورسز کے لیے آئی سی سی آر اسکالرشپ کو 80 سے بڑھا کر 100 سالانہ کر دیا گیا ہے۔ ہندوستان اور کینیڈا نے ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت (AI) اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کے لیے اسٹریٹجک تعلقات پر گہرے تبادلہ خیال کا آغاز کیا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان حالیہ اعلیٰ سطحی سفارتی دوروں اور ملاقاتوں کے دوران پارلیمانی، تجارتی اور تکنیکی تعلقات کو مستحکم کرنے پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ سہ فریقی ٹیکنالوجی شراکت داری: ہندوستان، کینیڈا اور آسٹریلیا نے مل کر آسٹریلیا۔ کینیڈا، انڈیا ٹیکنالوجی اینڈ انوویشن شراکت داری کا آغاز کیا ہے۔

سپریم کورٹ نے راہل گاندھی کے خلاف فوجداری شکایت خارج کردی

عدالت نے قرار دیا کہ مقدمہ چلانے کیلئے ریاستی حکومت کی لازمی منظوری حاصل نہیں کی گئی تھی۔

سپریم کورٹ نے جمعہ کو اتر پردیش میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے خلاف زیر التوا نجی فوجداری شکایت کو خارج کر دیا۔ راہل گاندھی پر ہندوتوا نظریہ ساز وی ڈی ساورکر کے بارے میں مبینہ طور پر ہتک آمیز تبصرے کر کے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس شیل ناگو پر مشتمل بنچ نے گاندھی کے خلاف شکایت اور کارروائی کو اس وقت خارج کر دیا جب یہ بات سامنے آئی کہ اتر پردیش حکومت نے انڈین پینل کوڈ (IPC) کی دفعہ ۱۵۳/اے کے تحت مبینہ جرم میں مقدمہ چلانے کیلئے ضروری منظوری نہیں دی تھی۔ راہل گاندھی نے ٹرائل کورٹ کے سمن جاری کرنے کے حکم کو چیلنج کیا تھا، جس کے تحت انہیں آئی پی سی کی دفعہ ۱۵۳/اے (گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینا) اور دفعہ ۵۰۵ کے تحت کارروائی کا سامنا کرنا تھا۔ الہ آباد ہائی کورٹ کی جانب سے کارروائی خارج کرنے سے انکار کے بعد انہوں نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ جمعہ کی سماعت کے دوران جسٹس دتا نے دریافت کیا کہ آیا اتر پردیش حکومت نے مقدمہ چلانے کی منظوری دی ہے۔ ریاست کی جانب سے پیش ہونے والے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے ایم نٹراج نے تصدیق کی کہ ایسی کوئی منظوری نہیں دی گئی ہے۔ ضابطۂ فوجداری (CrPC) کی دفعہ ۱۹۶/ کے تحت عدالت کیلئے آئی پی سی کی دفعہ ۱۵۳/اے کے تحت کسی جرم کا نوٹس لینے سے پہلے ریاستی حکومت کی منظوری ضروری ہے۔ شکایت کنندہ کے وکیل نے ابتدا میں درخواست کی کہ منظوری نہ ہونے کی صورت میں سمن جاری کرنے کے حکم کو منسوخ کر کے معاملہ دوبارہ غور کیلئے مجسٹریٹ کے پاس بھیج دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ضروری ہوا تو شکایت کنندہ منظوری حاصل کرنے کے لیے مطلوبہ اقدامات کرے گا۔ تاہم، جسٹس دتا نے کہا کہ عدالت کے ذریعے جرم کا نوٹس لئے جانے سے پہلے منظوری لازمی ہے۔ انہوں نے کہا، "اگر منظوری نہیں ہے تو معاملہ وہیں ختم ہو جاتا ہے۔" اس کے بعد بنچ نے شکایت اور مجسٹریٹ کی جانب سے جاری کئے گئے احکامات کو خارج کر دیا۔ بنچ نے کہا، "اتر پردیش حکومت کی جانب سے داخل کیے گئے حلف نامے میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ اپیل کنندہ ملزم کے خلاف مقدمہ چلانے کی منظوری دی گئی ہے۔ ایسی صورتِ حال میں شکایت اور مجسٹریٹ کی جانب سے جاری کئے گئے احکامات منسوخ کئے جاتے ہیں۔"

بھارت اسرائیل اقتصادی راہداری

مشرق وسطیٰ کی بڑی تبدیلی بن سکتی ہے: تجزیہ

واشنگٹن: بھارت اور اسرائیل کو جوڑنے والی مجوزہ اقتصادی راہداری انڈیا مڈل ایسٹ یورپ اکنامک کوریڈور (IMEC) آنے والے برسوں میں مشرقِ وسطیٰ کی تجارت اور جغرافیائی سیاست کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ایک تازہ تجزیے میں اسے خطے کی ان اہم ترین پیش رفتوں میں شمار کیا گیا ہے جن پر ابھی مطلوبہ عالمی توجہ نہیں دی جا رہی۔ منصوبے کا مقصد بھارت کو سمندری راستے سے خلیجی ممالک اور وہاں سے ریل اور بندرگاہی نیٹ ورک کے ذریعے اسرائیل اور یورپ سے جوڑنا ہے۔ اس طرح بھارت اور یورپ کے درمیان سامان کی نقل و حرکت کے لیے ایک نیا تجارتی راستہ وجود میں آسکتا ہے، جس میں اسرائیل بحیرہ روم تک رسائی فراہم کرنے والے اہم مرکز کا کردار ادا کرے گا۔ تجزیے کے مطابق اس منصوبے کی اہمیت محض تجارت تک محدود نہیں۔ بھارت کی تیزی سے بڑھتی معیشت، خلیجی ممالک کی سرمایہ کاری اور لاجسٹکس صلاحیت اور اسرائیل کی جغرافیائی پوزیشن مل کر ایک ایسا اقتصادی نیٹ ورک تشکیل دے سکتے ہیں جو جنوبی ایشیا، مشرقِ وسطیٰ اور یورپ کو براہِ راست جوڑ دے۔ IMEC کو چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو کے مقابلے میں ایک اہم متبادل رابطہ منصوبے کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس کی کامیابی بھارت کو عالمی سپلائی چینز میں مزید مرکزی حیثیت دے سکتی ہے اور مشرقِ وسطیٰ میں اقتصادی تعاون کی نئی بنیاد قائم کر سکتی ہے۔ تجزیے کا بنیادی مؤقف یہ ہے کہ خطے میں جاری تنازعات کے باوجود پس منظر میں ایک بڑی اقتصادی تبدیلی شکل اختیار کر رہی ہے اور بھارت اسرائیل رابطہ اس نئے تجارتی نظام کی اہم بنیاد بن سکتا ہے۔ انڈیا مڈل ایسٹ یورپ اکنامک کوریڈور (IMEC)، جسے بھارت اسرائیل اقتصادی راہداری بھی کہا جاتا ہے، آنے والے برسوں میں مشرقِ وسطیٰ کی تجارت، معیشت اور جغرافیائی سیاست کو تبدیل کرنے کی زبردست صلاحیت رکھتا ہے۔ واشنگٹن میں سامنے آنے والے ایک تازہ تجزیے کے مطابق، اس منصوبے کو خطے کی ان اہم ترین پیش رفتوں میں شمار کیا جا رہا ہے جو مستقبل کا رخ متعین کریں گی۔

ناسا کی اسرو کو مون بیس پروگرام میں شمولیت کی دعوت

بھارت امریکہ خلائی تعاون میں بڑی پیش رفت

نئی دہلی: امریکی خلائی ادارے ناسا نے بھارتی خلائی تحقیقی ادارے اسرو کو آرٹیمس معاہدوں کے تحت اپنے مون بیس پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ اس پیش رفت کو بھارت اور امریکہ کے درمیان خلائی تحقیق، انسانی خلائی پرواز اور جدید خلائی ٹیکنالوجی میں بڑھتے ہوئے تعاون کا اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ پیشکش 5 اور 6 اگست کو بنگلورو میں اسرو ہیڈکوارٹرز میں منعقدہ بھارت امریکہ سول اسپیس جوائنٹ ورکنگ گروپ کے نویں اجلاس کے دوران سامنے آئی۔ دونوں ممالک نے آرٹیمس معاہدوں کے تحت سائنسی ڈیٹا کے آزادانہ تبادلے پر تعاون آگے بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔ اجلاس میں خلائی سائنس، انسانی خلائی پرواز، سول اور کمرشل اسپیس سرگرمیوں سمیت مستقبل کے مشترکہ منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اسرو کے چیئرمین ڈاکٹر وی نارائنن اور بھارت میں امریکی سفیر سرجیو گور نے دونوں ممالک کے درمیان خلائی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔ ناسا چاند کے جنوبی قطبی خطے میں طویل مدتی انسانی موجودگی کے لیے مون بیس قائم کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ اس پروگرام میں بھارت کی ممکنہ شمولیت عالمی خلائی تحقیق میں اسرو کے بڑھتے ہوئے کردار اور بھارت کی خلائی صلاحیتوں کی اہمیت کو مزید نمایاں کرتی ہے۔

بھارت اور لائبیریا نے اہم شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کیلئے ساتھ بات چیت کی

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعرات کو لائبیریا کی وزیر خارجہ سارہ بیسولو نیانتی کے ساتھ نئی دہلی میں دوطرفہ بات چیت کی، جس میں ٹیکنالوجی، زراعت، صحت، کان کنی، توانائی، تجارت اور سرمایہ کاری سمیت کئی شعبوں میں ہندوستان-لائبیریا تعاون کو مضبوط بنانے پر بات چیت ہوئی۔ جے شنکر نے نئی دہلی میں لائبیریا کے سفارت خانے کے افتتاح اور افتتاح پر نیانتی کو مبارکباد دی۔ وزیر خارجہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ مرشل شپنگ، کان کنی، صحت، زراعت، پانی اور تربیت کی حفاظت اور حفاظت پر ایک نتیجہ خیز بات چیت ہوئی۔ ہماری میٹنگ میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اصلاحات پر بھی توجہ مرکوز کی گئی۔ وزارت خارجہ کے مطابق، دونوں وزراء نے "ہندوستان-لائبیریا دوطرفہ تعلقات کے مکمل اسپیکٹرم کا جائزہ لیا" جس میں ٹیکنالوجی، زراعت، صحت، کان کنی، توانائی، تجارت اور سرمایہ کاری، تعلیم، صلاحیت کی تعمیر اور لوگوں کے درمیان تبادلے شامل ہیں۔ وزارت خارجہ امور نے کہا، انہوں نے باہمی دلچسپی کے علاقائی اور کثیر جہتی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ جے شنکر نے آج نئی دہلی میں لائبیریا کے سفارت خانے کے افتتاح پر نیانتی کو مبارکباد دی۔ دونوں فریقوں نے امن، ترقی اور گلوبل ساؤتھ کی مضبوط آواز کو فروغ دینے کے لیے کثیر الجہتی فورمز پر تعاون کو گہرا کرنے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ وزارت خارجہ نے کہا، "اس تناظر میں، انہوں نے اصلاح شدہ کثیر الجہتی کی اہمیت کے بارے میں بھی بات کی۔

ہندوستان-جاپان ۵۰۰/ہزار اہلکاروں کے تبادلے کا ہدف رکھتے ہیں

نئی دہلی: جاپان میں ہندوستانی ٹیلنٹ کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے کے لیے موزوں حکمت عملیوں اور معاون میکانزم کی ضرورت ہے، خاص طور پر افرادی قوت کی کمی کا سامنا کرنے والے شعبوں میں۔ ہندوستان میں جاپانی سفیر کیچی اونو نے جمعہ کو کہا کہ دوطرفہ انسانی وسائل کے تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے زیادہ ہدفی اور طبقاتی نقطہ نظر کی ضرورت کو اجاگر کیا جائے۔ ہنر کی ترقی پر ہندوستان۔جاپان اسٹیک ہولڈر کنسلٹیشن میں خطاب کرتے ہوئے: دوطرفہ انسانی وسائل کے تعاون کے اگلے باب کی تشکیل کرتے ہوئے، اونو نے کہا کہ ہندوستان اور جاپان کو باہمی اعتماد کو برقرار رکھنے اور دونوں ممالک کے درمیان عملے کی دوطرفہ نقل وحرکت کے لئے اپنے بلند حوصلہ جاتی ہدف کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں سے عوام کے تبادلے کو گہرا کرنا چاہئے۔ باہمی اعتماد کو برقرار رکھنے اور پروان چڑھانے کے لیے، ہندوستانی اور جاپانی لوگوں کے درمیان گہرے تعامل کو فروغ دینا ضروری ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ہی ویڈیو میں دیکھا تھا، پچھلے سال سالانہ سربراہی اجلاس کے دوران، دونوں رہنماؤں نے ایک بلند حوصلہ جاتی ہدف مقرر کیا تھا۔ اگلے پانچ سالوں میں 000,500 سے زیادہ اہلکاروں کا دوطرفہ تبادلہ متوقع ہے۔ اونو نے اس بات پر زور دیا کہ ہدف کو حاصل کرنے کے لیے یکساں نقطہ نظر سے الگ ہونے کی ضرورت ہوگی، مختلف زمروں کے کارکنوں اور پیشہ ور افراد کو مخصوص مدد کی ضرورت ہوگی۔ اس ہدف کو کامیابی کے ساتھ حاصل کرنے کے لیے، ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ ایک ہی سائز کے مطابق تمام طریقہ کار کافی نہیں ہوگا۔ ہر ٹیلنٹ کے طبقے کے لیے موزوں حکمت عملیوں اور معاون میکانزم کی ضرورت ہوتی ہے۔

میلوڈی میمز تنازع پر پرینکا چترویدی کا حملہ

خواتین کے بارے میں مذاق، طنز کسی بھی صورت قابل قبول نہیں

نئی دہلی: پرینکا چترویدی نے اس معاملے پر تقریباً دوسال پرانی اپنی ایک سوشل میڈیا پوسٹ دوبارہ شیئر کرتے ہوئے موجودہ صورتحال پر ناراضی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ دوسال قبل جب انہوں نے اس مسئلے کو اٹھایا تھا، اس وقت بھارتیہ جنتا پارٹی کے حامی اور ٹرول 'میلوڈی' سے متعلق میمز اور مذاق کا دفاع کر رہے تھے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی سے متعلق 'میلوڈی' میمز ایک بار پھر سیاسی بحث کا موضوع بن گئے ہیں۔ اسی تنازع پر شیوسینا (یو بی ٹی) کی لیڈر اور سابق راجیہ سبھا رکن پرینکا چترویدی نے دونوں سیاسی جانبوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ خواتین کے بارے میں مذاق، طنز اور تمسخر کسی بھی صورت قابل قبول نہیں ہونا چاہیے۔ یہ معاملہ اس وقت شروع ہوا تھا، جب وزیر اعظم نریندر مودی کے اٹلی کے دورے کے دوران جارجیا میلونی نے ان کے ساتھ ایک تصویر شیئر کی تھی۔ بعد ازاں دونوں رہنماؤں کے ناموں کو ملا کر 'میلوڈی' کے عنوان سے سوشل میڈیا پر مختلف مزاحیہ میمز اور پوسٹس گردش کرنے لگیں۔ اب کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی جانب سے وزیر اعظم مودی کی خارجہ پالیسی کی نقل اتارنے کے بعد سوشل میڈیا پر ایک بار پھر اس نوعیت کے میمز سامنے آرہے ہیں۔ پرینکا

چترویدی نے اس معاملے پر تقریباً دوسال پرانی اپنی ایک سوشل میڈیا پوسٹ دوبارہ شیئر کرتے ہوئے موجودہ صورتحال پر ناراضی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ دوسال قبل جب انہوں نے اس مسئلے کو اٹھایا تھا، اس وقت بھارتیہ جنتا پارٹی کے حامی اور ٹرول 'میلوڈی' سے متعلق میمز اور

مذاق کا دفاع کر رہے تھے۔ اب انہیں اچانک احساس ہوا ہے کہ جس طرح کا مذاق پہلے کیا جا رہا تھا، اسی طرح کا عمل دوسری جانب کے لوگ بھی کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان میں تمام سیاسی جماعتیں خواتین کی قیادت کی بات تو کرتی ہیں، لیکن عملی طور پر اسے قبول کرنے میں ہچکچاہٹ دکھاتی ہیں۔ پرینکا نے دونوں فریقوں کو مشورہ دیا کہ انہیں سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے خواتین کی قیادت کو حقیقتاً قبول کرنا سیکھنا چاہیے۔ پرینکا چترویدی نے مزید کہا کہ سیاسی طنز، طعنے، مذاق یا ہنسی ٹھٹھے کے باوجود خواتین اپنی پیش قدمی روکنے والی نہیں ہیں۔ ان کے مطابق خواتین مسلسل آگے بڑھتی رہیں گی اور کامیابی کی بلندترین منزل تک پہنچنے کے لیے اپنا سفر جاری رکھیں گی۔ دوسال قبل کی اپنی پوسٹ میں پرینکا نے وزیر اعظم جارجیا میلونی اور وزیر اعظم نریندر مودی سے متعلق بنائے جانے والے میمز پر بھی اعتراض کیا تھا۔ انہوں نے اسے حد سے زیادہ بڑھ جانے والا، عجیب اور شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس طرح کے میمز ہندوستان میں مزاح کے معیار کی بھی منفی تصویر پیش کرتے ہیں۔ موجودہ تنازع کے پس منظر میں پرینکا چترویدی کا مؤقف ایک بار پھر سیاسی بحث میں سامنے آیا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

لنکامیں تیز گیندبازوں کو مختصر اسپیل اور
ریورس سوئنگ پرتوجہ دینے کی ضرورت: مورکیل

ہندوستان کے بولنگ کوچ مورنے مورکل نے کہا ہے کہ سری لنکا کے خلاف ۲؍ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں ہندوستانی تیز گیندبازوں کو مختصر اور جارحانہ اسپیل کرنے، گیند کو سختی سے پچ کرانے، کریز کا بھرپور استعمال کرنے اور ریورس سوئنگ حاصل کرنے پر توجہ دینی ہوگی۔ ہندوستان کے بولنگ کوچ مورنے مورکل نے کہا ہے کہ سری لنکا کے خلاف ۲؍ ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں ہندوستانی تیز گیندبازوں کو مختصر اور جارحانہ

اسپیل کرنے، گیند کو سختی سے پچ کرانے، کریز کا بھرپور استعمال کرنے اور ریورس سوئنگ حاصل کرنے پر توجہ دینی ہوگی۔ سری لنکا میں عموماً اسپن گیندبازوں کو اہم ہتھیار سمجھا جاتا ہے، تاہم خاص طور پر گال میں تیز گیندباز بھی میچ کا رخ بدلنے والے اسپیل کر سکتے ہیں۔ مورکل خود سری لنکا میں ۲؍ٹیسٹ میچوں میں ۱۲؍وکٹیں حاصل کر چکے ہیں، جن میں ۲۰۱۴ء میں گال ٹیسٹ میں حاصل کی گئی ۷ وکٹیں بھی شامل ہیں۔ اس دورے پر ہندوستان کا فاسٹ بولنگ اٹیک نسبتاً ناتجربہ کار ہے۔ محمد سراج کے علاوہ پرسدھ کرشنا، گرنور برار اور عاقب نبی ٹیم میں شامل ہیں۔ کرشنا نے اب تک ۷ ٹیسٹ کھیلے ہیں جبکہ برار اور نبی نے ابھی ٹیسٹ ڈیبیو نہیں کیا ہے۔ برار رواں سال کے آغاز میں انڈیا 'اے' کی جانب سے سری لنکا میں کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ مورکل نے کہا کہ سری لنکا میں گرمی، نمی اور کوکابورا گیند کا جلد نرم ہوجانا تیز گیندبازوں کے لئے بڑا چیلنج ہوگا۔ ان کے مطابق گیند تقریباً ۲۵؍سے ۳۰؍اوور کے بعد نرم ہوسکتی ہے، اس لئے گیندبازوں کو مختصر اسپیل میں پوری توانائی کے ساتھ درست جگہ پر گیند کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو شدت کے ساتھ مسلسل اوورز کراتے ہوئے دباؤ بنانا ہوگا۔ گیند نرم ہونے کے بعد تیز گیندبازوں کو کریز اور شارٹ بال کا ہوشیاری سے استعمال کرنا ہوگا۔ گال میں میچ آگے بڑھنے کے ساتھ ناہموار باؤنس بھی تیز گیندبازوں کے لئے مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ مورکل نے ریورس سوئنگ کی اہمیت پر بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ گال میں سمندری ہوا کی وجہ سے پچ کے اطراف کی سطح میچ کے دوران خشک ہوتی جاتی ہے، جس سے اننگز کے آخری مرحلے میں ریورس سوئنگ کا امکان پیدا ہوسکتا ہے۔ تاہم بارش کے بعد آؤٹ فیلڈ نرم ہونے سے گیند کے ریورس ہونے میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔

پاکستان کے خلاف ٹیسٹ سیریز کی تیاری
انگلینڈ کے تین ٹیسٹ کھلاڑی وارم اپ میچ کھیلیں گے

پاکستان کے خلاف آئندہ ٹیسٹ سیریز سے قبل انگلینڈ کی تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لیے ایمیلیو گے، شعیب بشیر اور میتھیو فشر بیکنہم میں پروفیشنل کاؤنٹی کلب سلیکٹ الیون کی جانب سے تین روزہ وارم اپ میچ میں حصہ لیں گے۔ پاکستان کے خلاف آئندہ ٹیسٹ سیریز سے قبل انگلینڈ کی تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لیے ایمیلیو گے، شعیب بشیر اور میتھیو فشر بیکنہم میں پروفیشنل کاؤنٹی کلب سلیکٹ الیون کی جانب سے تین روزہ وارم اپ میچ میں حصہ لیں گے۔ یہ مقابلہ جمعرات سے شروع ہوگا، جس میں انگلینڈ کے ٹیسٹ اسکواڈ میں شامل کھلاڑیوں کو بھی اپنے فارم اور فٹنس جانچنے کا موقع ملے گا۔ تینوں کھلاڑیوں کو ۱۴؍رکنی اسکواڈ میں شامل کیا گیا ہے۔ میچ جمعرات سے شروع ہوگا۔ یہ مقابلہ پہلے بدھ سے ہونا تھا، تاہم انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ (ای سی بی) کی دعوت پر تشکیل دی گئی ٹیم کو آئندہ ہفتے ہونے والے پہلے ٹیسٹ سے قبل مضبوط ترین اسکواڈ میدان میں اتارنے کا موقع دینے کے لیے باہمی رضامندی سے ایک دن آگے بڑھایا گیا۔ ایمیلیو گے سے ٹیسٹ سیریز کے لیے مکمل طور پر فٹ ہونے کی توقع ہے۔ انہوں نے گزشتہ ہفتے ڈرہم کی جانب سے ون ڈے کپ کے میچ میں کندھے کی تکلیف کے باعث ریٹائرڈ ہرٹ لیا تھا۔ انہوں نے جون میں نیوزی لینڈ کے خلاف اپنے ٹیسٹ ڈیبیو پر نصف سنچری بنائی تھی اور اوول میں دوسرے ٹیسٹ میں بھی نصف سنچری اسکور کی، تاہم چھ اننگز میں ان کی اوسط

۲۳ء۱۶؍رہی۔ شعیب بشیر گزشتہ ایک ماہ سے زیادہ تر میدان سے باہر رہے ہیں۔ انہوں نے ون ڈے کپ میں ڈربی شائر کی جانب سے صرف دو میچ کھیلے ہیں، تاہم انگلینڈ کے سلیکٹر مارکس نارتھ نے انہیں دستیاب اسپنرز میں نمبر ایک اسپنر قرار دیا ہے۔ پاکستان کے خلاف ان کے کھیلنے کے امکانات کم ہیں کیونکہ بین اسٹوکس کی ریٹائرمنٹ کے بعد انگلینڈ چار فاسٹ گیندبازوں کے ساتھ میدان

میں اترنے اور ڈین لارنس کی آف اسپن پر انحصار کرنے کی توقع ہے۔ فشر بھی زیادہ کرکٹ نہیں کھیل سکے ہیں اور دی ہنڈریڈ میں صرف ۱۰؍گیندیں کرائی ہیں، تاہم وہ انگلینڈ کے ٹیسٹ اسکواڈ میں شامل سات فاسٹ گیندبازوں میں سے ایک ہیں۔ ان کی شرکت کا فیصلہ دی ہنڈریڈ کے ناک آؤٹ مرحلے میں شامل دیگر فاسٹ گیندبازوں کی فٹنس اور اولی رابنسن کے پہلے ٹیسٹ سے پیٹرنٹی لیو

کے باعث باہر ہونے کے امکان پر منحصر ہوگا۔ پاکستان کے خلاف انگلینڈ کا پہلا ٹیسٹ ۱۹؍اگست سے لیڈز میں شروع ہوگا۔ پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے خلاف ٹیسٹ سیریز ڈرا ہونے کے بعد ہفتے کو برطانیہ پہنچ کر بیکنہم میں ٹریننگ شروع کردی ہے۔ انگلی کی انجری کے باعث دوسرے ٹیسٹ سے باہر رہنے والے شان مسعود نے پیر کو طبی عملے کی نگرانی میں بیٹنگ پریکٹس بھی کی۔ پاکستان کے خلاف ٹیسٹ سیریز کی تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لیے انگلینڈ کے تین ٹیسٹ کھلاڑی پروفیشنل کاؤنٹی کلب سلیکٹ الیون کی جانب سے تین روزہ وارم اپ میچ کھیل رہے ہیں۔ یہ مقابلہ پاکستان کی قومی ٹیسٹ ٹیم اور پروفیشنل کاؤنٹی کلب سلیکٹ الیون کے درمیان ہورہا ہے۔ دونوں ٹیموں کی رضامندی سے اس میچ کو چار دن سے کم کر کے تین روزہ کیا گیا ہے۔ انگلش کھلاڑیوں کو اپنی فارم اور فٹنس جانچنے جبکہ پاکستانی ٹیم کو انگلینڈ کی کنڈیشنز سے ہم آہنگ ہونے کا موقع ملے گا۔ بین اسٹوکس کی ریٹائرمنٹ کے بعد اس سیریز میں انگلینڈ کی کپتانی جو روٹ کر رہے ہیں۔ یہ وارم اپ میچ 13 اگست سے 15 اگست 2026 تک بیکنہم کے کاؤنٹی کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلا جارہا ہے۔ پہلے یہ میچ 4 روزہ تھا، لیکن دونوں بورڈز کی باہمی رضامندی سے اسے 3 روزہ کردیا گیا۔ انگلش کھلاڑیوں کا مقصد: انگلینڈ کے 16 رکنی ٹیسٹ اسکواڈ میں شامل ان تینوں کھلاڑیوں کو پاکستان کے خلاف باقاعدہ سیریز سے قبل اپنی فارم اور فٹنس جانچنے کا بہترین موقع ملا ہے۔

دوممالک کے درمیان ہونے والی ونڈے سیریز پر بحران آسکتا ہے
انہوں نے کہا''اس لیے مجھے لگتا ہے کہ ابھی بھی بہت گنجائش ہے اور کرکٹ ورلڈکپ میں کھیلنا ایک بہت ہی سنسنی خیز موقع ہوتا ہے

جنوبی افریقہ کرکٹ ٹیم کے کوچ اور ای ٹی پی ایل کی فرنچائز روٹرڈیم ڈاکرز کے شریک مالک جونٹی روڈز کا ماننا ہے کہ ون ڈے کرکٹ مشکل میں ہے اور دو ممالک کے درمیان ہونے والی ایک روزہ سیریز پر بحران آسکتا ہے، جبکہ ۵۰؍اوورز کا ورلڈ کپ اپنی اہمیت برقرار رکھے گا۔ جنوبی افریقہ کرکٹ ٹیم کے کوچ اور ای ٹی پی ایل کی فرنچائز روٹرڈیم ڈاکرز کے شریک مالک جونٹی روڈز کا ماننا ہے کہ ون ڈے کرکٹ مشکل میں ہے اور دو ممالک کے

درمیان ہونے والی ایک روزہ سیریز پر بحران آسکتا ہے، جبکہ ۵۰؍اوورز کا ورلڈ کپ اپنی اہمیت برقرار رکھے گا۔ ممبئی میں ای ٹی پی ایل کی روٹرڈیم ڈاکرز فرنچائز کی جرسی کی نمائش کرتے ہوئے روڈز نے کہا''جب ٹی ۲۰؍کرکٹ شروع ہوا تھا، تو لوگ کہہ رہے تھے کہ اس سے ٹیسٹ کرکٹ پر دباؤ پڑے گا۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ لیکن میرے لیے ہمیشہ سے یہ بات واضح تھی کہ ۵۰؍اوورز کا کرکٹ شاید ایسا فارمیٹ ہے جو آنے والے سالوں میں مشکل میں پڑ سکتا ہے، کیونکہ ہم کھیل میں نئے ناظرین اور ایک مختلف نقطۂ نظر لا رہے ہیں۔'' انہوں نے کہا''اس لیے مجھے لگتا ہے کہ ابھی بھی بہت گنجائش ہے اور کرکٹ ورلڈ کپ میں کھیلنا ایک بہت ہی سنسنی خیز موقع ہوتا ہے، چاہے وہ ٹی ۲۰؍ہو یا ۵۰؍اوورز کا تو اس وقت، مجھے لگتا ہے کہ دو ممالک کے درمیان ہونے والی سیریز میں ۵۰؍اوورز کے کرکٹ کی تعداد کم ہوتی جائے گی، لیکن ۵۰؍اوورز والے فارمیٹ کے بغیر کرکٹ کے بارے میں سوچنا بہت مشکل ہے۔'' جنوبی افریقہ اگلے ون ڈے ورلڈ کپ کی میزبانی کرے گا، اور روڈز نے کہا کہ ملک دنیا بھر سے آنے والے لوگوں کی میزبانی کرنے کے لیے پرجوش ہے اور امید کر رہا ہے کہ جنوبی افریقہ ٹرافی جیت سکے۔ پروٹیاز موجودہ ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن ہیں، لیکن انہوں نے کبھی بھی آئی سی سی کی سفید گیند کی ٹرافی نہیں جیتی ہے۔ انہوں نے کہا''ایک ملک کے طور پر، ۲۰۱۰ء فٹبال ورلڈ کپ، ۱۹۹۵ء رگبی ورلڈ کپ، ۲۰۰۷ء ٹی ۲۰؍ورلڈ کپ جیتنے والی ٹیم، کیا شاندار ٹیم تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ جو کوئی بھی کرکٹ دیکھنے جنوبی افریقہ گیا ہے، اس نے بیچ میں اپنے وقت کا لطف اٹھایا ہے۔ اس لیے، جنوبی افریقی ہونے کے ناطے ہم اس کی میزبانی کرنے کے لیے پرجوش ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ ورلڈ کپ کرکٹ ایک ایسا خاص موقع ہے کہ وہاں آنے والا ہر شخص اس کا لطف اٹھائے گا۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ میزبان جنوبی افریقی ٹیم کے طور پر، کچھ ایسی چیزیں ہیں جنہیں ہم حاصل کرنا چاہیں گے اور ان میں سے ایک ہے آئی سی سی کی لمیٹڈ اوورز ٹرافی جیتنا۔''

اچھی کارکردگی کا صلہ ضرور ملتا ہے
عاقب نبی نے کہا کہ انہیں یقین تھا کہ ٹیسٹ ٹیم میں انہیں منتخب کرلیا جائے گا

جموں کشمیر کے تیز گیندباز عاقب نبی اور مدھیہ پردیش کے آل راؤنڈر سارانش جین کا ہندوستانی ٹیسٹ ٹیم میں شمولیت کا طویل انتظار بالآخر ختم ہوگیا۔ دونوں کو سری لنکا کے خلاف ۲؍ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لئے پہلی بار ہندوستانی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ عاقب نبی کو جسپریت بمراہ کی جگہ ٹیم میں شامل کیا گیا ہے، جو انجری کے باعث سیریز سے باہر ہوگئے ہیں، جبکہ سارانش کو گھریلو کرکٹ میں مسلسل عمدہ کارکردگی کے بعد ٹیم میں جگہ ملی ہے۔ عاقب نبی کیلئے ٹیم میں شمولیت گزشتہ سیزن میں شاندار ڈومیسٹک کارکردگی کا انعام ہے۔ انہوں نے جموں کشمیر کو پہلی بار رنجی ٹرافی کا خطاب دلانے میں اہم کردار ادا کیا تھا اور کافی عرصے سے قومی ٹیم کے دروازے پر دستک دے رہے تھے۔ ۲۹؍سالہ عاقب نے کہا کہ انہیں یقین تھا کہ مسلسل اچھی کارکردگی انہیں ایک دن ہندوستانی ٹیم تک ضرور پہنچائے گی۔ انہوں نے بی سی سی آئی کی جانب سے جاری ویڈیو میں سارانش سے کہا''مجھے امید تھی، لیکن ایک کرکٹر کی سوچ یہی ہونی چاہیے کہ کارکردگی پیش کرے اور باقی لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ آج نہیں تو کل مجھے ٹیم میں بلایا جائے گا

کیونکہ جب آپ کئی برس تک اچھی کارکردگی پیش کرتے ہیں تو آپ کی محنت کا صلہ ضرور ملتا ہے۔ انہوں نے کہا''میرا کام وکٹیں لینا اور کارکردگی پیش کرنا ہے، باقی اوپر والے پر چھوڑ دینا چاہیے۔ جب میرا نام آیا تو مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میری فیملی بہت خوش ہے اور میرے خیال میں اس سے بڑی خوشی کوئی نہیں ہوسکتی۔'' وہیں سارانش کا سفر اس سے کہیں طویل رہا ہے۔ ۳۳؍سالہ آل راؤنڈر نے ۱۵۔۲۰۱۴ء سیزن میں فرسٹ کلاس ڈیبیو کیا تھا اور ۲۲۔۲۰۲۱ء میں مدھیہ پردیش کی رنجی ٹرافی جیتنے والی ٹیم کا حصہ رہے تھے، جس نے فائنل میں ممبئی کو شکست دی تھی۔ برسوں کے انتظار کے باوجود سارانش نے ہندوستان کے لئے کھیلنے کا خواب نہیں چھوڑا۔ انہوں نے کہا''ٹیسٹ کرکٹ میں صبر رکھنا ضروری ہے اور اگر آپ ہندوستان کے لئے ٹیسٹ کھیلنا چاہتے ہیں تو اس کیلئے بھی صبر رکھنا ہوگا۔ ۱۵۔۲۰۱۴ء میں رنجی ٹرافی میں ڈیبیو کیا تھا۔ یہ ایک طویل سفر رہا ہے، جس میں بہت محنت اور قربانیاں شامل ہیں، لیکن مجھے یقین تھا کہ ایک دن میں ہندوستان کے لئے ضرور کھیلوں گا۔ اس کامیابی میں میری فیملی کا بہت بڑا کردار ہے۔'' سارانش کیلئے ہندوستانی ٹیم کے ڈریسنگ روم میں گھلنا ملنا نسبتاً آسان رہا کیونکہ وہ ٹیم کے بیشتر کھلاڑیوں کے ساتھ پہلے کرکٹ کھیل چکے ہیں۔ انہوں نے کہا''جب میں ٹیم میں شامل ہوا تو مجھے کوئی بڑا فرق محسوس نہیں ہوا کیونکہ ۷۰؍سے ۸۰؍فیصد کھلاڑیوں کے ساتھ میں پہلے کرکٹ کھیل چکا ہوں اور اس لئے میں جلد ہی سب کے ساتھ گھل مل گیا۔'' ٹیم انڈیا میں اپنے سلیکشن کے تعلق سے عاقب نبی نے بتایا کہ وہ بنگلور میں سینٹر آف ایکسی لینس کے کیمپ میں شرکت کیلئے پرواز پکڑنے کی تیاری میں ایئرپورٹ پر موجود تھے، جب انہیں فون پر بتایا گیا کہ انہیں اب بنگلور کیلئے نہیں بلکہ سری لنکا کیلئے روانہ ہونا ہے۔ عاقب نے کہا''شروع میں مجھے یقین ہی نہیں آیا۔ یہ غیر متوقع تھا کیونکہ ٹیم کا پہلے ہی اعلان ہوچکا تھا۔ کافی دیر بعد مجھے یقین ہوا کہ میرا انتخاب ٹیم میں ہوگیا ہے۔''

ایگا سواتیک نے ایلینا ربا کینا کو ہرا کر اس سیزن کا اپنا پہلا خطاب جیتا
پولینڈ کی چھ بار کی ٹینس میجر چیمپئن ایگا سواتیک نے کنیڈا اوپن کے فائنل میں دنیا کی نمبر ۲؍کھلاڑی ایلینا ربا کینا کو ۲۔۶، ۳۔۶؍سے ہرا کر ۲۰۲۶ء کا اپنا پہلا خطاب جیتا

پولینڈ کی چھ بار کی ٹینس میجر چیمپئن ایگا سواتیک نے کنیڈا اوپن کے فائنل میں دنیا کی نمبر ۲؍کھلاڑی ایلینا ربا کینا کو ۲۔۶، ۳۔۶؍سے ہرا کر ۲۰۲۶ء کا اپنا پہلا خطاب جیتا۔ خطابی مقابلے میں سوئیٹک نے بریک پوائنٹ کے دونوں موقعوں کو کارآمد بنایا اور اتنے ہی موقعوں کو بچایا بھی۔ پولینڈ کی چھ بار کی ٹینس میجر چیمپئن ایگا سواتیک نے کنیڈا اوپن کے فائنل میں دنیا کی نمبر ۲؍کھلاڑی ایلینا ربا کینا کو ۲۔۶، ۳۔۶؍سے ہرا کر ۲۰۲۶ء کا اپنا پہلا خطاب جیتا۔ جمعرات کو کھیلے گئے خطابی مقابلے میں سواتیک نے بریک پوائنٹ کے دونوں موقعوں کو کارآمد بنایا اور اتنے ہی موقعوں کو بچایا بھی۔ انہوں نے موجودہ آسٹریلین اوپن چیمپئن ربا کینا کے خلاف پہلے سیٹ میں مضبوط شروعات کی۔ دوسرے سیٹ میں، پولینڈ کی دنیا کی نمبر ۸؍کھلاڑی کو اپنی قزاخستان حریف سے کسی بریک پوائنٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور انہیں ملے تین موقعوں میں سے دو کو کارآمد بناتے ہوئے ایک گھنٹے ۱۵؍منٹ میں جیت حاصل کیے۔ سواتیک نے خطاب جیتنے

کے بعد کہا کہ''میں یہ خطاب ان تمام لوگوں کے نام کرنا چاہتی ہوں جو ناانصافی پر مبنی فیصلوں اور نفرت کا سامنا کر رہے ہیں۔ بس آگے بڑھتے رہو، ترقی کرتے رہو اور خود پر توجہ مرکوز رکھو کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارے لیے کیا بہتر ہے اور ہمیشہ یاد رکھو کہ آگے کیا ہے اور کیا ممکن ہوسکتا ہے۔'' ٹورنٹو میں ملنے والی یہ جیت سواتیک کا ۱۲؍واں ڈبلیو ٹی اے ۱۰۰۰؍خطاب تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آریانا سبالینکا (۱۱) سے آگے نکل گئیں اور ۲۰۰۹ء میں اس فارمیٹ کی شروعات کے بعد سے سب سے زیادہ خطاب جیتنے والوں کی فہرست میں دوسرے مقام پر آگئیں۔ دنیا کی سابق نمبر ون کھلاڑی اب صرف سیرینا ولیمز سے پیچھے ہیں، جن کے نام ایسے ۱۳؍خطاب ہیں۔ ٹاپ سیڈ یافتہ چین کی ژانگ شوائی اور جمہوریہ چیک کی کیٹرینا سینیا کووا نے کینیڈین اوپن ویمنز ڈبلز ٹائٹل جیت لیا ہے۔ ژانگ اور سینیا کووا نے فائنل میں تھرڈ سیڈ سارہ ایرانی اور نکول میلیچار مارٹینز کو شکست دی۔ ژانگ شوائی اور کیٹرینا سینیا کووا نے ایرانی اور مارٹینز کو ۳۔۶، ۴۔۶؍سے شکست دی۔ جیت کے ساتھ، وہ ۲۰۱۷ء میں ایکاٹیرینا ماکاروا اور ایلینا ویسنینا کے بعد پہلی ٹیم بن گئی جس نے کوئی سیٹ گرائے بغیر کینیڈین اوپن ویمنز ڈبلز ٹائٹل جیتا۔ سینیا کووا اور ژانگ کی جیت کے سلسلے میں پہلے تین راؤنڈز میں سے ہر ایک میں کم از کم ایک گرینڈ سلیم چیمپئن کے خلاف فتوحات شامل تھیں۔ سینیا کووا اور ژانگ نے سورانا سرسٹیا اور میرا اینڈریوا کے خلاف ابتدائی جیت حاصل کی، اس کے بعد دوسرے راؤنڈ میں کوکو گاف اور کیٹی میکنالی کے خلاف ۰۔۶، ۴۔۶؍سے کامیابی حاصل کی، اس سے پہلے کہ کوارٹر فائنل میں سٹورم ہنٹر اور ڈیزریٹ کراوزیک کو شکست دی۔ جیت کے بعد ژانگ نے کہا''ہم نے بہت سے مضبوط حریفوں کو کھیلا۔

مالامال ویکلی ۲
پرانی کاسٹ کی واپسی، پریش، رتیش اور راجپال پھر ایک ساتھ

بالی ووڈ کی مقبول کامیڈی فلم ''مالامال ویکلی'' کے تقریباً دو دہائیوں بعد سیکوئل ''مالامال ویکلی ۲'' بننے جارہا ہے۔ فلم کی نئی کاسٹ میں اصل فلم کے معروف اداکار پریش راول، رتیش دیش مکھ اور راجپال یادو کی واپسی کی تصدیق ہوگئی ہے۔ ان کے ساتھ اداکار اور سوشل میڈیا شخصیت ایلویش یادو بھی اہم کردار میں نظر آئیں گے۔ بالی ووڈ کی مقبول کامیڈی فلم ''مالامال ویکلی'' کے تقریباً دو دہائیوں بعد سیکوئل ''مالامال ویکلی ۲'' بننے جارہا ہے۔ فلم کی نئی کاسٹ میں اصل فلم کے معروف اداکار پریش راول، رتیش دیش مکھ اور راجپال یادو کی واپسی کی تصدیق ہوگئی ہے۔ ان کے ساتھ اداکار اور سوشل میڈیا شخصیت ایلویش یادو بھی اہم کردار میں نظر آئیں گے۔ ۲۰۰۶ء میں ریلیز ہونے والی ''مالامال ویکلی'' ایک کامیڈی فلم تھی، جس کی کہانی ایک چھوٹے سے گاؤں میں لاٹری کی جیتی ہوئی رقم کے گرد گھومتی تھی۔ ایک لاٹری ٹکٹ کے ملنے کے بعد گاؤں کے لوگوں میں اسے حاصل کرنے کی دوڑ شروع ہوجاتی ہے اور صورتحال مزاحیہ افراتفری میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ فلم میں پریش راول، اوم پوری، رتیش دیش مکھ اور راجپال یادو سمیت کئی بڑے فنکار شامل تھے۔ اصل فلم میں پریش راول نے لیلارام، رتیش دیش مکھ نے کنہیا اور راجپال یادو نے باجے بہادر کا کردار ادا کیا تھا۔ آنجہانی اداکار اوم پوری بھی فلم

کا اہم حصہ تھے، اس لیے نئی فلم میں ان کی کمی شائقین ضرور محسوس کریں گے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق سیکوئل میں رتیش دیش مکھ مرکزی کردار میں نظر آسکتے ہیں۔ جبکہ پریش راول اور راجپال یادو بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ فلم میں ایلویش یادو کی شمولیت بھی خاصی دلچسپی پیدا کررہی ہے۔ یہ ان کے بالی ووڈ فلمی سفر کیلئے بھی ایک اہم قدم ہوگا۔ رپورٹس کے مطابق ''مالامال ویکلی ۲'' کی کہانی پہلی فلم کی نقل نہیں ہوگی بلکہ ایک نئی کہانی پیش کی جائے گی۔ تاہم فلم میں چھوٹے شہر یا قصبے کی زندگی، اچانک ملنے والی دولت، لالچ اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مزاحیہ صورتحال جیسے بنیادی عناصر برقرار رہیں گے۔ اس مرتبہ فلم کی ہدایت کاری امیت جوشی کریں گے، جو ''تیری باتوں میں ایسا الجھا جیا'' کے شریک ہدایت کاروں میں شامل رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق فلم کی پروڈکشن ۲۰۲۶ء کے اختتام تک شروع کیے جانے کی توقع ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اصل ''مالامال ویکلی'' کی ہدایت کاری پریہ درشن نے کی تھی۔ پریش راول نے مارچ ۲۰۲۶ء میں بھی تصدیق کی تھی کہ وہ سیکوئل کا حصہ ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کو ریلیز ہونے والی پہلی فلم کون سی تھی؟
ہندوستان اس سال ۱۵؍اگست ۲۰۲۶ء کو اپنی آزادی کی ۸۰؍ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ آزادی کے بعد گزرنے والے آٹھ عشروں میں ملک کے ہر شعبے کی طرح ہندوستانی سینما نے بھی ایک طویل سفر طے کیا ہے۔

ہندوستان اس سال ۱۵؍اگست ۲۰۲۶ء کو اپنی آزادی کی ۸۰؍ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ آزادی کے بعد گزرنے والے آٹھ عشروں میں ملک کے ہر شعبے کی طرح ہندوستانی سینما نے بھی ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ آج ہندوستانی فلمیں کہانی، ٹیکنالوجی، موسیقی اور اداکاری کے اعتبار سے دنیا بھر میں اپنی الگ شناخت رکھتی ہیں۔ ہندوستان اس سال ۱۵؍اگست ۲۰۲۶ء کو اپنی آزادی کی ۸۰؍ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ آزادی کے بعد گزرنے والے آٹھ عشروں میں ملک کے ہر شعبے کی طرح ہندوستانی سینما نے بھی ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ آج ہندوستانی فلمیں کہانی، ٹیکنالوجی، موسیقی اور اداکاری کے اعتبار سے دنیا بھر میں اپنی الگ شناخت رکھتی ہیں۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء، یعنی ملک کی آزادی کے دن ریلیز ہونے والی فلم کون سی تھی؟ اس تاریخی موقع پر ریلیز ہونے والی فلم کا نام ''شہنائی'' تھا۔ پی ایل سنتوشی کی ہدایت کاری میں بننے والی ''شہنائی'' ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کو سینما گھروں میں ریلیز ہوئی۔ فلم میں کشور کمار، ریحانہ، اندومتی، ناصر خان اور وی ایچ دیسائی سمیت کئی فنکاروں نے اہم کردار ادا کیے تھے۔ یہ فلم اس لیے بھی تاریخی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ تقریباً ۲۰۰؍سالہ برطانوی حکمرانی سے آزادی حاصل کرنے کے بعد آزاد ہندوستان میں ریلیز ہونے والی ابتدائی فلموں میں سے ایک اور ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کو ریلیز ہونے والی فلم تھی۔ فلم کی کہانی موسیقی اور رقص کی دنیا کے گرد گھومتی ہے۔ اس میں ایک جدوجہد کرنے والے فنکار کا کردار دکھایا گیا ہے جو اپنی بیٹیوں کے ساتھ موسیقی اور رقص کی ایک ٹیم چلاتا ہے تاہم لڑکیوں کی ماں سمجھتی ہے کہ یہ کام ان کی بیٹیوں کے لیے بدنامی کا سبب بن رہا ہے۔ فلم میں بیٹیوں کی محبت اور رومانوی زندگی کو بھی کہانی کا حصہ بنایا گیا ہے۔ ''شہنائی'' کی موسیقی سی رام چندر نے ترتیب دی تھی، جبکہ فلم کے گیتوں کے بول پی ایل سنتوشی نے لکھے تھے۔ فلم کے مقبول گیتوں میں ''جے کرشنا ہرے، شری کرشنا ہرے'' اور ''ترچھی ٹوپی والوں سے بابچ کے رہنا جی'' سمیت کئی گانے شامل تھے۔ فلم کی موسیقی اور آزادی کے تاریخی دن ریلیز ہونے کی وجہ سے ''شہنائی'' کو اس دور میں خاص توجہ حاصل ہوئی۔ رپورٹس کے مطابق ''شہنائیں'' نے اُس زمانے میں باکس آفس پر ایک کروڑ روپے سے کم کمائی کی

تھی تاہم اسے کامیاب فلم قرار دیا گیا۔ معاصر رپورٹس کے مطابق فلم نے ممبئی، دہلی، لکھنؤ اور کانپور جیسے شہروں میں سلور جوبلی یعنی تقریباً ۲۵؍ہفتوں تک کامیاب نمائش کی۔ آزادی کے دن فلم کی ریلیز کے باعث سینما گھروں کے باہر کئی دن تک شائقین کی لمبی قطاریں بھی دیکھنے کو ملیں۔ 'شہنائی'' نے زبردست کامیابی حاصل کی، لیکن یہ ۱۹۴۷ء کی سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلم نہیں تھی۔ یہ اعزاز ''جگنو'' کے نام رہا، جس میں دلیپ کمار اور نرگس نے مرکزی کردار ادا کیے تھے۔ یہ فلم نومبر ۱۹۴۷ء میں ریلیز ہوئی اور ۵۰؍سے زائد ہفتوں تک سینما گھروں میں چلتی رہی۔ ۱۹۴۷ء کی دیگر نمایاں کامیاب فلموں میں ''دو بھائی''، ''درد'' اور ''مرزا صاحباں' بھی شامل تھیں۔ ''شہنائی'' کی خاص بات صرف اس کی کہانی یا موسیقی نہیں بلکہ اس کی تاریخی ریلیز کی تاریخ بھی ہے۔ ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کو جب ہندوستان ایک نئے آزاد دور میں داخل ہوا، اسی دن یہ فلم سینما گھروں تک پہنچی۔ جی ہاں، ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کو آزاد ہندوستان کے پہلے ہی دن سینما گھروں میں ۴ فلمیں ریلیز ہوئی تھیں، جن میں سب سے پہلی اور بلاک بسٹر فلم شہنائی (Shehnai) تھی۔ اسی دن ایک اور فلم میرا گیت بھی ریلیز ہوئی تھی۔ اس فلم کے ڈائریکٹر پی ایل سنتوشی (PL) تھے۔ فلم میں ریحانہ، اندومتی، ناصر خان، وی ایچ دیسائی اور کشور کمار شامل تھے۔ یہ فلم اس لحاظ سے بھی یادگار ہے کہ اس سے لیجنڈری گلوکار اور اداکار کشور کمار نے بطور اداکار اپنے کریئر کا آغاز کیا تھا۔ یہ آزاد ہندوستان کی پہلی سپر ہٹ فلم ثابت ہوئی اور اس نے باکس آفس پر کامیابی کے جھنڈے گاڑے۔ فلم کا گانا آنا میری جان سنڈے کے سنڈے اس دور میں زبردست ہٹ ہوا تھا، جس کی موسیقی سی رام چندر نے ترتیب دی تھی۔ برطانوی حکومت سے آزادی ملنے کے فوراً بعد ریلیز ہونے کی وجہ سے یہ فلم ہندوستانی سینما کی تاریخ کا ایک انمول حصہ بن چکی ہے۔ یہ بالکل درست اور خوبصورت تجزیہ ہے۔ ہندوستان اس سال (15 اگست 2026ء) اپنی آزادی کی 80 ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ ان آٹھ دہائیوں (عشروں) میں جہاں ملک نے سائنس، ٹیکنالوجی اور معیشت میں بے پناہ ترقی کی ہے، وہیں ہندوستانی سینما (انڈسٹری) نے بھی عالمی سطح پر اپنی ایک منفرد اور مضبوط پہچان بنائی ہے۔ آزادی کے بعد سے اب تک ہندوستانی سینما کے اس طویل اور شاندار سفر کو ہم کچھ اہم سنگ میلوں کے ذریعے سمجھ سکتے ہیں۔ آزادی کے فوراً بعد فلموں میں نئے ملک کی تعمیر، غربت، اور سماجی مسائل کو دکھایا گیا۔ مدر انڈیا، پیاسا اور آوارہ جیسی فلموں نے بین الاقوامی سطح پر دھوم مچائی۔ امیتابھ بچن کے روپ میں سینما کو ایک نیا ہیرو ملا جس نے نظام کے خلاف عوام کے غصے کی عکاسی کی۔ اس دور میں شعلے جیسی فلمیں بنیں جنہوں نے ہندوستانی سینما کی تاریخ بدل کر رکھ دی۔ معاشی اصلاحات کے بعد فلموں میں این آر آئی (NRI) کلچر اور خاندانی اقدار کو پیش کیا گیا (جیسے دل والے دلہنیا لے جائیں گے)۔